Postal Reg. No. L/P/ GDP-1, DEC 2009

بِسمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیم نَحمَدُہٗ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُولِہِ الکَرِیم وَعَلٰی عَبدِہِ المَسِیحِ المَوعُود

وَلَقَدْ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّۃٌ

جلد 58

ایڈیٹر منیر احمد خادم

نائبین قریشی محمد فضل اللہ محمد ابراہیم سرور

ہفت روزہ بدر قادیان

The Weekly BADR Qadian

شمارہ 5

شرح چندہ سالانہ 300 روپے

بیرونی ممالک بذریعہ ہوائی ڈاک 20 پاؤنڈ یا 40 ڈالر امریکن

بذریعہ بحری ڈاک 10 پاؤنڈ یا 20 ڈالر امریکن

2/ صفر 1430 ہجری، 29/ صلح 1388 ہش، 29/ جنوری 2009ء

اخبار احمدیہ

قادیان دارالامان: سیدنا حضرت امیر المومنین مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اللہ تعالیٰ کے فضل سے بخیر و عافیت ہیں۔ احباب کرام حضور انور کی صحت و تندرستی، درازیٔ عمر، مقاصد عالیہ میں کامیابی اور خصوصی حفاظت کے لئے دُعائیں جاری رکھیں۔ اللہ تعالیٰ حضور انور کا ہر آن حافظ و ناصر ہو اور تائید و نصرت فرمائے۔ آمین

اللھم اید امامنا بروح القدس وبارک لنا فی عمرہ وامرہ۔

اس امر کی شدید ضرورت ہے کہ ہر قسم کی نفرتوں کو بھلا کر امن کی بنیادیں استوار کی جائیں

اس وقت دنیا میں بے چینی اور بے قراری پائی جاتی ہے۔ جگہ جگہ چھوٹی چھوٹی جنگیں بھڑک اٹھتی ہیں۔ اگر انصاف کے تقاضوں کو پورا نہ کیا گیا تو اندیشہ ہے کہ ان چھوٹی جنگوں کے شعلے بھڑک کر ساری دنیا کو اپنی لپیٹ میں نہ لے لیں۔

ہماری زندگیوں کا واحد اور اعلیٰ مقصد یہ ہے کہ ہم دنیا کے سامنے آنحضرت ﷺ کے اسوہ پاک اور اسلام کی خوبصورت تعلیم پیش کریں۔

(پٹنی کے علاقہ کی ممبر آف پارلیمنٹ جسٹین گریننگ کی طرف سے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے اعزاز میں برطانیہ کے ہاؤسز آف پارلیمنٹ میں منعقد ہونے والی تاریخی تقریب میں 22/ اکتوبر 2008ء کو ممبران پارلیمنٹ، مختلف ممالک کے سفراء اور حکومتی وزراء اور دیگر معززین سے حالات حاضرہ کے تناظر میں نہایت پُرحکمت اور بصیرت افروز خطاب)

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا

برطانوی ممبران پارلیمنٹ سے خطاب

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ کی تلاوت اور اس کے ترجمہ کے بعد حضور انور نے فرمایا:

سب سے پہلے مَیں تمام معزز ممبران پارلیمنٹ اور دیگر معزز مہمانوں کا شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں کہ آپ نے ایک مذہبی جماعت کے سربراہ کو اجازت دی ہے کہ وہ یہاں آکر آپ سے مخاطب ہو۔

حضور انور نے محترمہ جسٹین گرینگ (Justine Greening) کا بھی خاص طور پر شکریہ ادا کیا۔ وہ مسجد فضل کے حلقہ کی ممبر آف پارلیمنٹ ہیں۔ حضور انور نے فرمایا کہ اس تقریب کا انعقاد ان کی اعلیٰ ظرفی اور وسیع القلبی کا ثبوت ہے کہ اپنے حلقہ کی ایک چھوٹی سی جماعت کا لحاظ کرتے ہوئے خلافت جوبلی کے موقع پر اس قدر کوشش سے سارا انتظام کیا۔ اس سے پتہ چلتا ہے کہ وہ اپنے حلقہ کے تمام لوگوں کے جذبات کا خیال رکھنے والی ہیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ باوجود اس کے کہ جماعت احمدیہ ایک چھوٹی سی جماعت ہے مگر یہ جماعت اسلام کی سچی تعلیمات کی علمبردار ہے اور برطانیہ میں رہنے والا ہر احمدی محبّ وطن اور وفادار شہری ہے۔ جس کی وجہ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی تعلیمات ہیں جن کا فرمان ہے کہ وطن کی محبت ایمان کا حصہ ہے۔

حضور نے فرمایا کہ اسلام کی تعلیمات کی مزید تفسیر اور تفہیم بانیٔ جماعت احمدیہ نے ہمیں عطا فرمائی ہے جن کا دعویٰ ہے کہ وہ مسیح موعود اور زمانے کے مصلح ہیں۔ آپ نے اپنے دعویٰ کے ساتھ فرمایا کہ خدا تعالیٰ نے مجھ پر دو ذمہ داریاں ڈالی ہیں۔ ایک تو خدا تعالیٰ کے حقوق کی ادائیگی اور دوسرے خدا تعالیٰ کی مخلوق کے حقوق کی ادائیگی۔ آپ نے اس پر روشنی ڈالتے ہوئے فرمایا تھا کہ خدا تعالیٰ کی مخلوق کے جو حقوق ہیں ان کو عملی جامہ پہنانا نہایت ہی دشوار اور نازک امور ہیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ خلافت کے بارہ میں آپ کے دل میں یہ خیال جنم لے سکتا ہے کہ اس قسم کی سربراہی سے اختلاف پیدا ہونے اور جنگوں تک کے احتمال ہو سکتے ہیں جیسا کہ کہا جاتا ہے کہ تاریخ اپنے آپ کو دہراتی ہے۔ حضور نے فرمایا: مَیں آپ کو یقین دلانا چاہتا ہوں کہ باوجود اس کے کہ یہ الزام اسلام پر لگایا جاتا ہے مگر انشاء اللہ خلافت احمدیہ ہمیشہ دنیا میں امن و آشتی کی علمبردار رہے گی اور دنیا میں جہاں جہاں احمدی آباد ہیں وہ اپنے اپنے وطنوں کے وفادار شہری رہیں گے۔

حضور نے فرمایا: احمدیہ خلافت کا مقصد مسیح موعود اور مہدی علیہ السلام کے مشن کو دنیا میں پھیلانا ہے۔ اس لئے اس سے کسی قسم کے خوف کا احتمال نہیں ہے۔ خلافت احمدیہ جماعت کے افراد کو ان ہی دونوں مقاصد کی طرف بلاتی ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بیان فرمائے ہیں اور اس ذریعہ سے جماعت دنیا بھر میں امن و آشتی کے قیام کے لئے کوشاں رہتی ہے۔

حضور نے فرمایا: اب مَیں اپنے اصل مضمون کی طرف آتا ہوں اور وقت کی تنگی کے باعث مختصراً بیان کرتا ہوں کہ اگر ہم غیر جانبدار ہو کر گزشتہ چند صدیوں کا مطالعہ کریں تو یہ حقیقت سامنے آتی ہے کہ دنیا میں جو جنگیں اس دوران ہوئی ہیں وہ حقیقت میں مذہبی جنگیں نہیں تھیں۔ ان کی بنیاد زیادہ تر جغرافیائی اور سیاسی مفادات تھے۔ یہاں تک کہ آج کے زمانہ میں بھی جو جنگیں ہوئی ہیں ان کی وجوہات سیاسی، اقتصادی اور سرحدی مفادات ہیں۔ جس طرح کے عوامل اس وقت کشیدگی کی فضا پیدا کر رہے ہیں اس سے خوف پیدا ہوتا ہے کہ یہ عناصر مل کر دنیا کو پھر جنگ عظیم کی طرف نہ لے جائیں۔

انشاء اللہ خلافت احمدیہ ہمیشہ دنیا میں امن و آشتی کی علمبردار رہے گی اور دنیا میں جہاں جہاں احمدی آباد ہیں وہ اپنے اپنے وطنوں کے وفادار شہری رہیں گے۔

حضور نے انتباہ فرمایا کہ یہ عوامل وہ ہیں جن سے نہ صرف غریب ممالک متأثر ہو رہے ہیں بلکہ امیر ممالک بھی متأثر ہو رہے ہیں۔ اس لئے بڑی طاقتوں کی ذمہ داری ہے کہ وہ کوششیں مجتمع کر کے انسانیت کو تباہی کے گڑھے میں گرنے سے بچاؤ کی تدابیر کریں۔

حضور نے فرمایا کہ انگلستان کا شمار بھی ان ممالک میں ہوتا ہے جن کا اثر ورسوخ دوسری قوموں پر ہے خواہ وہ ترقی یافتہ ممالک ہوں یا ترقی پذیر۔ عدل اور انصاف کے تقاضوں کو پورا کرتے ہوئے آپ اس اثر ورسوخ کو استعمال کریں اور دنیا کی رہنمائی کریں۔

حضور نے فرمایا کہ اگر ہم ماضی قریب کو دیکھیں تو حکومت برطانیہ نے جہاں بھی حکومت کرنے کے بعد ممالک کو آزادی دی وہاں اعلیٰ درجہ کے انصاف اور مذہبی رواداری کی اقدار کو پیچھے چھوڑا۔ خاص طور پر ہندوستان اور پاکستان میں جماعت احمدیہ اس انصاف کی گواہ ہے۔ بانی جماعت احمدیہ نے حکومت برطانیہ کی انصاف پسندی اور مذہبی آزادی کی پالیسی کی کھل کر تعریف کی ہے۔ جب بانیٔ جماعت نے ملکہ وکٹوریہ کو ان کی ڈائمنڈ جوبلی پر مبارکباد

جمیل احمد ناصر ایڈوکیٹ پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر آفسیٹ پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا: پروپرائٹر نگران بدر بورڈ قادیان

دی اور اسلام کی تعلیمات ان تک پہنچائیں تو آپ نے خاص طور پر حکومت برطانیہ کی انصاف پسندی اور مذہبی آزادی کو سراہتے ہوئے دعا کی کہ اللہ تعالیٰ انہیں اس کی بہترین جزا عطا فرمائے۔ ہماری تاریخ گواہ ہے کہ جب بھی حکومت برطانیہ نے انصاف کا علم بلند کیا جماعت نے اس کا برملا اظہار کیا ہے۔

حضور نے فرمایا کہ ہم امید رکھتے ہیں کہ مستقبل میں بھی قیام انصاف حکومت برطانیہ کا طرّہ امتیاز رہے گا۔ نہ صرف مذہبی آزادی کے حوالہ سے بلکہ ہر لحاظ سے، اور آپ اپنی اُن اعلیٰ اقدار کو آئندہ بھی سربلند رکھیں گے۔

حضور نے فرمایا اس وقت تمام دنیا میں بے چینی اور بے قراری پائی جاتی ہے۔ جگہ جگہ چھوٹی جنگیں بھڑک اٹھتی ہیں۔ بعض جگہوں پر بڑی طاقتیں دعویٰ کرتی ہیں کہ ان کی کارروائیاں امن کے قیام کے لئے ہیں۔ حضور نے انتباہ فرمایا کہ اگر انصاف کے تقاضوں کو پورا نہ کیا گیا تو اندیشہ ہے کہ ان چھوٹی جنگوں کے شعلے بھڑک کر ساری دنیا کو اپنی لپیٹ میں نہ لے لیں۔ اس لئے میری آپ سے عاجزانہ گزارش ہے کہ آپ دنیا کو تباہی سے بچانے کے لئے کوششیں کریں۔

حضور نے فرمایا کہ اب مَیں مختصراً اسلامی تعلیمات آپ کی خدمت میں پیش کروں گا کہ کس طرح ان تعلیمات کی روشنی میں دنیا میں امن کا قیام ممکن بنایا جاسکتا ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ میری دعا ہے کہ جو ان تعلیمات کے سب سے پہلے مخاطب ہیں یعنی مسلمان ان کو بھی توفیق ملے کہ وہ ان تعلیمات پر عمل کریں مگر بہر حال یہ ذمہ داری دنیا کے تمام ممالک، بڑی طاقتوں اور حکومتوں پر ہے۔

حضور نے فرمایا اس وقت دنیا حقیقتاً ایک بین الاقوامی بستی کا روپ دھار چکی ہے جس کا پہلے کبھی تصور بھی نہیں کیا جاسکتا تھا۔ ہمیں اپنی ذمہ داریوں کا احساس کرنا ہوگا، ان مسائل کو حل کرنے کی طرف توجہ مرکوز کرنا ہوگی جن کا تعلق انسانی حقوق کے قیام سے ہے، جن سے دنیا میں امن قائم ہوسکے۔ اور ظاہر ہے کہ یہ کوششیں صرف اس وقت کامیاب ہوسکتی ہیں جب عدل اور انصاف کے تمام پہلوؤں کو بروئے کار لا کر یہ کارروائیاں عمل میں لائی جائیں۔

> **اس وقت دنیا حقیقتاً ایک بین الاقوامی بستی کا روپ دھار چکی ہے جس کا پہلے کبھی تصور بھی نہیں کیا جاسکتا تھا۔ ہمیں اپنی ذمہ داریوں کا احساس کرنا ہوگا، ان مسائل کو حل کرنے کی طرف توجہ مرکوز کرنا ہوگی جن کا تعلق انسانی حقوق کے قیام سے ہے ،جن سے دنیا میں امن قائم ہوسکے۔**

حضور نے فرمایا کہ آج کی دنیا کے مسائل میں ایک مسئلہ جس نے سر اٹھایا ہوا ہے وہ اگرچہ براہ راست مذہب سے تعلق نہیں رکھتا مگر مذہب کے نام پر بعض مسلمان گروہ غیر قانونی حملے کرتے ہیں اور خودکش بم کے ذریعہ وہ غیر مسلم فوجیوں اور عوام کا قتل کرنا چاہتے ہیں اور نہایت ظالمانہ طریق پر وہ بے دریغ مسلموں، غیر مسلموں، عورتوں، بچوں سب کو ہلاک کردیتے ہیں۔ اس قسم کی ظالمانہ کارروائیوں کی اسلام قطعاً اجازت نہیں دیتا۔

حضور نے فرمایا کہ ان ظالمانہ حرکات کی وجہ سے غیر مسلم ممالک میں اسلام کے بارہ میں ایک غلط تأثر پیدا ہوگیا ہے۔ بعض حلقوں میں تو کھلے بندوں اسلام کے خلاف خیالات کا اظہار ہوتا ہے اور دوسری جگہوں پر کھلم کھلا اظہار نہیں ہوتا مگر طبیعتوں میں مخالف رجحان پایا جاتا ہے۔ ان عناصر کی وجہ سے غیر مسلم ممالک میں مسلمانوں کے خلاف عدم اعتماد کی فضا پیدا ہوگئی ہے اور چند افراد کی غلط کاریوں کے باعث حالات روز بروز ابتر ہوتے جاتے ہیں۔ جو منفی ردّ عمل وجود میں آتا ہے اس کا ایک نمونہ ان حملوں میں نظر آتا ہے جو پیغمبر اسلام ﷺ کی حیات طیبہ اور اسلام کی مقدس کتاب قرآن حکیم پر کئے جاتے ہیں۔

اس ضمن میں حضور انور نے فرمایا کہ جب یہ حملے ہوئے ہیں اس سلسلہ میں برطانیہ میں سیاسی رہنماؤں اور مفکروں نے جو ردّ عمل دکھایا ہے وہ دوسرے ملکوں کے بعض سیاستدانوں سے بہر حال ممتاز رہا ہے۔ اور اس کے لئے حضور نے اظہار تشکر فرمایا اور فرمایا کہ دوسروں کے جذبات کو ٹھیس پہنچانے سے کیا فائدہ حاصل ہوسکتا ہے؟ سوائے منفی جذبات ابھرنے کے جس سے نفرت اور ناپسندیدگی بڑھتی ہے اور پھر نفرتیں مشتعل جذبات کا روپ دھارتی ہیں اور بعض انتہا پسند مسلمان غیر اسلامی حرکتوں کا ارتکاب کرتے ہیں اور غیر مسلموں کو موقع دیتے ہیں کہ منفی جذبات کو ہوا دی جائے۔ مگر جو انتہا پسند نہیں ہیں اور جو رسول اکرم ﷺ سے گہری محبت رکھتے ہیں انہیں ان حملوں سے شدید صدمہ پہنچتا ہے اور جماعت احمدیہ ان لوگوں میں سے صف اوّل میں ہے۔ ہماری زندگیوں کا واحد اور اعلیٰ مقصد یہ ہے کہ ہم دنیا کے سامنے آنحضرت ﷺ کا اسوہ پاک اور اسلام کی خوبصورت تعلیم پیش کریں۔

حضور انور نے فرمایا کہ ہم تو تمام انبیاء علیہم السلام پر ایمان رکھتے ہیں اور یقین رکھتے ہیں کہ وہ تمام اللہ تعالیٰ کی طرف سے بھیجے ہوئے معزز پیغامبر تھے۔ اس لئے ہم تو کبھی بھی ان کے بارہ میں کوئی بے عزتی کا کلمہ نہیں کہہ سکتے مگر جب ہمارے نبیٔ پاک ﷺ کی ذات بابرکات پر جھوٹے اور بے بنیاد الزام لگائے جاتے ہیں تو یہ ہمارے لئے بے حد دکھ کا باعث ہوتا ہے۔

> **ہماری زندگیوں کا واحد اور اعلیٰ مقصد یہ ہے کہ ہم دنیا کے سامنے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اسوہ پاک اور اسلام کی خوبصورت تعلیم پیش کریں۔**

حضور انور نے فرمایا آج کے زمانہ میں جب دنیا مختلف دھڑوں میں تقسیم ہوتی جارہی ہے، انتہا پسندی زور پکڑتی جارہی ہے۔ معاشی اور اقتصادی حالات بگڑ رہے ہیں، اس امر کی شدید ضرورت ہے کہ ہر قسم کی نفرتوں کو بھلا کر امن کی بنیادیں استوار کی جائیں اور یہ صرف تب ہی ممکن ہوسکتا ہے کہ تمام لوگوں کے جذبات کا احترام کیا جائے۔ اگر یہ مناسب طریق سے، سچائی سے اور نیکی کے ساتھ نہ کیا گیا تو حالات بگڑ کر ناقابل اختیار حدود سے تجاوز کر جائیں گے۔

حضور نے فرمایا مَیں مانتا ہوں کہ اقتصادی طور پر مضبوط اقوام نے غیر ترقی یافتہ ممالک کے لوگوں کو پناہ بھی دی ہے اور اپنے ممالک میں رہنے کی جگہ بھی دی ہے جس میں مسلمان بھی شامل ہیں۔ حقیقی انصاف کا تقاضا ہے کہ سب لوگوں کے جذبات کا خیال رکھا جائے اور ان لوگوں کے اعتقادات کا بھی احترام کیا جائے۔ یہی ذریعہ ہے جس سے ان کی عزت نفس کی حفاظت ہوسکے گی۔

حضور انور نے فرمایا کہ مَیں پہلے کہہ آیا ہوں اور شکر گزار ہوں کہ برطانوی قانون سازوں اور سیاستدانوں نے انصاف کو سربلند رکھا ہے اور عوام کے مذہبی حقوق میں مداخلت نہیں کی۔ درحقیقت یہی راہ ہے جس کی طرف قرآن کریم نے ہماری رہنمائی فرمائی ہے۔

قرآن کریم کا فرمان ہے لَا اِکْرَاہَ فِی الدِّیْنِ (بقرہ:257) دین میں کوئی جبر نہیں۔ حضور انور نے اس کی تشریح میں فرمایا کہ یہ قرآنی اصول اس الزام کی بھی نفی کرتا ہے جو اسلام پر لگایا جاتا ہے کہ اسلام تلوار کے زور سے پھیلایا گیا۔ مزید برآں مسلمانوں کو اس میں ہدایت دی گئی ہے کہ مذہبی اعتقاد بندے اور خدا کے درمیان تعلق ہے اور اس تعلق میں ہرگز کسی قسم کی مداخلت نہیں کرنی چاہئے۔ ہر شخص کو اجازت ہے کہ وہ اپنے عقیدہ کے مطابق اپنے مذہب پر کاربند ہو اور اپنی مذہبی رسومات کی بجا آوری کرے۔

اس ضمن میں حضور انور نے فرمایا کہ اگر مذہب کے نام پر کوئی ایسی کارروائی عمل میں لائی جائے جو دوسرے لوگوں کے لئے ضرر رساں ہو اور ملکی قانون کے خلاف ہو تو قانون نافذ کرنے والے اداروں کو حق ہے کہ اس کے خلاف قانونی چارہ جوئی کریں کیونکہ یہ بات تو واضح ہے کہ اگر کوئی ظالمانہ رسم یا حرکت کی جائے تو وہ کسی بھی مذہبی ذریعہ سے خدائی تعلیم نہیں ہوسکتی۔

حضور نے فرمایا کہ قیام امن کے لئے یہ بنیادی اصول ہے خواہ اسے ملکی سطح پر دیکھا جائے یا بین الاقوامی سطح پر۔ اس کے علاوہ اسلامی تعلیمات یہ ہیں کہ اگر مذہب تبدیل کرنے کی وجہ سے کوئی قوم یا گروہ یا حکومت تمہارے لئے مشکلات پیدا کرتی ہے اور اس کے بعد حالات کا پلڑا تمہاری سمت جھک جاتا ہے اور تمہیں طاقت حاصل ہو جاتی ہے تو تم کسی قسم کا تعصب یا دشمنی دلوں میں مت رکھو۔ جیسا کہ قرآن کریم کا فرمان ہے۔

یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا کُوْنُوْا قَوّٰمِیْنَ لِلّٰہِ شُھَدَآءَ بِالْقِسْطِ۔ لَا یَجْرِمَنَّکُمْ شَنَاٰنُ قَوْمٍ عَلٰٓی اَلَّا تَعْدِلُوْا۔ اِعْدِلُوْا ۔ھُوَ اَقْرَبُ لِلتَّقْوٰی۔وَاتَّقُوا اللّٰہَ۔ اِنَّ اللّٰہَ خَبِیْرٌ بِمَا تَعْمَلُوْنَ (سورۃ المائدۃ آیت 9)

اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو اللہ کی خاطر مضبوطی سے نگرانی کرتے ہوئے انصاف کی تائید میں گواہ بن جاؤ اور کسی قوم کی دشمنی تمہیں ہرگز اس بات پر آمادہ نہ کرے کہ تم انصاف نہ کرو۔ انصاف کرو یہ تقویٰ کے سب سے زیادہ قریب ہے اور اللہ سے ڈرو۔ یقیناً اللہ اس سے ہمیشہ باخبر رہتا ہے جو تم کرتے ہو۔

حضور نے فرمایا کہ معاشرہ میں قیام امن کے لئے یہ اسلامی تعلیم ہے کہ انصاف سے بالکل قدم نہ ہٹاؤ یہاں تک کہ دشمن سے بھی انصاف کرو۔ اسلام کی ابتدائی تاریخ ظاہر کرتی ہے کہ اس تعلیم پر چلتے ہوئے انصاف کے تمام تقاضوں پر بھرپور عمل کیا گیا۔

> **معاشرہ میں قیام امن کے لئے یہ اسلامی تعلیم ہے کہ انصاف سے بالکل قدم نہ ہٹاؤ یہاں تک کہ دشمن سے بھی انصاف کرو۔**

حضور انور نے فرمایا کہ وقت کی تنگی کے باعث زیادہ مثالیں اس وقت پیش نہیں کی جاسکتیں مگر تاریخ گواہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فتح مکہ کے بعد قطعی کوئی بدلہ ان لوگوں سے نہیں لیا جنہوں نے مسلمانوں کو شدید مظالم کا نشانہ بنایا تھا۔ نہ صرف یہ کہ آپ نے انہیں معاف فرمادیا بلکہ انہیں اجازت دی کہ وہ اپنے اپنے مذہب پر کاربند رہیں۔

حضور انور نے انتباہ فرمایا کہ آج کے زمانہ میں امن کا قیام صرف اس صورت میں ممکن ہے کہ دشمن کو بھی تمام پہلوؤں سے انصاف عطا کیا جائے۔ نہ صرف مذہبی انتہا پسندی کے خلاف جنگوں میں بلکہ ہر قسم کی لڑائیوں میں بھی۔ صرف اس قسم کا امن ہی دیرپا ہوسکتا ہے۔

حضور نے فرمایا کہ گزشتہ صدی میں دو عظیم جنگیں لڑی گئیں۔ ان کی جو بھی وجوہات بنیں ان کو گہری نظر سے دیکھا جائے تو یہی سبب نتھر کر سامنے آن کھڑا ہوتا ہے کہ انصاف کے تقاضوں کو پورا نہیں کیا گیا تھا جس کے ردّ عمل میں جب یہ خیال کیا گیا کہ الاؤ ٹھنڈا کر دیا گیا ہے حقیقتاً وہ راکھ کے نیچے ہلکے ہلکے سلگتی ہوئی چنگاریاں تھیں جنہوں نے دوبارہ بھڑک کر ساری دنیا کو اپنی لپیٹ میں لے لیا۔

حضور نے فرمایا کہ آج دنیا میں بے چینی بڑھتی چلی جارہی ہے۔ جنگیں اور قیام امن کے نام پر کی جانے والی کارروائیاں، قوموں کو عالمی جنگ کی طرف دھکیلتی نظر آتی ہیں۔ قوموں کے معاشرتی اور اقتصادی مسائل حالات کو مزید خراب کرنے کا ذریعہ بن رہے ہیں۔

باقی صفحہ نمبر 10 پر ملاحظہ فرمائیں

خطبہ جمعہ

بچوں کو قرۃ العین بنانے کے لئے ماں باپ کو اپنی اصلاح بھی کرنی ہوگی اور اپنے نمونے بھی قائم کرنے ہوں گے۔

اگر گھریلو سطح پر بھی میاں بیوی تقویٰ کی راہوں پر قدم نہیں مار رہے تو اولاد کے حق میں اپنی دعاؤں کی قبولیت کے نشان کس طرح دیکھ سکتے ہیں۔ پھر اگر تقویٰ مفقود ہے تو خلافت اور جماعت کی برکات سے کس طرح فیض پا سکتے ہیں۔ خلافت کے لئے تو اللہ تعالیٰ نے اعمال صالحہ کی شرط رکھی ہوئی ہے۔ اگر تقویٰ نہیں تو اعمال صالحہ کیسے ہو سکتے ہیں یا اگر اعمال صالحہ نہیں تو تقویٰ نہیں۔ اور تقویٰ نہیں تو نہ ہی ایک دوسرے کے لئے قرۃ العین بن سکتے ہیں، نہ ہی اولاد قرۃ العین بن سکتی ہے۔

اگر اولاد مانگنی ہے، لڑکے مانگنے ہیں تو آپس میں لڑ کر گھروں میں بے چینیاں پیدا کرنے کی بجائے تقویٰ پر قائم ہوتے ہوئے اللہ تعالیٰ سے مانگنی چاہئے اور نیک اولاد کی دعا مانگنی چاہئے۔

(اللہ تعالیٰ کی صفت اَلْوَھَّاب کے حوالہ سے قرآنی آیات کی روشنی میں اہم نصائح)

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز- فرمودہ 14/نومبر 2008ء بمطابق 14/نبوت 1387 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح ،لندن (برطانیہ)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر الفضل انٹرنیشنل کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيکَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ- بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ-اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ-مٰلِکِ يَوْمِ الدِّيْنِ- اِيَّا کَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاکَ نَسْتَعِيْنُ-

اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ-صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِالْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَاالضَّآلِّيْنَ ۔

اللہ تعالیٰ کا ایک نام وَاھِب یا وَھَّاب بھی ہے۔ اس لفظ کی مختلف اہل لغت نے جو وضاحت کی ہے اور معنی بیان کئے ہیں وہ تقریباً ایک ہیں اس لئے مَیں نے لسان العرب (یہ لغت کی کتاب ہے) نے جو معنی بیان کئے ہیں وہ لئے ہیں۔ اس میں لکھا ہے کہ اَلْوَھَّاب اللہ تعالیٰ کی ایک صفت ہے یعنی اَلْمُنْعِمُ عَلَی الْعِبَاد اپنے بندوں پر انعام کرنے والا۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ کی صفت وَاھِبٌ بھی ہے۔ لکھتے ہیں کہ اَلْھِبَہ ایسا عطیہ جو عوض میں کچھ لینے یا دیگر اغراض و مقاصد سے مبرّا ہو اور جب ایسی عطا بہت کثرت سے ہو تو اس عطا کرنے والے کو وَھَّاب کہتے ہیں۔

یہ لفظ انسانوں کے لئے بھی استعمال ہوتا ہے لیکن حقیقی وَھَّاب اللہ تعالیٰ کی ذات ہی ہے جو اپنے بندوں کو مانگنے پر بھی اور بغیر مانگنے پر بھی کثرت سے عطا فرماتی ہے۔ ایک حقیقی مومن اگر غور کرے تو اللہ تعالیٰ کے وَھَّاب ہونے کے نظارے، اس کی عطاؤں اور انعاموں کے نظارے ہر وقت دیکھتا ہے اور یہی بات ہمیں ہمارے زندہ خدا کا پتہ دیتی ہے۔ لیکن جو انسان ناشکرا ہے اس کو اللہ تعالیٰ کی عطائیں اور فضل نظر نہیں آتے۔ جو دنیا کی آنکھ سے دیکھتا ہے وہ دنیا کو ہی ان چیزوں کا ذریعہ سمجھتا ہے جو اُسے مل رہی ہوتی ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں مختلف حوالوں سے اس لفظ کا بھی استعمال فرمایا ہے اور اپنی اس صفت کا بھی استعمال فرمایا ہے۔ انبیاء اور نیک لوگوں پر اپنی عطاؤں کا بھی ذکر فرمایا ہے اور اپنی صفت کے حوالے سے دعاؤں کی طرف بھی توجہ دلائی ہے۔ جس میں نیک اولاد کے لئے بھی دعائیں ہیں، معاشرے کی نیکی کے لئے بھی دعائیں ہیں، اپنے تقویٰ میں بڑھنے کے لئے بھی دعائیں ہیں، ایمان میں مضبوطی کی بھی دعائیں ہیں۔ تو مختلف دعاؤں کا ذکر ہے۔

اس وقت مَیں ان قرآنی دعاؤں کے حوالے سے ایک پہلو کا ذکر کروں گا۔

اللہ تعالیٰ نے مومنوں کی نسل کو اپنے مقصد پیدائش کے قریب رکھنے بلکہ اس کا حق ادا کرنے کے لئے اپنے نیک بندوں کو اس طرف توجہ دلائی کہ وہ اپنی اولاد بلکہ بیویوں کے لئے بھی دعائیں کریں۔ بلکہ بیویوں کو بھی کہا کہ اپنے خاوندوں اور اولاد کے لئے دعائیں کریں تا کہ نیکیوں کی جاگ ایک دوسرے سے لگتی چلی جائے اور نسل در نسل قائم رہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ وَالَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ اَزْوَاجِنَا وَذُرِّيّٰتِنَاقُرَّةَ اَعْيُنٍ وَّاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِيْنَ اِمَامًا (سورۃ الفرقان آیت :75) اور وہ لوگ جو یہ کہتے ہیں کہ اے ہمارے ربّ! ہمیں اپنے جیون ساتھیوں اور اپنی اولاد سے آنکھوں کی ٹھنڈک عطا کر اور ہمیں متقیوں کا امام بنا۔

یہ جامع دعا ہے کہ آنکھوں کی ٹھنڈک بنا، ایک دوسرے کے لئے بھی اور اپنی اولاد میں سے بھی ایسی اولاد ہمیں عطا کر جو آنکھوں کی ٹھنڈک بنے اور جب اللہ تعالیٰ یہ دعا سکھاتا ہے کہ آنکھوں کی ٹھنڈک مانگو تو اللہ تعالیٰ کے ان لامحدود فضلوں کی دعا مانگی گئی ہے جس کا علم انسان کو نہیں، خدا تعالیٰ کو ہے جس کا انسان احاطہ ہی نہیں کر سکتا۔ اور میاں بیوی اور اولادیں نہ صرف اس دنیا میں ان نیکیوں پر قدم مار کر جو اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں بتائی ہیں ایک دوسرے کی آنکھوں کی ٹھنڈک بنتے ہیں بلکہ مرنے کے بعد بھی ان نیکیوں کی وجہ سے جو انسان اس دنیا میں کرتا ہے، اللہ تعالیٰ انہیں اپنے انعامات سے نوازتا ہے۔ ایک مومن کے مرنے کے بعد اس کی نیک اولاد ان نیکیوں کو جاری رکھتی ہے جس پر ایک مومن قائم تھا۔ اپنے ماں باپ کے لئے نیک اولاد دعائیں کرتی ہے جو اس کے درجات کی بلندی کا باعث بنتے ہیں۔ دوسری نیکیاں کرتی ہے جو ان کی درجات کی بلندی کا باعث بنتی ہیں۔ پس یہ اولاد کی نیکیاں اور اپنے ماں باپ کے لئے دعائیں اگلے جہان میں بھی ایک مومن کو آنکھوں کی ٹھنڈک عطا کرتی ہیں۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّآ اُخْفِيَ لَهُمْ مِّنْ قُرَّةِ اَعْيُنٍ جَزَآءً بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ (السجدہ: 18) پس کوئی ذی روح یہ نہیں جانتا کہ اس کے اعمال کے بدلہ میں اس کے لئے آنکھوں

کی ٹھنڈک میں سے کیا کچھ چھپا کر رکھا گیا ہے۔

یہ ان لوگوں کے بارہ میں کہا گیا ہے جو تقویٰ کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کا خوف دل میں رکھتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی عبادت کی طرف بھی توجہ دیتے ہیں اور اس کی راہ میں خرچ بھی کرتے ہیں اور دوسری نیکیاں بھی بجالاتے ہیں۔ وہ راتوں کو اٹھ اٹھ کر سیدھے راستے پر چلنے اور اپنی اولاد کے سیدھے راستے کی طرف چلنے کے لئے دعائیں کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے ایسی آنکھوں کی ٹھنڈک مانگتے ہیں جس کا علم صرف اور صرف خدا تعالیٰ کی ذات کو ہے۔ اپنی اولادوں اور اپنی بیویوں اور خاوندوں کے لئے اور بیویاں اپنے خاوندوں کے لئے دعا مانگتی ہیں کہ یہ سب تقویٰ پہ قائم رہیں اور اللہ تعالیٰ ان سب کے لئے اس دنیا میں بھی انعامات عطا فرمائے جو اس کی رضا کے حامل بنائے اور اگلے جہان میں بھی اللہ تعالیٰ کا قرب پانے والے ہوں۔

پس یہ دعا ہے جو اللہ تعالیٰ کے وہ بندے جو عبادالرحمٰن ہیں، نیکیاں بجالاتے ہوئے مانگتے ہیں اور اپنے پیچھے بھی ایسی نسل چھوڑنے کی کوشش کرتے ہیں جو تقویٰ پر قدم مارنے والی ہو۔ یہ دعا اللہ تعالیٰ نے ہمیں سکھا کر ہمیں ہر وقت اس اہم کام کی طرف توجہ دلائی ہے جو اس کی رضا حاصل کرنے کا نہ صرف ہماری ذات کے لئے ذریعہ بنے بلکہ آئندہ نسلیں بھی اس راستے پر چلنے والی ہوں جو اللہ تعالیٰ کے فضلوں کا وارث بنیں۔

وَاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِيْنَ اِمَامًا کہہ کر یہ بتا دیا کہ آنکھوں کی ٹھنڈک تبھی ہو سکتی ہے جب تم بھی اور تمہاری اولادیں بھی تقویٰ پر چلنے والے ہوں گے۔ اگر تمہارے اپنے فعل ایسے نہیں جو تقویٰ کا اظہار کرتے ہوں تو اپنے دائرہ میں متقیوں کے امام بھی نہیں بن سکتے۔

پس ہم میں سے ہر ایک کو اپنے جائزے لینے کی ضرورت ہے کہ کیا اس دعا کے ساتھ ہم آپس میں حقوق کی ادائیگی کے لئے تقویٰ پر چل رہے ہیں؟ اپنے بچوں کی تربیت کے لئے ان شرائط کو پورا کرنے کی کوشش کرتے ہیں جو انہیں تقویٰ پر چلانے والی ہوں۔ اگر گھریلو سطح پر بھی میاں بیوی تقویٰ کی راہوں پر قدم نہیں مار رہے تو اولاد کے حق میں اپنی دعاؤں کی قبولیت کے نشان کس طرح دیکھ سکتے ہیں۔ پھر اگر تقویٰ مفقود ہے تو خلافت اور جماعت کی برکات سے کس طرح فیض پا سکتے ہیں۔ خلافت کے لئے تو اللہ تعالیٰ نے اعمال صالحہ کی شرط رکھی ہوئی ہے۔ اگر تقویٰ نہیں تو اعمال صالحہ کیسے ہو سکتے ہیں یا اگر اعمال صالحہ نہیں تو تقویٰ نہیں اور تقویٰ نہیں تو نہ ہی ایک دوسرے کے لئے قرۃ العین بن سکتے ہیں، نہ ہی اولاد قرۃ العین بن سکتی ہے۔ پس اولاد کو بھی قرۃ العین بنانے کے لئے، آنکھوں کی ٹھنڈک بنانے کے لئے، اپنی حالتوں اور اپنی عبادتوں کی طرف دیکھنے کی ضرورت ہے کہ کیا ہم وہ معیار حاصل کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔

آنحضرت ﷺ نے میاں بیوی کی عبادتوں کے بارے میں یہ نصیحت کی ہے، آپؐ فرماتے ہیں کہ اللہ رحم کرے اس شخص پر جو رات کو اٹھے، نماز پڑھے، اور اپنی بیوی کو جگائے۔ اگر وہ اٹھنے میں پس و پیش کرے تو پانی کے چھینٹے ڈالے تا کہ وہ اُٹھ کھڑی ہو۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ رحم کرے اس عورت پر جو رات کو اٹھے، نماز پڑھے اور اپنے میاں کو جگائے، اگر وہ اٹھنے میں پس و پیش کرے تو پانی چھڑکے تا کہ وہ اٹھ کھڑا ہو۔

پس یہ فرائض دونوں کے ہیں۔ میاں کے بھی اور بیوی کے بھی کہ اپنی عبادتوں کی طرف توجہ دیں تا کہ نسلوں سے بھی قرۃ العین حاصل ہو۔ بعض مردوں کی شکایات آتی ہیں، رات کو اٹھنا تو علیحدہ رہا، عورتوں کے جگانے کے باوجود، فجر کی نماز کے علاوہ اور دوسری نمازوں میں بھی توجہ دلانے کے باوجود سستی دکھاتے ہیں۔ ایسے لوگ کس طرح اور کس منہ سے رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ اَزْوَاجِنَا وَذُرِّيّٰتِنَا قُرَّةَ اَعْيُنٍ کی دعا کرتے ہیں۔ کس طرح وہ اپنی اولاد میں قرۃ العین تلاش کر سکتے ہیں، کس طرح اللہ تعالیٰ سے یہ امید رکھتے ہیں یا رکھنے کی کوشش کرتے ہیں کہ ان کی اولاد کے متقی ہونے کی دعا قبول ہو۔ ہاں اللہ تعالیٰ فضل کرنا چاہے تو کوئی روک نہیں۔ وہ تو مالک ہے لیکن اگر اس کے فضل سے حصہ لینا ہے تو تقویٰ کے یہ نمونے دکھانے کا بھی اللہ تعالیٰ کا حکم ہے، اپنی حالتوں کے درست کرنے کا بھی اللہ تعالیٰ کا حکم ہے۔۔ پس اپنے بچوں سے قرۃ العین بننے کی توقع اور خواہش رکھنے والوں کو آنحضرت ﷺ کے اس ارشاد کو بھی پیش نظر رکھنا ہوگا کہ اچھی تربیت سے بڑھ کر کوئی بہترین تحفہ نہیں جو باپ اپنی اولاد کو دیتا ہے، یا دے سکتا ہے۔ (سنن الترمذی باب ما جاء فی ادب الولد)۔ اور اچھی تربیت اس وقت ہوتی ہے جب انسان کے اپنے عمل بھی ایسے ہوں جو اولاد کے لئے نمونہ بن سکیں۔ عبادتوں کے معیار بھی اچھے ہوں دوسرے اعمال بھی اچھے ہوں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اس آیت کی وضاحت کرتے ہوئے ایک جگہ فرماتے ہیں کہ:

''خدا تعالیٰ ہم کو ہماری بیویوں اور بچوں سے آنکھ کی ٹھنڈک عطا فرماوے اور یہ تب ہی میسر آ سکتی ہے کہ وہ (یعنی انسان) فسق و فجور کی زندگی بسر نہ کرتے ہوں بلکہ عبادالرحمٰن کی زندگی بسر کرنے والے ہوں اور خدا کو ہر شے پر مقدم کرنے والے ہوں''۔ فرمایا ''اور کھول کر کہہ دیا وَاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِيْنَ اِمَامًا۔ اولاد اگر نیک اور متقی ہو تو یہ ان کا امام بھی ہوگا۔ اس سے گویا متقی ہونے کی بھی دعا ہے۔

(الحکم جلد 5 نمبر 35 مورخہ 24/ستمبر 1901)

پس یہ ذمہ داری پہلے مَردوں کی ہے کہ اپنے آپ کو ان راستوں پر چلانے کی کوشش کریں جو اسے عبادالرحمٰن بنانے والے ہوں۔ عورتیں بھی اپنے گھر کی نگران کی حیثیت سے اس بات کی ذمہ دار ہیں کہ تقویٰ پر چلتے ہوئے اپنے اور اپنے خاوندوں کے بچوں کی تربیت کریں تا کہ وہ معاشرے کا ایک بہترین اور مفید وجود بن سکیں۔ لیکن عورتوں کی تربیت کے لئے بھی پہلے مَردوں کو قدم اٹھانے ہوں گے۔ جب دونوں نیکیوں پر قدم مارنے والے ہوں گے۔ تو پھر اولاد بھی نیکیوں پر چلنے کی کوشش کرے گی۔ دونوں کی دعائیں بھی اولاد کی تربیت میں مددگار بن رہی ہوں گی۔

پہلے جو مَیں نے حدیث بیان کی تھی کہ اگر مَرد پہلے جاگے تو عورت کو جگائے اور اگر عورت پہلے جاگے تو مَرد کو جگائے۔ یہ اسی صورت میں ممکن ہے کہ دونوں میاں بیوی آپس میں بڑے پیار اور محبت کے تعلق والے ہوں، انڈرسٹینڈنگ (Understanding) ہو، ایک دوسرے کو سمجھتے ہوں کہ ہم نے اپنی رات کی عبادت اور نمازوں کی حفاظت کرنی ہے اس لئے صبح اٹھنے کے لئے ایک دوسرے کی مدد کرنی ہے۔ اگر آپس میں یہ انڈرسٹینڈنگ نہیں تو مرد جب پڑا سو رہا ہوگا (ایسی شکایتیں بعض دفعہ آتی ہیں) اور عورت جب اسے نماز کے لئے جگاتی ہے تو بیچاری کی شامت آ جاتی ہے اور بعید نہیں کہ یہ بھی ہو جائے کہ سخت الفاظ سننے کے علاوہ بیچاری عورت کو اس سے مار بھی کھانی پڑ جائے۔ اور یہ مَیں صرف مثال نہیں دے رہا، یہ بعض گھروں میں عملی صورت میں ہوتا ہے۔ آہستہ آہستہ پھر عورتیں بھی یا تو خاموش ہو جاتی ہیں اور اپنی نمازوں کی حفاظت کرنی کوشش کرتی ہیں۔ یا اپنے خاوندوں کی ڈگر پر آ جاتی ہیں۔ اور بچے دنیاوی لحاظ سے تو شاید کچھ بہتر ہو جائیں، پڑھ لکھ جائیں لیکن دینی لحاظ سے بالکل بگڑ جاتے ہیں۔ بلکہ جب اس طرح گھر کی صورتحال ہو تو بعض دفعہ ایسا بھی ہوتا ہے کہ دنیاوی لحاظ سے بھی کئی بچے برباد ہو جاتے ہیں۔ پس بچوں کو قرۃ العین بنانے کے لئے ماں باپ کو اپنی اصلاح بھی کرنی ہوگی اور اپنے نمونے بھی قائم کرنے ہوں گے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ: ''ہماری جماعت کے لئے ضروری ہے کہ اپنی پرہیزگاری کے لئے عورتوں کو پرہیزگاری سکھاویں۔ ورنہ وہ گناہگار ہوں گے۔ اور جبکہ اس کی عورت سامنے ہو کر بتلا سکتی ہے کہ تجھ میں فلاں فلاں عیب ہیں تو پھر عورت خدا سے کیا ڈرے گی۔ جب تقویٰ نہ ہو تو ایسی حالت میں اولاد بھی پلید پیدا ہوتی ہے۔ اولاد کا طیّب ہونا تو طیّبات کا سلسلہ چاہتا ہے۔ اگر یہ نہ ہو تو پھر اولاد خراب ہوتی ہے۔ اس لئے چاہئے کہ سب توبہ کریں اور عورتوں کو اپنا اچھا نمونہ دکھلاویں۔ عورت خاوند کی جاسوس ہوتی ہے، وہ اپنی بدیاں اس سے پوشیدہ نہیں رکھ سکتا۔ نیز عورتیں چھپی ہوئی دانا ہوتی ہیں۔ یہ نہ خیال کرنا چاہئے کہ وہ احمق ہیں۔ وہ اندر ہی اندر تمہارے سب اثروں کو حاصل کرتی ہیں۔ جب خاوند سیدھے راستے پر ہوگا تو وہ اس سے بھی ڈرے گی اور خدا سے بھی''۔ فرمایا ''عورتیں خاوندوں سے متاثر ہوتی ہیں۔ جس حد تک خاوند صلاحیت اور تقویٰ بڑھاوے گا کچھ حصہ اس سے عورتیں ضرور لیں گی''۔

(ملفوظات جلد سوم صفحہ 163-164 جدید ایڈیشن)

پس یہ توقع ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہر احمدی مرد سے رکھی ہے۔ یہ الفاظ ہمیں جھنجھوڑنے والے ہونے چاہئیں۔ مردوں پر بہت بڑی ذمہ داری ہے۔ پہلے تو عورتیں جاہل ہوتی تھیں، کم پڑھی لکھی ہوتی تھیں۔ اب تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے تعلیم کی روشنی نے عورتوں میں بھی عقل و شعور پہلے سے بہت بڑھا دیا ہے۔ جیسا کہ پہلے مَیں نے کہا ایسی عورتیں بھی جماعت میں ہیں اور اکثریت میں ہیں جو مَردوں کی برائیوں کی وجہ سے کڑھتی ہیں یا ان کی سختیوں کی وجہ سے علیحدہ ہو کے بیٹھ جاتی ہیں۔ اپنی نیکیاں قائم کرنے کی کوشش کرتی ہیں۔ اور مَردوں سے زیادہ بے چین اور پریشان بھی ہوتی ہیں۔ ایسے بھی خاندان ہیں جہاں عورتوں کو اپنی اولاد کی فکر ہوتی ہے اور بعض اوقات ایسا ہوتا ہے کہ مَردوں کی جو بگڑی ہوئی حالت ہے اسے دیکھ کر عورتیں بعض دفعہ مَردوں سے علیحدہ ہو جاتی ہیں اور پھر اس کے نتیجہ میں اولاد پر بُرا اثر پڑتا ہے۔ اس ماحول میں جہاں بچوں کو خاص طور پر باپ کی سرپرستی کی ضرورت ہوتی ہے بچے جوانی میں قدم رکھتے ہیں تو بگڑنے لگتے ہیں۔ تو ان سب چیزوں کے ذمہ دار مَرد ہوتے ہیں۔ تو ایسے مَردوں کو بھی فکر کرنی چاہئے کہ کتنی بدقسمتی ہے کہ ہمارا خدا ہماری بقا اور ہماری نسلوں کی بقا کے لئے ایک دعا سکھا رہا ہے اور اللہ میاں کا دعا سکھانے کا مطلب یہ ہے کہ وہ اس کو قبول کرنا چاہتا ہے اور کرتا بھی ہے اور دعا کے الفاظ میں هَبْ لَنَا کے الفاظ استعمال کر کے یہ بتا رہا ہے کہ اللہ تعالیٰ کو تمہارے سے کچھ نہیں لینا وہ تمہاری دنیا و عاقبت سنوارنے کے لئے، تمہاری نسلوں کی بقا کے لئے، صحیح راستے پر چلنے کے طریق سکھاتے ہوئے تمہیں انعام دے رہا ہے۔ ان پہ چلو گے تو انعامات کے وارث بنو گے۔ لیکن ہم اس انعام سے فیض پانے والے نہ بنے۔ پس ہمیں اپنے جائزے لیتے ہوئے اُن راستوں پر چلنے کی کوشش کرنی چاہئے جو ہمیں اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے والا بنائیں۔ اپنے گھروں کے سکون کو بھی ہمیشہ قائم رکھیں اور اپنے بچوں اور اپنی اولادوں کی طرف سے بھی ہمیشہ آنکھیں ٹھنڈی رکھیں اور حقیقت میں ہر احمدی گھر میں تقویٰ پر قائم رہنے والے لوگ ہوں۔ احمدی معاشرے میں ہر شخص تقویٰ پر چلنے والا ہو اور یہی چیز پھر خلافت کے انعام سے بھرپور فائدہ اٹھانے والا بنائے گی اور یہی بات آنحضرت ﷺ کی غلامی میں آنے والے مسیح و مہدی اور امام الزمان کی جماعت میں شامل ہونے کا حق ادا کرنے والا بنائے گی۔ پس خوش قسمت ہیں ہم میں سے وہ جو اس اصل کو سمجھتے ہوئے وَهَّاب خدا سے جب مانگتے ہیں تو اللہ تعالیٰ اس دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی انہیں ایسے ایسے طریق سے قرۃ العین عطا فرماتا ہے جس کا ایک انسان تصور بھی نہیں کر سکتا۔

اولاد کے ضمن میں یہاں ایک اور بات بھی مَیں کہنی چاہتا ہوں جو بعض گھروں کے ٹوٹنے کا باعث بن

رہی ہوتی ہے یا میاں بیوی کے آپس کے ناخوشگوار تعلقات کی وجہ سے اولاد پر بُرا اثر ڈال رہی ہوتی ہے اور وہ یہ ہے کہ بعض میاں بیوی کے تعلقات اس لئے خراب ہو جاتے ہیں یا خاوند اپنی بیوی سے اس لئے ہر وقت ناراض رہتا ہے کہ لڑکے کیوں پیدا نہیں ہوتے؟ لڑکیاں کیوں صرف پیدا ہوتی ہیں؟۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے لِلّٰہِ مُلْکُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ یَخْلُقُ مَا یَشَآءُ۔ یَھَبُ لِمَنْ یَّشَآءُ اِنَاثًا وَّیَھَبُ لِمَنْ یَّشَآءُ الذُّکُوْرَ (الشوریٰ:50) آسمان و زمین کی بادشاہت اللہ ہی کی ہے۔ وہ جو چاہتا ہے پیدا کرتا ہے۔ جسے چاہتا ہے لڑکیاں عطا کرتا ہے اور جسے چاہتا ہے لڑکے عطا کرتا ہے۔

اب اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جسے چاہتا ہے لڑکیاں دیتا ہے جسے چاہتا ہے لڑکے دیتا ہے۔ ایک اور جگہ فرمایا جسے چاہتا ہے لڑکے اور لڑکیاں دونوں ملا کر بھی دیتا ہے۔ تو اب جو اللہ تعالیٰ کی عطا ہے اس میں کسی پر الزام دینا تقویٰ سے ہٹنے والی بات ہے۔ اللہ تعالیٰ نے انسان کو جو عقل اور علاج کے طریقے اس زمانے میں عطا فرما دیئے ہیں ان کے استعمال سے بہتوں کو فائدہ ہوتا ہے اور جن کو لڑکوں کی خواہش ہوتی ہے ان کے لڑکے پیدا ہو جاتے ہیں۔ لیکن یہاں بھی بعض اوقات اپنے خالق ہونے کا اور اپنی مرضی کا اظہار فرماتا ہے۔ لاکھ علاج کروالیں کوئی فائدہ نہیں ہوتا۔ تو اس بات پر بیویوں کی زندگی اجیرن کر دینا کہ تمہارے لڑکیاں کیوں پیدا ہوتی ہیں یا لڑکیوں کو باپ کا اس طرح پیار نہ دینا جس کا وہ حق رکھتی ہیں بلکہ ہر وقت انہیں طعنے دینا، بچیوں کے دلوں میں بھی باپوں کے لئے نفرت پیدا کر دیتا ہے۔ بعض ایسے معاملات جب سامنے آتے ہیں تو حیرت ہوتی ہے کہ ایسے لوگ بھی اس زمانہ میں ہیں جو بچوں پر اس طرح ظلم کر رہے ہیں جن کا ذکر پرانے عرب کے جہالت کے زمانے میں ملتا ہے کہ لڑکی کی پیدائش سے ان کے چہرے سیاہ ہو جاتے ہیں۔ پس یہ جہالت کی باتیں ہیں اس سے ہر مومن کو، ہر احمدی کو بچنا چاہئے۔

مَیں ایک احمدی فیملی کو جانتا ہوں، پرانی بات ہے، ان کے لڑکیاں پیدا ہوتی تھیں۔ چار پانچ بیٹیاں پیدا ہو گئیں۔ انہوں نے بیٹے کی خاطر دوسری شادی کر لی۔ اس بیوی سے بھی دو تین لڑکیاں پیدا ہوئیں۔ انہوں نے بیٹے کی خاطر تیسری شادی کر لی۔ اس سے پھر تین چار بیٹیاں پیدا ہو گئیں۔ پھر چوتھی شادی کر لی، اس سے بھی اللہ تعالیٰ نے بیٹیاں ہی دیں۔ آخر جو پہلی بیوی تھی جس سے بیٹیاں پیدا ہو رہی تھیں، پہلا بیٹا جو پیدا ہوا اسی بیوی سے پیدا ہوا۔ تو اللہ تعالیٰ کی مرضی ہے جسے چاہتا ہے جس طرح چاہتا ہے عطا کرتا ہے۔ پس اگر اولاد مانگنی ہے، لڑکے مانگنے ہیں تو آپس میں لڑ کر گھروں میں بے چینیاں پیدا کرنے کی بجائے تقویٰ پر قائم ہوتے ہوئے اللہ تعالیٰ سے مانگنی چاہئے اور نیک اولاد کی دعا مانگنی چاہئے جس طرح اللہ تعالیٰ نے ہمیں قرآن کریم میں انبیاء کے ذکر میں دعا سکھائی ہے۔

ایک جگہ فرمایا کہ رَبِّ ھَبْ لِیْ مِنَ الصّٰلِحِیْنَ (الصّٰفّٰت:101) کہ اے میرے ربّ! مجھے صالحین میں سے عطا کر۔ یعنی صالح اولاد عطا کر۔

ایک جگہ یہ دعا سکھائی کہ رَبِّ ھَبْ لِیْ مِنْ لَّدُنْکَ ذُرِّیَّۃً طَیِّبَۃً (سورۃ آل عمران:39) اے میرے رب! تو مجھے اپنی جناب سے پاک اولاد بخش۔

پس ہمیشہ ایسی اولاد کی دعا کرنی چاہئے یا خواہش کرنی چاہئے جو پاک ہو اور صالحین میں سے ہو اور ہمیشہ اس کے قرۃ العین ہونے کی دعا مانگنی چاہئے۔ میرے پاس جو بعض لوگ لڑکے کی خواہش کا اظہار کرتے ہیں تو مَیں ان کو ہمیشہ یہی کہتا ہوں کہ نیک اور صحت مند اولاد مانگو۔ بعض دفعہ لڑکیاں لڑکوں سے زیادہ ماں باپ کی خدمت کرنے والیاں ہوتی ہیں اور نیک ہوتی ہیں۔ ماں باپ کے لئے نیک نامی کا باعث بنتی ہیں۔ جبکہ لڑکے بعض اوقات بدنامی اور پریشانی کا باعث بن رہے ہوتے ہیں۔ پس ایک مومن کی یہی نشانی ہے کہ اولاد مانگے نیک اور صالح اور پھر مستقل اس کے لئے دعا کہ آنکھوں کی ٹھنڈک ہو۔ ورنہ ایسی اولاد کا کیا فائدہ جو بدنامی کا موجب بن رہی ہو۔ کئی خطوط میرے پاس آتے ہیں جس میں اولاد کے بگڑنے کی وجہ سے فکرمندی کا اظہار ہو رہا ہوتا ہے۔ لوگ ملتے بھی ہیں تو اظہار کر رہے ہوتے ہیں۔ پس اصل چیز دل کا سکون ہے اور اولادوں کا نیک اور صالح ہونا ہے۔ اگر یہ نہیں تو پھر اولاد بے فائدہ ہے۔

صالحین کی تعریف جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کی ہے وہ مَیں پیش کرتا ہوں۔

آپؑ فرماتے ہیں کہ:

’’صالحین کے اندر کسی قسم کی روحانی مرض نہیں ہوتی اور کوئی مادہ فساد کا نہیں ہوتا‘‘۔

پس یہ معیار ہے جس کے حصول کے لئے ہمیں اپنی اولاد کے لئے دعا مانگنی چاہئے اور خود بھی اس پر چلنے کی کوشش کرنی چاہئے تا کہ آئندہ نسلوں میں بھی نیکی کی جاگ لگتی چلی جائے اور ذریّت طیبہ پیدا ہوتی رہے جو نسل در نسل اپنے آباؤ اجداد کے لئے آنکھوں کی ٹھنڈک کے سامان پیدا کرتی چلی جائے اور جماعت کے لئے، خاندان کے لئے نیک نامی کا باعث ہو اور جیسا کہ مَیں نے کہا یہ اس وقت تک نہیں ہو سکتا جب تک ہم اپنی حالتوں کی طرف بھی نظر رکھنے والے اور توجہ دینے والے نہیں بنتے۔ ہم خود بھی صالحین میں شامل ہونے اور تقویٰ پر قدم مارنے والے نہیں بنتے۔ پس اس چیز کو پکڑنے اور اس پر عمل کرنے کی ضرورت ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔

دارالصنعت (احمدیہ ٹیکنیکل انسٹی ٹیوٹ)

زیر انتظام مجلس خدام الاحمدیہ بھارت

ہندوستان کے جملہ خدام کی اطلاع کے لئے اعلان ہے کہ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نوجوانوں کو روزگار مہیا کرنے کے لئے مجلس خدام الاحمدیہ بھارت کے زیر اہتمام قادیان دارالامان میں ایک ٹیکنیکل انسٹی ٹیوٹ کے قیام کی منظوری از راہ شفقت مرحمت فرمائی ہے جو کہ ’’دارالصنعت‘‘ کے نام سے شروع کیا جا رہا ہے۔ اس انسٹی ٹیوٹ کی بلڈنگ کی تعمیر کا کام مکمل ہو چکا ہے۔ الحمدللہ

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد کے مطابق اس انسٹی ٹیوٹ میں شروعاتی طور پر Tough Tile, Plumbering, Auto Mechanic, Auto Wiring, Welding اور Marble Fitting کے کام سکھائے جانے ہیں۔ انشاء اللہ

(۱) لہٰذا ایسے افراد جن کو ان کاموں کا تجربہ ہے اور خدمت کے خواہش مند ہیں وہ اپنی درخواستیں مع کوائف وسندات کی مصدقہ نقول بمعرفت صدر جماعت/قائد مجلس خدام الاحمدیہ مورخہ ۳۱/جنوری ۲۰۰۹ء تک دفتر خدام الاحمدیہ بھارت کو ارسال کریں۔

(۲) ایسے افراد جو اس ٹیکنیکل انسٹی ٹیوٹ (دارالصنعت) میں داخلہ کے خواہش مند ہوں وہ بھی اپنی درخواستیں مع کوائف بمعرفت صدر جماعت/قائد مجلس خدام الاحمدیہ مورخہ ۱۰/فروری ۲۰۰۹ء تک دفتر خدام الاحمدیہ بھارت کو ارسال کریں۔ جزاکم اللہ تعالیٰ احسن الجزاء

مزید معلومات کے لئے دفتر خدام الاحمدیہ بھارت سے بذریعہ فون، فیکس یا ڈاک رابطہ کریں۔

Sadr Majlis Khuddamul Ahmadiyya, Bharat

Aiwan-e- Khidmat, Qadian-143516 Distt. Gurdaspur, Punjab

Ph:01872-222900,220139 Mob: 09878047444, 09463226023

نوٹ: صدر جماعت، قائدین مجالس، مبلغین کرام سے اس تعلق میں خصوصی تعاون کی درخواست ہے کہ وہ ایسے افراد کو جو مندرجہ بالا شرائط پر پورا اترتے ہیں، خدمت کی تحریک کریں۔ بے روزگار نوجوانوں کو خصوصی طور پر تیار کر کے مرکز بھجوائیں تا کہ ان کو ان کی صلاحیت کے مطابق ہنر سکھایا جا سکے۔ جزاکم اللہ

(صدر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت)

سال ۲۰۰۹ء میں تبلیغی و تربیتی جلسے

جملہ امراء کرام، صدر صاحبان، مبلغین، معلمین کرام سے گذارش ہے کہ درج ذیل تفصیل کے مطابق اپنی اپنی جماعتوں میں شایان شان جلسے منعقد کر کے اس کی رپورٹیں نظارت ہذا میں بھجوائیں۔

☆......جلسہ یوم مصلح موعودؓ ۲۰/فروری بروز جمعۃ المبارک
☆......جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم ۱۰/مارچ بروز منگل
☆......جلسہ یوم مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ۲۳/مارچ بروز پیر
☆......جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم ۳/مئی بروز اتوار
☆......جلسہ یوم خلافت ۲۷/مئی بروز بدھ
☆......جلسہ ہفتہ قرآن مجید یکم تا ۷/جولائی
☆......جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم ۵/اگست بروز بدھ
☆......عیدالفطر (چاند دیکھنے پر غالباً ۲۱/ستمبر)
☆......جلسہ پیشوایان مذاہب ۲۷/ستمبر بروز اتوار
☆......عیدالضحیٰ ۲۸/نومبر بروز ہفتہ

نوٹ: جلسہ سالانہ قادیان ماہ دسمبر (تاریخوں کا اعلان بمطابق منظوری حضور انور ہو گا)

(ناظر اصلاح و ارشاد قادیان)

کیلنڈر ۲۰۰۹ء کی اشاعت

نظارت نشر و اشاعت صدر انجمن احمدیہ قادیان نے امسال صد سالہ خلافت جوبلی کے پیش نظر سال ۲۰۰۹/۱۳۸۸ ہجری شمسی کا بہت ہی دیدہ زیب کیلنڈر شائع کیا ہے۔ اس کیلنڈر میں نہایت ہی عمدہ اور خوبصورت تصاویر حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور پانچوں خلفاء عظام کی بڑے سائز میں شائع کی گئی ہیں اور کیلنڈر Lamination کیا گیا ہے تا سال بھر استعمال کرنے کے بعد ان تصاویر کو فریم کر کے احباب اپنے گھروں میں لگا سکیں۔ اس کیلنڈر کی رعائتی قیمت 35 روپئے رکھی گئی ہے۔ جماعتیں اور احباب جلد آرڈر بھجوا دیں۔ آرڈر کے ساتھ ہی رقم بھی ارسال کریں۔ آرڈر موصول ہونے پر کیلنڈر بھجوا دیئے جائیں گے۔ (ناظر نشر و اشاعت قادیان)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اعلیٰ وارفع شان

غیر مسلم دانشوروں کی نظر میں

.......................(شیخ مجاہد احمد شاستری اُستاذ جامعہ احمدیہ قادیان)........................

بنی نوع انسان میں سب سے عظیم ہستی اگرکسی انسان کی ہے، اور اگرکسی انسان نے تاریخ انسانیت میں انسانی تمدّن پرسب سے گہرا اثر ڈالا ہے تو وہ ہے سرور کائنات فخر موجودات حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات گرامی۔ مذہبی تاریخ کا ہر طالب علم اس امر کو اچھی طرح جانتا ہے کہ اگر تمام انبیاء علیہم السلام میں سب سے زیادہ صحیح سیرت وسوانح اور مستند تاریخ کسی نبی کی معلوم ہے تو وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہی ہیں۔ بدقسمتی یہ ہے کہ تمام انبیاء میں سب سے زیادہ اعتراضات بھی آپؐ پر ہی ہوئے ہیں۔ خدائے تعالیٰ کا اس پاک نبی سے یہ وعدہ ہے کہ وہ اُسے دشمنوں سے محفوظ رکھے گا۔ یہ معترضین جو دشمنی اور بغض سے حیلے بہانے کر کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مقدس شخصیت کو داغدار کرنا چاہتے ہیں، ان کے اعتراضات کی غرض اصلیت اور حقیقت حال کو جاننا نہیں ہوتا بلکہ وہ صرف اور صرف بُغض اور عناد وتعصب کی عینک اپنی آنکھوں میں لگا کر اپنے بیہودہ اور بے بنیاد الزامات کے ذریعہ بانیٔ اسلام اور اسلام کی مقدس تعلیم کو بدنام کرنا چاہتے ہیں۔

اسلام کی ابتداء سے لیکر آج تک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت پر اعتراضات کرنے والوں کے ساتھ بہت سے ایسے لوگ بھی پیدا ہوئے ہیں جنہوں نے سچے دل سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سچائی کو مانا ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کا مطالعہ کر کے سچائی کو بنی نوع انسان کے سامنے پیش کیا ہے۔ بظاہر یہ طبقہ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سچائی کا قائل ہے بہت ہی قلیل اور محدود ہے مگر سچائی یہ ہے کہ چراغ بظاہر کتنا ہی معمولی ہو وہ رات کو روشن کر ہی دیتا ہے۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ ایسے غیر مسلم حضرات جنہوں نے بانیٔ اسلام اور اسلام کی مدح میں سچائی کو بیان کیا ہے اُن کی تحریروں کو عوام کے سامنے بار بار پیش کیا جائے۔ یہ تحریریں مذہبی دنیا کے اندھیرے میں روشنی کے وہ چراغ ہیں جن کے ذریعہ بہت سے لوگ سچائی کو پاسکتے ہیں۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مدح میں بیان فرمودہ ہندو مصنفوں کی شائع شدہ تحریروں کو اسی غرض سے جمع کیا گیا ہے تا وہ لوگ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر اعتراضات کرتے ہیں وہ سچائی کا آئینہ دیکھیں۔ یہ ہندو مصنفین دانشور اور تعلیم یافتہ ہیں اور یونیورسٹیوں کے پروفیسر اور کئی کئی کتابوں کے مصنف ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان تحریرات کے ذریعہ ناواقف لوگوں کو صحیح راستہ دکھائے۔ آمین۔

اصل کتب بزبان ہندی میں ہیں ان کا اُردو ترجمہ خاکسار نے کیا ہے۔

☆......(۱) ڈاکٹر ایم اے شری واستو اپنی کتاب حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور بھارتیہ دھرم گرنتھ'' ناشر مدھور سندیش سنگم۔ جامعہ نگر نئی دہلی کے دیباچہ میں بانی اسلام حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور اسلامی عقائد کی درستی کے متعلق بڑی وضاحت سے بیان کرتے ہیں۔ حقیقتاً یہ ساری کتاب ہی پڑھنے کے لائق ہے۔ دیباچہ کے کچھ اہم حوالجات کا ترجمہ قارئین کی خدمت میں پیش ہے۔

ترجمہ: (ناقل): ''اوتار'' کا مطلب ہرگز یہ نہیں ہے کہ خدا تعالیٰ خود زمین پر مجسم ہو کر آتا ہے بلکہ سچائی یہ ہے کہ وہ اپنے پیغمبر اور اوتار بھیجتا ہے۔ اُس نے انسانوں کی فلاح، نجات اور راہِ راست کو دکھانے کے لئے اپنے اوتار پیغمبر اور رسول بھیجے۔ یہ سلسلہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر ختم کر دیا گیا۔'' (صفحہ ۵)

اسی طرح مزید لکھتے ہیں:

''حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اُس وقت بھیجے گئے، جب حضرت عیسیٰ مسیح (علیہ السلام) کو آئے ہوئے پانچ سو سے زیادہ عرصہ گزر چکا تھا۔ نبوت کی تعلیم ختم یا بگڑ چکی تھی۔ سناتن دھرم پر لادینیت چھا گئی تھی، خدا تعالیٰ کا ڈر اور خوف ختم ہو چکا تھا۔ انسان اپنے پیدا کرنے والے کو بھولا ہوا تھا۔ اُس نے کئی خدا بنا ڈالے اور اپنی حالت اتنی گری ہوئی بنا ڈالی کہ پیڑ، پہاڑ، آگ، پانی، ہوا، زمین، چاند، سورج وغیرہ چیزوں کی عبادت کرنے میں مشغول ہو گیا۔

ان مشکل اور متضاد حالات میں حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کا ظہور ہوا۔ آپؐ نے اللہ کے پیغمبر کے طور پر عظیم اور محیر العقول انقلاب کر دکھایا۔ آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کوئی نیا مذہب لیکر نہیں آئے تھے بلکہ بنی نوع انسان کی ابتداء سے چلے آرہے سناتن دھرم (اسلام) میں آئی خرابیوں اور برائیوں کو دور کر کے اُسے اصل روپ میں پیش کیا۔ آپ نے انسانوں کو اُن کی اصل حیثیت بتائی اور اُن کے غلط عقائد کا قلع قمع کیا۔ آپؐ نے بتایا کہ انسان کا خدا صرف ایک ہے۔ اُس کا کوئی روپ وشکل نہیں ہے۔ انسان کو اُسی کی غلامی اپنانی چاہئے اُسی کی ہی عبادت کرنی چاہئے۔''

''زندگی کے آسان، بامراد اور کامیاب سفر کے لئے اللہ کے آخری پیغمبر اور اوتار حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ پیش کی گئی تعلیم کو اپنایا جائے اور آپؐ کے بنائے ہوئے راستہ پر چلا جائے، تبھی مابعد زندگی کو بھی کامیاب بنایا جاسکتا ہے۔'' (صفحہ ٦)

☆......(۲) پروفیسر کے ایس راما کرشنا راؤ سابق صدر شعبہ فلاسفی راجکیسی کنیا ودیالیہ میسور (کرناٹک) اپنی کتاب ''اسلام کے پیغمبر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم'' ناشر مدھور سندیش سنگم نئی دہلی میں تحریر کرتے ہیں کہ:

''محمد کے معنی ہوتے ہیں جس کی سب سے زیادہ تعریف کی گئی ہو'' میری نظر میں آپؐ عرب کے سپوتوں میں انتہائی ذہین وفہیم اور سب سے زیادہ عقل ودانش والے آدمی ہیں۔ کیا آپ سے پہلے اور کیا آپ سے بعد، اس لال ریتیلیا نہائی دشوار ریگستان میں پیدا ہوئے سبھی شاعروں اور راجاؤں کی نسبت آپ کا اثر انتہائی وسیع ہے۔

جب آپ پیدا ہوئے تو عرب کا جزیرہ صرف ایک بنجر ریگستان تھا۔ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی طاقتور روح نے اس بنجر دنیا میں ایک نئی دنیا کو آباد کیا، ایک نئی زندگی کا، ایک نئی تہذیب وتمدن کا۔ آپؐ کے ذریعہ ایک ایسی نئی حکومت کا قیام ہوا جو مراکش سے لیکر انڈیز تک پھیلا اور جس نے تینوں براعظموں ایشیاء، افریقہ اور یورپ کے خیالات اور زندگی پر اپنا غیر متناہی اثر ڈالا۔'' (صفحہ ۵)

اسی طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تاریخی حیثیت کے بارے میں مصنف تحریر کرتے ہیں:

''پیغمبر محمد ایک ایسے عظیم تاریخی انسان ہیں جن کی زندگی کے ایک ایک واقعہ کو بڑی صحت کے ساتھ بالکل صحیح صورت میں باریک سے باریک تفصیل کے ساتھ آنے والی نسلوں کے لئے محفوظ کر لیا گیا ہے اُن کی زندگی اور اُن کے کارنامے راز کے پردوں میں چھپے ہوئے نہیں ہیں۔ اُن کے بارے میں صحیح صحیح جانکاری (معلومات) حاصل کرنے کے لئے کسی کو سر کھپانے اور بھٹکنے کی ضرورت نہیں۔ سچائی کے موتی حاصل کرنے کے لئے ڈھیر ساری راکھ سے بھوسا اڑا کر کچھ دانے حاصل کرنے جیسی محنت شاقہ کی ضرورت نہیں ہے۔'' (صفحہ ۷-۸)

پھر یہی مصنف ''اسلام - سارے عالم کے لئے ایک مشعل نور'' کے عنوان کے تحت لکھتا ہے:

''اسلام کے پیغمبر مشاورتی نظام حکومت کو اس کے اعلیٰ رنگ میں قائم کیا۔ خلیفہ عمر اور خلیفہ علی (پیغمبر اسلام کے داماد) خلیفہ منصور، عباسی (مامون کے بیٹے) اور کئی دوسرے خلیفہ اور مسلم سلطانوں کو ایک عام آدمی کی طرح اسلامی عدالتوں میں جج کے سامنے پیش ہونا پڑا۔ ہم سب جانتے ہیں کہ کالے نیگرو لوگوں کے ساتھ آج بھی ''مہذب'' سفید رنگ والے کیسا سلوک کرتے ہیں؟ پھر آپ آج سے چودہ صدیوں قبل اسلام کے پیغمبر کے وقت کے کالے نیگرو بلال کے بارے میں اندازہ کیجئے۔ اسلام کے ابتدائی دور میں نماز کے لئے اذان دینے کی خدمت کو انتہائی اعزاز اور معزز امر سمجھا جاتا تھا اور یہ اعزاز اس غلام نیگرو کو عطا کیا گیا۔ فتح مکّہ کے بعد اُن کو حکم دیا گیا کہ نماز کے لئے اذان دیں اور یہ کالے رنگ اور موٹے ہونٹوں والا نیگرو غلام اسلامی دنیا کی سب سے مقدس اور تاریخی عمارت کعبہ پاک کی چھت پر اذان دینے کے لئے چڑھ گیا۔''

یہی مصنف ''عظیم انقلاب'' کے عنوان کے تحت لکھتے ہیں کہ:

''پیغمبرِ اسلام دلوں میں ایسی زبردست تبدیلی پیدا کرنے میں کامیاب ہوگئے کہ سب سے مقدس اور معزز سمجھے جانے والے عرب خاندانوں کے لوگوں نے بھی اس نیگرو غلام کی شریک حیات بنانے کے لئے اپنی بیٹیوں سے شادی کے پیغام دیئے۔ اسلام کے دوسرے خلیفہ اور مسلمانوں کے امیر (سردار) جو تاریخ میں عظیم عمر (فاروق اعظم) کے نام سے مشہور ہیں۔ اس نیگرو کو دیکھتے ہی فوراً کھڑے ہو جاتے اور ان لفظوں میں اُن کا استقبال کرتے، ہمارے بڑے، ہمارے سردار آگئے۔ زمین پر اُس وقت سب سے زیادہ فخر کرنے والی قوم عرب میں قرآن اور پیغمبر اسلام نے کتنا عظیم انقلاب کر دیا تھا۔'' (صفحہ ۱۵)

''بے داغ اخلاق'' کے عنوان کے تحت مصنف لکھتا ہے کہ:

''تاریخی دستاویز ثبوت ہیں اس بات کا کہ کیا دوست، کیا دشمن، حضرت محمدؐ کے سبھی ہم عصر لوگوں نے زندگی کے سبھی معاملوں میں، سبھی حصوں میں پیغمبر اسلام کے اعلیٰ اخلاق، آپ کی بے داغ ایمانداری، آپ کے عظیم اخلاقی نمونے اور آپ کی بے لوث پاکیزگی اور ہر شک سے پاک آپ پر یقین کو قبول کیا ہے۔ یہاں تک کہ یہودی اور وہ لوگ جن کو آپ کے پیغام پر یقین نہیں تھا، وہ بھی آپ کو اپنے جھگڑے میں پنچ یا ثالث بناتے تھے، کیونکہ اُنہیں آپؐ کے فیصلہ پر پورا یقین تھا۔'' (صفحہ ۱۸)

☆......(۳) راجیند رنارائن لال صاحب ایم اے تاریخ بنارس ہندو یونیورسٹی اپنی کتاب ''اسلام ایک سوَیَں سِدھا ایشوریہ جیون ویوستھا'' یعنی ''اسلام ایک جانچہ پرکھا خدائی نظامِ حیات'' ناشر ساہتیہ سوربھ ۱۷۸۱، حوض سوئیوالان نئی دہلی میں لکھتے ہیں:

''موازنہ مذاہب اور تجزیہ کے اصول پر میں نے اسلام کو قابل قبول، ساری مشکلات کا حل کرنے والا پایا۔ چاہے یہ مشکلات ذاتی، خاندانی، معاشرتی، حکومتی، اخلاقی، مذہبی، نفسانی، اقتصادی، قومی، بین الاقوامی دنیاوی ہوں یا اُخروی ہوں۔ مختصر کہا جائے تو اسلام ان سب انسانی مشکلات جو تالے کی مانند ہے کے لئے ایک ہی چابی (Master Key) ہے..... اگر کوئی بھی آدمی اسلام کو خالص دل اور تعصب سے پاک ہو کر سمجھنے کی کوشش کرے تو وہ بلاشبہ اس نتیجہ پر

پہنچے گا کہ اسلام ایک جانچا پرکھا خدائی نظامِ حیات ہے اسلام سے قبل کے عرب سراپا گناہوں میں ڈوبے ہوئے تھے۔ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اسلام کی تعلیم کے ذریعہ انتہائی قلیل وقت میں مجسم مذہبی اور انسانیت کے لئے قابل نمونہ بنادیا۔ کسی بھی جنسی خواہشات میں ڈوبے، لالچی، غاصب، زانی، جواری، جھگڑالو، شرابی، چور اور توہم پرست قوم کا اُسی نسل میں دل تبدیل کر دینا ایک ایسا معجزہ ہے، جس کی مثال تاریخ میں دوسری نہیں ہے۔" (صفحہ ۹)

فتح مکّہ کے متعلق یہی مصنف تحریر کرتے ہیں کہ:

"اسلام سے قبل کی عرب قوم کی اسلام کے ذریعہ جو تبدیلی ہوئی وہ یقیناً اس کا تاریخی پُر جنم (یعنی تناسخ) ہے۔ ویسے تو پُر جنم (ہے عقیدہ) کا خیال تو صرف خیال ہی ہے۔ سب سے عظیم حیرانی کا موضوع تو یہ ہے کہ محمد صاحب کی قیادت میں فتح مکّہ کے وقت ایک بھی آدمی کی جان نہیں گئی اور پیغمبر اور اُن کے ماننے والوں نے اپنے دشمنوں کے اعمال کا بدلہ لئے بنا اُنہیں چھوڑ دیا۔ تاریخ میں جنگ کے بعد فاتح قوم کا مفتوح قوم سے ایسے مجموعی سلوک کی کوئی مثال نہیں ملتی۔" (صفحہ ۲۹-۳۰)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عظیم شخصیت و اعلیٰ اخلاق کے متعلق یہی مصنف تحریر کرتے ہیں کہ:

"محمد صاحب کی سادگی میں نہ تو امیر بیوی سے شادی کے بعد کوئی تبدیلی آئی اور نہ پیغمبر کا منصب ملنے اور عرب کے سب سے بڑے آدمی بننے کے بعد۔ اُنہوں نے اپنی ساری زندگی انتہائی سادگی سے گزاری۔ وہ کسی تفریق کے بغیر سارے مذاہب اور قوموں پر احسان کرنے والے تھے۔ وہ اتنا صدقہ خیرات کرنے والے تھے کہ قرضہ لیکر بھی دوسروں کی ضرورتیں پوری کرتے تھے۔ اُن میں کسی طرح کی بھی اخلاقی کمزوری نہیں تھی۔ وہ مجسم نیکی، ایمانداری، پاکیزگی، سچائی، رحم اور امن کے پیامبر اور احسان اور صدقہ و خیرات کی علامت تھے۔" (صفحہ ۳۰)

یہی مصنف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں مزید لکھتے ہوئے کہتے ہیں کہ:

"تمام احباب سے محروم اور یتیم کے طور پر پلے۔ ساری زندگی دنیاوی تعلیم سے محروم مگر خدائی علم سے منوّر، مظالم کو سہتے ہوئے ظالموں کے لئے بھی دعا مانگتے ہوئے اور انتہائی سخت حالات میں خدا تعالیٰ سے حکم پاکر دفاعی لڑائی کرتے ہوئے مکمل غلبہ حاصل کر لینے کے بعد اپنے اوپر اور اپنی پیروی کرنے والوں پر انتہائی مظالم ڈھانے والوں کو کلیۃً معافی سے اور اپنی زندگی میں ہی راکشس (شیطان) کہلانے کے لائق عربوں کو فرشتہ صفت بنا دینے سے اور اُن کے بعد ایک صدی کے اندر دنیا کے عظیم حصہ پر اسلام کے قائم ہو جانے سے اور آج سے سب سے زیادہ مقبول عام عالمی مذہب ہونے سے محمد صاحب اور اسلام کی طاقت خود بخود ثابت ہے۔" (صفحہ ۳۱)

راجیندر لال جی نے اپنی اس بیش قیمتی کتاب میں اسلام پر لگائے جانے والے اعتراضوں کا بھی بخوبی تجزیہ کیا ہے اور دنیا کے سامنے حقیقت پیش کرنے کی ہمت کی ہے۔ اسلام پر ایک الزام یہ لگایا جاتا ہے کہ اسلام تلوار کے زور سے پھیلا ہے۔ راجیندر لال جی اپنی کتاب مندرجہ بالا میں صفحہ ۴۰ پر "کیا اسلام تلوار کے ذریعہ پھیلا؟" کے عنوان کے تحت لکھتے ہیں کہ:

"دنیا کے سارے مذاہب میں اسلام کی ایک خوبی یہ بھی ہے کہ اس کے خلاف جتنا بیہودہ پروپگنڈہ ہوا کسی اور مذہب کے خلاف نہیں ہوا۔ سب سے پہلے تو سرور کائنات افضل الانبیاء محمد صاحب کی قوم قریش نے ہی اسلام کی مخالفت کی اور دیگر کئی ذرائع کے ساتھ غلط بیانی اور جھوٹے پروپگنڈے اور ظلم کا سہارا لیا۔ یہی اسلام کی ایک خوبی ہے کہ اس کے خلاف جتنی تبلیغ ہوئی اُتنا ہی پھیلتا اور ترقی کرتا گیا۔ اسلام کے خلاف جتنے بھی پروپگنڈے کئے گئے ہیں اور کئے جاتے ہیں اُن میں سب سے بڑا الزام یہ ہے کہ اسلام تلوار کے زور سے پھیلا، اگر ایسا نہ ہوتا تو دنیا میں اتنے مذاہب کی موجودگی میں اسلام معجزانہ طور پر دنیا میں کیسے پھیل گیا؟

اس اعتراض کا مختصر جواب تو یہ ہے کہ جس زمانہ میں اسلام کا طلوع ہوا اُن مذاہب کے اخلاق سے گرے ہوئے ماننے والوں نے مذہب کو بھی خراب کر دیا تھا۔ چنانچہ انسانوں کی نجات کے لئے خدا تعالیٰ کی مرضی کے ذریعہ اسلام کامیاب ہوا اور دنیا میں پھیلا، تاریخ اس کی گواہ ہے۔"

مصنف مکّہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر کئے جانے والے مظالم اور ہجرت کا تذکرہ کرنے کے بعد لکھتا ہے کہ:

"یہ ہے اسلام کے ۱۳ سالوں کی تاریخ۔ پھر یہ معاملہ ماننے میں کون سی منطق آڑے آتی ہے کہ اسلام اپنی صداقت اور اخلاقیات کی طاقت اور محمد صاحب کے عظیم شخصیت کی طاقت سے پھیلا۔ جنگ تو دشمنوں نے آپ پر لادی تھی۔ جس طرح حفاظت کے لئے ہجرت کرنی پڑی تھی اُسی طرح حفاظت کے لئے جنگ کے لئے بھی مجبور ہونا پڑا۔ محمد صاحب اور مسلمانوں کے ملک سے ہجرت کے بعد بھی مکّہ کے واسیوں کی دشمنی کم نہ ہوئی۔ اُنہوں نے مدینہ پر حملہ کرنا شروع کر دیا۔ اسی حالت میں خدا تعالیٰ کی طرف سے مسلمانوں کو حفاظت کے لئے جہاد کی اجازت ملی۔ اسلام کے مخالف الزام لگاتے ہیں کہ محمد صاحب کا انقلاب مکّہ میں مکمل طور سے پُر امن تھا۔ مگر مدینہ میں اُنہیں طاقت ملی تو اُنہوں نے اپنی پالیسی تبدیل کر لی۔ یہ کتنا ظالمانہ الزام ہے؟ کیا ان حالات میں بھی محمد صاحب کو مسلمانوں سے کہنا چاہئے تھا کہ "اپنی اور مذہب کی حفاظت مت کرو گردنیں کٹوا دو؟" خود حفاظتی جنگ کس مذہب اور کس سیاست میں منع ہے؟ رام چندر جی نے تو اہلیہ کے لئے اور کرشن جی نے زمین کے لئے جنگ کی۔ رام چندر جی کی لڑائی سے ملک اور قوم کو کون سی بھلائی ہوئی؟ کرشن جی کے جنگ کے نتیجہ میں اُن کے رشتے داروں اور ارجن کے خاندان کا قتل عام ہو گیا اور ملک کی طاقت کمزور ہو گئی۔ محمد صاحب کی جنگ کے ذریعہ اُن کی قوم کے بہت تھوڑے لوگ مارے گئے۔ فتح مکّہ کے وقت محمد صاحب نے اپنے ۲۱ سال کے دشمنوں کو جن میں بڑے بڑے دشمن بھی تھے معاف کر دیا۔ قوم بھی محفوظ رہ گئی، اسلام بھی قائم ہو گیا، اور قبیلوں قبیلوں میں بٹا ہوا ملک اسلام کے نظام میں بندھ کر مضبوط ہو گیا۔" (صفحہ ۴۲)

"اسلام کو تلوار کی طاقت سے پھیلنے والا بتانے والے اس امر سے بھی واقف ہونگے کہ عرب مسلمانوں کو غیر مسلم فاتح تاتاریوں نے فتح کرلیا اور فاتح تاتاریوں نے فتح کے بعد مفتوح عربوں کا اسلامی مذہب خود ہی قبول کرلیا تھا۔ ایسی عجیب بات کیسے ہو گئی؟ تلوار کی طاقت تو فاتحوں کے پاس تھی وہ اسلام سے مفتوح کیوں ہو گئے؟ اسلام کے معجزانہ رنگ میں پھیلنے پر الزام لگانے والوں کے پاس اس کا کیا جواب ہے؟"

"اسلام پر جبراً مذہب تبدیل کرنے کا الزام لگانے والے اس تاریخی امر کو بھی نظر میں رکھیں کہ میکسیکو میں عیسائیوں کے ذریعہ لاکھوں غیر عیسائی مارے گئے اور اپنی جائے پیدائش کی زمین سے بدھ مذہب کا خاتمہ خود بخود ہو گیا تھا بلکہ برہمن "پُشیہ متر گن" کے ذریعہ بودھوں پر انتہائی مظالم بھی کئے گئے تھے۔" (صفحہ ۴۳)

☆......(۴) مشہور تاریخ دان ڈاکٹر بشمبھر ناتھ پانڈے صاحب اپنی مشہور کتاب "پیغمبر محمد قرآن اور حدیث اسلامی درشن" ناشر گاندھی سمرتی اور درشن سمیتی۔ ۳۰ جنوری مارگ نئی دہلی میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں لکھتے ہیں کہ:

"اسلام کے پیغمبر حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی گنتی دنیا کی عظیم شخصیتوں میں کی جاتی ہے۔ وہ ایک اونچے خاندان میں پیدا ہوئے اور اپنی وفات سے قبل سارے عرب کے بادشاہ تھے۔ سالوں کی عبادت، لمبے لمبے روزے اور تنہائی میں دن گزارنے کے بعد عرب کی اُس زمانے کی گری ہوئی حالت میں خدا نے اُنہیں اُن کے ملک اور دنیا کی بھلائی کا راستہ دکھایا۔ اپنے مذہب کی تبلیغ شروع کرنے کے وقت وہ ۴۰ برس کے تھے اور ۶۳ برس کی عمر میں وہ اس دنیا سے انتقال کر گئے۔" (دیباچہ صفحہ ۱)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قوت قدسیہ کی تاثیر بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ:

"محمد صاحب کے انتقال کے سو برس کے اندر اندر عرب کا یہ نیا مذہب چین کی دیوار سے لیکر اٹلانٹک مہاساگر تک، ایشیاء، افریقہ اور یورپ تینوں براعظموں میں پھیل گیا۔ سارا مغربی ایشیاء، شمالی افریقہ اور آدھے یورپ پر عربوں کی حکومت قائم ہو گئی۔ طرح طرح کے علم اور ہنر میں اُن دنوں کے عرب مغربی دنیا کی سب سے بڑی قوم مانے جانے لگے۔ آج دنیا میں پچاس کروڑ سے زیادہ آدمی مذہب اسلام کو ماننے والے ہیں اور دنیا کا کوئی ملک ایسا نہیں ہے جہاں کچھ نہ کچھ لوگ حضرت محمدؐ کی زندگی اور اسلام سے اپنی زندگی کے لئے مذہب کا راستہ اور انسانی بھلائی کا سبق نہ سیکھتے ہوں۔ (دیباچہ صفحہ ۲)

"محمد صاحب کی زندگی اور اُن کی نصیحتوں سے نہ صرف عربوں کی ہی کایا پلٹ ہو گئی بلکہ یورپ اور دنیا کے لئے بھی اسلام علم کی ایک چمکتی ہوئی مشعل ثابت ہوا۔ آج کل کی یورپ کی تہذیب بہت درجے تک اسلام کی ہی دین ہے۔"

اپنی کتاب کے بارے میں پانڈے صاحب لکھتے ہیں کہ:

"قارئین کو اس کتاب میں ایک ایسی عظیم الشان شخصیت کی زندگی کے حالات ملیں گے جس نے کروڑوں انسانوں کی زندگی کو بدل دیا اور اُنہیں جہالت کے اندھیرے سے نکال کر علم کی روشنی میں لاکر کھڑا کر دیا۔ قارئین اس کتاب سے اسلام مذہب کے اُن بنیادی اصولوں کے بارے میں بھی معلومات حاصل کرینگے جنہوں نے اسلام کو "مذہب انسانیت یعنی انسان کے لئے قابل اقتداء مذہب کی شکل دی۔ اس میں شبہ نہیں کہ سب مذہبوں کی عزت اور مذہبی رواداری کے اصول کو محمد صاحب اور اسلام نے بڑے زور دار طریقے سے دنیا کے سامنے رکھا۔ قرآن میں ایک جگہ نہیں بلکہ جگہ جگہ مذہبی آزادی کا نعرہ بلند کیا گیا ہے۔ یہی وجہ ہے اسلام اپنی پیدائش کے سو برس کے اندر اندر اسپین تک پھیل گیا اور اپنے تھوڑے وقت کے اندر سینکڑوں بڑے سے بڑے صوفیاء، فقیروں، فلاسفروں، تاریخ دانوں، سائنسدانوں اور عالموں کو پیدا کرنے والا بنا جن کے احسانوں کے بوجھ سے دنیا دبی ہوئی ہے۔" (دیباچہ کتاب مذکور)

محبت سب کیلئے نفرت کسی سے نہیں

خالص سونے کے زیورات کا مرکز

الفضل جیولرز

الیس اللہ بکاف عبدہ

کاشف جیولرز

چوک یادگار حضرت اماں جان ربوہ

فون 047-6213649

گولبازار ربوہ

047-6215747

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی نوٹ بُک سے

........................(امۃ السلام طاہرہ۔ بنگلور کرناٹک)........................

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے کارناموں کے لحاظ سے اللہ تعالیٰ نے آپ کا ایک نام و مقام ''سلطان القلم'' فرمایا ہے چنانچہ احیاء دین اور اقامتِ شریعت کے لئے آپ کے قلم سے نکلے ہوئے کلمات طیبات متعدد کتب روحانی خزائن کے طور پر محفوظ ہیں اور دنیا اس سے استفادہ کرتی ہے اور کرتی رہے گی۔ ان مستند کتابوں کے علاوہ آپؑ کے کئی کلمات اور طرح سے بھی محفوظ ہیں جو بہر صورت اہم ہیں۔ آپؑ کا ایک ایک جملہ قیمتی خزانہ ہے۔ چنانچہ اس کی اہمیت کے تعلق سے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے کہ:

''حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام خدا تعالیٰ کی طرف سے آئے تھے اور محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا بروز ہو کر آئے تھے۔ اس لئے آپ کے قلم سے نکلا ہوا ایک ایک لفظ دنیا کی ساری کتابوں اور تحریروں سے بیش قیمت ہے۔ اور اگر کبھی یہ سوال پیدا ہو کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تحریر کی ہوئی ایک سطر محفوظ رکھی جائے یا سلسلہ کے سارے مصنفین کی کتابیں۔ تو مَیں کہوں گا۔ آپؑ کی ایک سطر کے مقابلے میں یہ ساری کتابیں مٹی کا تیل ڈال کر جلا دینا گوارا کروں گا مگر اس سطر کو محفوظ رکھنے کے لئے اپنی انتہائی کوشش صَرف کروں گا۔ ہماری کتابیں کیا ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جو کچھ تحریر فرمایا ہے اُس کی تشریحیں ہیں۔'' (رپورٹ مجلس مشاورت ۱۹۲۵ء صفحہ ۳۹)

چنانچہ اس مضمون کے چند منتشر کلمات حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے پیش کئے جا رہے ہیں۔ جو آپؑ کی نوٹ بُک یا ڈائری یا اس قسم کی تحریروں میں سے ہیں۔ حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکیؓ کی روایت ہے کہ:

''ایک دفعہ حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ نے ایک مجلس میں جس میں خاکسار بھی موجود تھا بیان فرمایا کہ ایک دن میرے دل میں یہ خواہش پیدا ہوئی کہ مَیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نوٹ بُک دیکھوں کہ اس میں کس قسم کی باتیں نوٹ کی گئی ہیں چنانچہ میں نے باوجود حضرت اقدس کے احترام کے حضور سے اس بات کی درخواست کردی کہ مَیں حضور کی نوٹ بُک دیکھنا چاہتا ہوں۔ حضور نے بلا تامّل اپنی نوٹ بُک بھجوادی۔ جب مَیں نے اُسے ملاحظہ کیا تو اس کے پہلے ہی صفحہ پر اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ وَلَاالضَّآلِّیْن۔ کی دُعا لکھ کر اس کے نیچے حضور نے یہ نوٹ دیا ہوا تھا کہ اے میرے خدا تو مجھ پر راضی ہو جا اور راضی ہونے کے بعد پھر کبھی بھی مجھ پر ناراض نہ ہونا۔ (حیات قدسی حصہ سوئم صفحہ ۹۹)

نوٹ بُک کے تعلق سے حضرت صاحبزادہ مرزا محمود احمد صاحب (خلیفۃ المسیح الثانیؓ) نے اپنی تقریر جلسہ سالانہ فرمودہ ۱۹۱۱ء میں یہ فرمایا کہ:

''ایک بات حضرت اقدس کی مجھے یاد آگئی آپ لوگوں کا حق ہے کہ آپ کو سنائی جائے۔ کیونکہ اگرچہ میرا حضرت سے دوہرا یعنی جسمانی بھی اور روحانی بھی تعلق ہے مگر روحانی لحاظ سے آپ بھی اُن کے بیٹے ہیں۔ آپ کی نوٹ بُک مَیں نے دیکھی آپ کا معمول تھا کہ جب کوئی پاک خیال پاک جذبہ دِل میں اُٹھتا تو آپ لکھ لیتے۔ اس نوٹ بُک میں خدا کو مخاطب کر کے لکھا ہے۔

''او میرے مولیٰ میرے پیارے مالک میرے محبوب میرے معشوق خدا! دنیا کہتی ہے تو کافر ہے مگر کیا تجھ سے پیارا مجھے کوئی اور مِل سکتا ہے اگر ہو تو اس کی خاطر تجھے چھوڑ دوں لیکن مَیں تو دیکھتا ہوں کہ جب لوگ دنیا سے غافل ہو جاتے ہیں۔ جب میرے دوستوں اور دشمنوں کو علم تک نہیں ہوتا کہ مَیں کس حال میں ہوں اس وقت تو مجھے جگاتا ہے اور محبت سے پیار سے فرماتا ہے کہ غم نہ کھا مَیں تیرے ساتھ ہوں تو پھر اَے میرے مولیٰ یہ کس طرح ممکن ہے کہ اس احسان کے ہوتے پھر مَیں تجھے چھوڑ دوں۔ ہرگز نہیں۔ ہرگز نہیں۔'' (مدارج التقویٰ صفحہ ۱۲ طبع اوّل تفسیر کبیر جلد نہم صفحہ ۸۲ مطبوعہ لندن)

حضرت مولوی عبداللہ بوتالوی رضی اللہ عنہ اور حضرت امۃ الرحمٰن رضی اللہ عنہا کی روایت کے مطابق حضرت اقدس نے اپنی ایک خلوت کے وقت یونہی ایک پُرزہ کاغذ پر آنکھیں بند کر کے یہ تحریر فرمایا:

''انسان کو چاہئے کہ ہر وقت خدا تعالیٰ سے ڈرتا رہے اور پنجوقت اس کے حضور دُعا کرتا رہے۔''

(الحکم ۲۸ جون۔ ۷ جولائی ۱۹۳۹ء صفحہ ۲ کالم ۳)

حضرت اقدس سلطان القلم مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کا مطالعہ کرتے وقت ''براہین احمدیہ حصّہ پنجم اور پیغام صلح'' بھی آتی ہیں ان کتب کے آخر میں کچھ نوٹس حضور علیہ السلام کے پائے جاتے ہیں جس میں لکھا ہے کہ:

ذیل میں متفرق یادداشتیں دی جاتی ہیں جو حضرت اقدسؑ نے اس مضمون کے متعلق لکھی تھیں اور آپ کے مسودات سے دستیاب ہوئیں۔

یادداشتوں کے نوٹس میں سے ایک نوٹ یہ بھی تحریر فرمایا ہے کہ:

''اے بندگان خدا آپ لوگ جانتے ہیں کہ جب امساک باراں ہوتا ہے اور ایک مدّت تک مینہہ نہیں برستا تو اس کا آخری نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ کوئیں بھی خُشک ہونے شروع ہو جاتے ہیں۔ پس جس طرح جسمانی طور پر آسمانی پانی بھی زمین کے پانیوں میں جوش پیدا کرتا ہے۔ اُسی طرح روحانی طور پر جو آسمانی پانی ہے۔ (یعنی خدا کی وحی) وہی سِفلی عقلوں کو تازگی بخشتا ہے۔ سو یہ زمانہ بھی اس روحانی پانی کا محتاج تھا۔

مَیں اپنے دعوے کی نسبت اس قدر بیان کرنا ضروری سمجھتا ہوں کہ مَیں عین ضرورت کے وقت خدا کی طرف سے بھیجا گیا ہوں جبکہ اس زمانہ میں بہتوں نے یہود کا رنگ پکڑا اور نہ صرف تقویٰ اور طہارت کو چھوڑا بلکہ ان یہود کی طرح جو حضرت عیسیٰؑ کے وقت میں تھے سچائی کے دشمن ہو گئے تب بالمقابل خدا نے میرا نام مسیح رکھ دیا۔ نہ صرف یہ ہے کہ مَیں اِس زمانہ کے لوگوں کو اپنی طرف بلاتا ہوں بلکہ خود زمانے نے مجھے بلایا۔''

(یادداشتیں براہین احمدیہ/پیغام صلح حصہ پنجم صفحہ ۱۱)

حضرت اقدس مسیح پاک علیہ السلام کے یہ کلمات بیش قیمت ہیرے اور جواہرات اور موتی ہیں۔ یہ وہ دَولت ہے جس کے بارہ میں آپ کے آقا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے آج سے پندرہ سو سال قبل ہی فرما دیا تھا کہ امام مہدی دولت لُٹائے گا۔ جیسا کہ آپؑ نے فرمایا کہ:

وہ خزائن جو ہزاروں سال سے مدفون تھے
مَیں وہ دیتا ہوں اگر کوئی ملے اُمیدوار

یہ بات بالکل سچ ثابت ہو رہی ہے۔

اِمروز قوم من نہ شناسد مقامِ مَن
روزے بگریہ یادکند وقتِ خوشترم

(والحمدللہ رب العالمین)

☆☆☆☆☆☆☆

تصحیح اور معذرت: بدر خلافت احمدیہ صد سالہ جوبلی نمبر مورخہ ۱۸-۲۵/دسمبر میں صفحہ ۲۰۵ میں درویشان کی فہرست میں مکرم ومحترم مولانا محمد یوسف صاحب فاضل درویش سابق استاذ حدیث مدرسہ احمدیہ قادیان کا نام سہواً چھوٹ گیا ہے۔ ادارہ اس غلطی پر معذرت خواہ ہے۔ احباب اس کی تصحیح فرمالیں۔ اللہ تعالیٰ محترم مولانا صاحب کو صحت وسلامتی والی لمبی عمر عطا فرمائے۔ آمین (ادارہ)

اعلان نکاح

مورخہ ۱۵/جنوری ۲۰۰۹ء بروز جمعرات بعد نماز مغرب مسجد مبارک میں مکرم مولانا منیر احمد صاحب خادم ایڈیشنل ناظر تعلیم القرآن وقفِ عارضی وصدر مجلس انصار اللہ بھارت نے عزیزہ سیدہ امۃ الحئی بنت مکرم سید فیروز الدین صاحب کا نکاح مکرم سید شارق احمد صاحب پی ایچ ڈی دہلی ابن مکرم سید محمد عثمان صاحب مرحوم کے ساتھ مبلغ ایک لاکھ روپے حق مہر پر پڑھایا۔ عزیزہ سیدہ امۃ الحئی مکرم مولوی سید بدرالدین صاحب مرحوم کی پوتی اور محترم مولوی بشیر احمد صاحب خادم درویش مرحوم کی نواسی ہے۔ احباب جماعت سے رشتہ کے ہر لحاظ سے بابرکت ہونے کے لئے دُعا کی درخواست ہے۔ (سید نصیر الدین، کارکن دفتر آڈیٹر مرکزی قادیان)

ارشاد نبویؐ

اَلصَّلٰوۃُ عِمَادُ الدِّیْن

(نماز دین کا ستون ہے)

طالب دُعا از: اراکین جماعت احمدیہ ممبئی

آٹو ٹریڈرز

AUTO TRADERS

16 مینگو لین کلکتہ 70001

دکان: 2248-5222

2248-16522243-0794

رہائش:: 2237-0471, 2237-8468

نونیت جیولرز

NAVNEET JEWELLERS

Manufacturers of All Kinds of Gold and Silver Ornaments

الیس اللّٰہ بکافٍ عبدہ' کی دیدہ زیب انگوٹھیاں اور لاکٹ وغیرہ

احمدی احباب کیلئے خاص

خالص سونے اور چاندی کے اعلیٰ زیورات کا مرکز

Main Bazar Qadian (Gsp) Punjab (Ph. 01872-220489, (R) 220233

شریف جیولرز ربوہ

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

خالص سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز

پروپرائیٹر حنیف احمد کامران۔ حاجی شریف احمد ربوہ

00-92-476214750 فون ریلوے روڈ

00-92-476212515 فون اقصیٰ روڈ ربوہ پاکستان

ملکی رپورٹیں

پونچھ میں SSP صاحب کو جماعتی لٹریچر کی پیشکش

مورخہ ۱۵؍جولائی کو SSP صاحب پونچھ کی ٹرانفسر پر ضلع پریذیڈنٹ میونسپلٹی و مجلس انصاراللہ پونچھ کی طرف سے ایک الوداعی پارٹی کا انتظام کیا گیا۔ ہماری جماعت کے افراد نے محترم چوہدری شمس الدین صاحب زونل امیر کی قیادت میں بکثرت شرکت کی۔ اس تقریب میں شہر کے معززین کے علاوہ سیاسی سماجی اور مذہبی لیڈران بھی شامل تھے۔ محترم زونل امیر صاحب نے جماعت کا تعارف کرواتے ہوئے مکرم SSP صاحب کو جماعت کی طرف سے ایک قرآن مجید، ایک شال اور جماعتی لٹریچر کا تحفہ پیش کیا۔ اللہ تعالیٰ ہماری اس حقیر مساعی کو قبول فرمائے اور اس کے بہترین نتائج سامنے لائے۔ (زونل ناظم مجلس انصاراللہ پونچھ)

آٹپاڈی (مہاراشٹرا) میں تربیتی جلسہ

مورخہ ۱۸؍جون کو جماعت احمدیہ آٹپاڈی میں ایک تربیتی جلسہ مکرم دلاوت احمد صاحب انعامدار کی صدارت میں منعقد کیا گیا۔ تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد مکرم نوشاد احمد صاحب اور خاکسار نے تربیتی موضوع پر تقریر کی بعدہٗ طلبہ کو کاپی اور پین نیز حاضرین جلسہ کو شیرینی تقسیم کی گئی۔ دُعا کے ساتھ جلسہ ختم ہوا۔ اللہ تعالیٰ ہماری اس حقیر مساعی کو قبول فرمائے۔ آمین (عارف احمد خان غوری معلم سلسلہ شولاپور)

واقفین عارضی ماہ اگست و ستمبر ۲۰۰۸ء

ماہ اگست ۲۰۰۸ء میں درج ذیل خوش نصیب احباب جماعت کو وقف عارضی کی مبارک تحریک میں حصہ لینے کی توفیق ملی۔ اللہ تعالیٰ ان کے اس عارضی وقف کو قبول فرمائے۔ آمین

مکرم شبیر محمد صاحب جھنڈیاں روپڑ، کرم میاں ولد بھیم خان پٹیالہ، حکومت رائے ولد حکومت دین بڑوا، خوشی محمد ولد مکھن دین صاحب مکھوروڈ فیروزپور، جتیندر ولد من پھول صاحب کرم گڑھ ہریانہ، اشوک خان ولد ظہور خان صاحب برنو ہماچل، سردار علی صاحب ولد یٰسین محمد صاحب بھتو ہماچل، دان محمد ولد لبو خان صاحب بھاکھڑانگل، عزیز الدین ولد سید محمد صاحب چارکوٹ، عزیز الدین ولد سید محمد صاحب چارکوٹ، محمد ذاکر حسین ولد رحیم بخش رامپور کانپور یوپی، محمد مرسلین ولد عبد الطیف صاحب نبی پارہ، شکیل احمد ولد عبد الکریم صاحب نبی پارہ یوپی، نظر محمد شیخ ولد نذیر محمد شیخ صاحب، محمد عارف ولد مختار احمد صاحب کانپور، ہوشیار ولد چند گوکمار صاحب مسعود پور ہریانہ، روشن غوری ولد شماد غوری صاحب، رتنا خاں ولد ریحان خان صاحب ہانسی ہریانہ، فریاد خان ولد شبیر خان صاحب، حبیب خان ولد شریف خان صاحب ہریانہ، علی بہادر ولد جمال الدین پونچھ، عبد الرحمٰن ولد عبد النذیر صاحب پونچھ، ماسٹر محمد بشیر ولد فیروز الدین صاحب پونچھ، عبد الخالق ولد عبد الحیٔ صاحب پونچھ، محمد اشرف ولد عبد الکریم صاحب پونچھ، محمد صادق ولد شاہ محمد راجوری، محمود احمد پرویز ولد محمد حق صاحب کالابن، محمد شبیر ولد محمد اسلم پونچھ، محمد سلیم خان ولد بشیر احمد خان صاحب کنگ مائی پونگا، تاج محمد خان ولد برادر محمد خان دولت پور، تاج محمد خان ولد سردار محمد خان جالندھر، اکبر بھارتی ولد جونو بھارتی ملہوترا راجستھان، نور محمد خان ولد دسیرے خان خانپور راجستھان، فاکر محمد پالن پور، بالا بھائی بھاؤنگر، محمد ناصر خان ولد منصوف خان گجرات، محمد اصغر خان ولد دین محمد گجرات، یوسف بھائی ولد بھگا بھائی گوبند پورا، محمد یعقوب پاشہ ورنگل، محمد محبوب، محمد انکش ولد مقصود علی وینکٹاپور، اظہار الدین ولد محمد شکور صاحب، داؤل ولد اصبرے بلاری، گوسو صاحب ولد تاج الدین صاحب، اکبر پاشا ولد چمن صاحب تلالی گڑگ، شیخ محمد قاسم ولد شیخ طاہر صاحب شنگار پور اڑیسہ، منگل دین ولد مہر چند صاحب پانی پت، رحمٰن خان ولد سبحان خان مکربی بلاری، مولا حسن ولد حسین صاحب کوپل، اللہ بخش ولد قادر صاحب، محمد رفیق ولد محمد جعفر صاحب کرناٹک، محمد قاسم ولد محمد صاحب ککل ڈاڑی، محمد ابراہیم ولد ہمنور صاحب ہبرے میگری، اجمیر خان ولد راجہ صاحب، شریف احمد ولد ہمنور صاحب کوپل، راجہ ولد پیر صاحب، چاند پاشا ولد عبد الرحیم صاحب، محمد رفیق ولد فقیر احمد صاحب، حسین احمد ولد فقیر صاحب، مولا صاحب ولد دارے صاحب۔ (ایڈیشنل ناظر تعلیم القرآن وقفِ عارضی قادیان)

ضروری اعلان

خاکسار ''دور درویشی اور درویش'' کا دوسرا حصہ مرتب کر رہا ہے۔ قارئین سے التماس ہے کہ اگر اس ضمن میں کسی دوست کے علم میں واقعات، مشاہدات، تجربات، آپ بیتی یا جگ بیتی کے حوالہ سے ہوں تو مستند حوالوں کے ساتھ خاکسار کو ارسال کر دیں تا کہ انہیں بھی شامل کتاب کیا جا سکے۔

اسی طرح حضرت مولوی عبد الرحمٰن صاحب جٹؓ اور حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب مرحوم و مغفور کے تعلق سے بھی خاکسار مواد جمع کر رہا ہے تا کہ ان درویشوں کی سوانح ''دور درویشی'' کے حوالہ سے مرتب کر سکے۔

قارئین سے درخواست ہے کہ آپ اس سلسلہ میں اپنے خیالات واقعات و مشاہدات بھی خاکسار کو ارسال کریں، عین نوازش ہوگی۔

(برہان احمد ظفر محلّہ احمدیہ قادیان فون نمبر 09417202657)

ماہِ ستمبر: مکرم محمد مرسلین ولد عبد اللطیف صاحب کانپور، شکیل احمد ولد عبد الشئیم صاحب، نظر محمد ولد نذیر محمد صاحب کانپور، شبیر محمد ولد محمد حنیف صاحب پٹیالہ، دلاور خان ولد کاکا خان صاحب روپڑ، قادر خان ولد پرمجیت خان صاحب روپڑ، لالی خان ولد کور خان ریل ماجرا، راکیش ولد قاری محمد صاحب، حکومت رائے ولد حکم الدین صاحب روپ نگر پنجاب، پروین صاحب، راجندر خان ولد منشی خان صاحب ہریانہ، راجو خان ولد مہر دین خان صاحب سونی پت، فقیر محمد ولد اسماعیل خان گجرات، حنیف بھائی ولد موسیٰ بھائی گجرات، بلا بھائی بھاؤنگر، قاسم بھائی ولد طالب بھائی گجرات، یوسف بھائی ولد بھکا بھائی دودر، محمد ذاکر ولد سیف اللہ صاحب کرناٹک، اکبر پاشا ولد چمن صاحب، محمد اسلام ولد راجہ صاحب، دادا پیر ولد نرابد چترا درگا، تاج الدین ولد دعول صاحب کرناٹک، نظیر احمد صاحب ولد محمد قاسم صاحب، اللہ بخش ولد محبوب صاحب گرگ، عارف محمد ولد ادریس محمد صاحب فتح پور یوپی، محمد ستار ولد عبد الغنی صاحب، کریم بخش ولد مدارو بابا صاحب، مقبول خان ولد محبوب خان صاحب، تنویر احمد ولد سجیل احمد صاحب اترا کھنڈ، شیخ اعجاز ولد شیخ مبارک صاحب اڑیسہ، بشیر الدین ولد نظام الدین، شیخ محمود ولد اسماعیل صاحب، شیخ نصیر الدین ولد عبد البلال، فاضل محمد ولد ناصر محمد، شیخ قاسم ولد جاسم صاحب، شیخ توفیق ولد ممتاز صاحب، روشن خان ولد ناظم خان صاحب، عبد الوحید خان ولد وسیم خان صاحب، علام الدین ولد کریم الدین صاحب، شیخ فیضان ولد محمد اکمل صاحب، محمد ابراہیم ولد محمد اکرام صاحب، غلام احمد ولد گلزار احمد صاحب، غلام احمد ولد گلشن احمد، رحیم خان ولد فاروق احمد صاحب، شیخ عبد المنعم ولد شہباز منعم صاحب، شیخ آزاد ولد شیخ افضال صاحب، شیخ عبد البلال ولد نور الدین صاحب، دیدار احمد ولد شاہد احمد صاحب، شیخ ابراہیم ولد شیخ شاہ جہاں صاحب، بشیر احمد ولد رزاق احمد صاحب، شیخ اسماعیل ولد شیخ محمود صاحب، شیخ غلام احمد ولد گلشن احمد صاحب، ظفر اللہ خان ولد سیف اللہ خان صاحب، نعمت خان ولد محمد عطا صاحب، رحمت خان ولد نعمت خان صاحب، مبارک شیخ ولد احمد شیخ صاحب شولاپور-مہاراشٹر، ریاض شیخ ولد حضرت شیخ صاحب، سلیم احمد شیخ ولد محبوب شیخ صاحب، حسین شیخ ولد امام شیخ صاحب، سید منیر احمد ولد عبد الرشید صاحب، اکبر شیخ ولد رمضان شیخ صاحب۔ (ایڈیشنل ناظر تعلیم القرآن وقفِ عارضی قادیان)

☆☆☆☆☆☆

M/S ALLIA EARTH MOVERS
(EARTH MOVING CONTRACTOR)

Volvo-290, 210, L&T Komatsu PC-300,200.
Tata Hitachi, Ex 200, Ex 70, JCB, Dozer, etc. on Hire basis
Kusambi, Sungra, Salipur, Cuttack - 754221
Tel.: 0671 - 2112266,Mob: 9437078266/ 9437032266/ 9438332026/943738063

JMB RICE MILL (Pvt) Ltd.
Love For All, Hatred For None
AT. TISALPUR. P.O RAHANJA
DIST. BHADRAK, PIN-756111
STD: 06784, Ph: 230088 TIN : 21471503143

2 Bed Rooms Flat
Independant House, All Facilities Available
Attach Toilet/ Bath Rooms/ Kitchen/ Drawing Hall
Area Statement (In Sft.) Ground Floor-936, First Floor-936
at Qadian Near Jalsa Gah
Contact : Deco Builders
Shop No, 16, EMR Complex
Opp.Ramakrishna Studio, Nacharam
Hyderabad-76, (A.P.) INDIA
Ph. 040-27172202
Mob: 09849128919
09848209333
09849051866
09290657807

وقفِ عارضی کی طرف توجہ دیں اس سے تربیت کے بہت سے مسائل حل ہو سکتے ہیں۔

بقیه از صفحه نمبر 2

حضورانور نے فرمایا کہ قرآن کریم نے امن کے قیام کے لئے بعض سنہری اصول ہمیں عطا فرمائے ہیں۔ یہ ایک مانی ہوئی حقیقت ہے کہ لالچ دشمنیوں کو بڑھاتا ہے۔ اس کا اظہار بعض دفعہ سرحدی پھیلاؤ کے ذریعے یا دوسری قوموں کے قدرتی ذخائر پر ناجائز تصرف یا پھر ملکوں کے حکمرانوں پر تسلّط کے ذریعہ دیکھنے میں آتا ہے۔ ان ذرائع سے مظالم وجود میں آتے ہیں چاہے وہ کسی ظالم، مطلق العنان حاکم کے ہاتھ سے ہو رہے ہوں جو عوام کے حقوق پامال کر کے اپنی طاقت کے بل بوتے پر اپنے ذاتی مفادات کے لئے کوشاں ہو یا انہی وجوہات کی بنا پر کوئی بیرونی طاقت حملہ آور ہو کر دست درازی کرے۔ اور پھر بعض دفعہ مظالم کی چکّی میں پسنے والے عوام باہر کی دنیا کو مدد کے لئے پکارتے ہیں۔

حضور نے فرمایا کہ ظلم کی جو بھی وجہ بن رہی ہو اس سے نمٹنے کے لئے پیغمبر اسلام ﷺ نے ہمیں ایک نہایت سنہرا گُر عطا فرمایا ہے۔ حضور ﷺ نے فرمایا: ''مظلوم اور ظالم دونوں کی مدد کرو''۔

پیغمبر اسلام ﷺ کے صحابہؓ نے دریافت فرمایا کہ انہیں مظلوم کی مدد کی تو سمجھ آتی ہے مگر ظالم کی مدد کیونکر کی جائے؟ اس پر آنحضور ﷺ نے فرمایا ظالم کا ہاتھ روک کر اس کی مدد کرو کیونکہ ظلم کرنے سے وہ خداتعالیٰ کی ناراضگی کا سزاوار ہوگا۔ اس لئے اس پر ترس کھاتے ہوئے اسے ظلم سے باز رکھو۔

حضور نے فرمایا کہ یہ سنہرا اصول ہے جو انسانی معاشرت میں چھوٹے سے چھوٹے دائرہ میں بھی قابل عمل ہے اور بین الاقوامی سطح پر بھی۔ اس حوالہ سے قرآن پاک میں ارشاد ہے کہ اور اگر مومنوں میں سے دو جماعتیں آپس میں لڑ پڑیں تو ان کے درمیان صلح کرواؤ۔ پس اگر ان میں سے ایک دوسری کے خلاف سرکشی کرے تو جو زیادتی کر رہی ہو اس سے لڑو یہاں تک کہ وہ اللہ کے فیصلہ کی طرف لوٹ آئے۔ پس اگر وہ لوٹ آئے تو ان دونوں کے درمیان عدل سے صلح کرواؤ۔ اور انصاف کرو۔ یقیناً اللہ انصاف کرنے والوں سے محبت کرتا ہے۔ (سورۃ الحجرات : 10)

حضور نے فرمایا کہ یہ تعلیم مسلمانوں کو مخاطب کر کے دی گئی ہے مگر یہ اصول اپنا کر ساری دنیا میں امن کا قیام ممکن بنایا جا سکتا ہے۔ اس قرآنی ہدایت میں انصاف کرنے کا حکم ہے۔ پھر وضاحت کی گئی ہے کہ اگر انصاف کرنے کے باوجود امن قائم نہ ہو تو سب مل کر اس زیادتی کرنے والے گروہ سے جنگ کریں یہاں تک کہ وہ ہتھیار ڈال دے۔ اور جب اس قسم کا گروہ امن کا طالب ہو تو پھر انصاف کا تقاضا ہے کہ نہ تو اس سے انتقام لو اور نہ اس پر کوئی پابندیاں یا اقتصادی قدغن لگاؤ۔ اس پر نظر ضرور رکھو مگر ساتھ ہی کوشش کرو کہ ان کی صورت حال بہتر ہو۔

حضور انور نے طاقتور قوموں کو یاد دہانی کروائی کہ ان کے ہاتھ میں ویٹو (Veto) کی طاقت ہوتی ہے۔ انہیں چاہئے کہ وہ قیام امن کو بہرحال مدنظر رکھیں۔

حضور انور نے قیام امن کے ضمن میں فرمایا کہ ایک اور اصول جو قرآن حکیم نے ہمیں عطا فرمایا ہے وہ دوسروں کی دولت کی طرف طمع کی نظر سے دیکھنے کی ممانعت ہے۔ فرمایا: ''اور ہم نے جو ان میں سے بعض لوگوں کو دنیوی زیبائش کے سامان دے رکھے ہیں تو اس کی طرف اپنی دونوں آنکھوں کی نظر کو پھیلا کر مت دیکھ کیونکہ یہ سامان ان کو اس لئے دیا گیا ہے کہ ہم اس کے ذریعہ سے ان کی آزمائش کریں۔ (سورۃ طٰهٰ آیت نمبر 132)

حضور نے فرمایا: دوسروں کی دولت کے لئے حرص کرنا اور حسد کرنا دنیا میں بے چینی کو بڑھانے کا سبب ہیں۔ فرد کی حیثیت سے جب دوسرے کے مال و منال کا لالچ کیا جاتا ہے تو یہ نہ ختم ہونے والی حرص انسان کا سکون درہم برہم کر دیتی ہے۔ قوموں نے جب دوسری قوموں کے اموال اور دولتوں کا لالچ کیا تو دنیا کا امن خطرے میں پڑ گیا۔ تاریخ گواہ ہے اور ہر شخص بآسانی اس بات کو سمجھ سکتا ہے کہ دوسروں کی دولت ہتھیانے کی خواہش ہمیشہ بدنتائج ہی پیدا کرتی ہے۔ اس وجہ سے اللہ تعالیٰ نے ہدایت فرمائی ہے کہ اپنے وسائل پر نظر رکھو اور اس کا بہترین استعمال کر کے فوائد حاصل کرنے کی کوشش کرو۔

> **دوسروں کی دولت کے لئے حرص کرنا اور حسد کرنا دنیا میں بے چینی کو بڑھانے کا سبب ہیں**

حضور نے فرمایا کہ سرحدی چڑھائیاں کر کے دوسروں کے قدرتی ذخائر پر دسترس حاصل کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ بعض دفعہ طاقتور قومیں اثر و رسوخ کے بل بوتے پر دوسری قوموں کے مقابل میں دھڑے بنا کر ان کے وسائل اپنے اختیار میں لے لیتی ہیں۔ بعض حکومتوں کے مشیر اپنی کتابوں میں جب اس قسم کی کارروائیوں کو بے نقاب کرتے ہیں تو غریب ممالک میں بے چینی کی لہریں دوڑ جاتی ہیں۔ پھر یہی بے چینیاں بعض دفعہ شدید ردّعمل کی صورت اختیار کر لیتی ہیں اور تشدد کی کارروائیاں بعض حلقوں میں دیکھنے میں آتی ہیں اور وسیع پیمانے پر تباہ کاری کرنے والے ہتھیاروں کی دوڑ شروع ہو جاتی ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ آج کی دنیا کے لوگ اپنے آپ کو نسبتاً زیادہ سنجیدہ، باشعور اور باخبر سمجھتے ہیں۔ حتی کہ غریب ممالک میں بھی ایسے افراد پائے جاتے ہیں جنہیں بعض علمی میدانوں میں اعلیٰ درجہ کی برتری حاصل ہو جاتی ہے۔ ان حالات میں توقع تو یہ ہونی چاہئے تھی کہ تمام قومیں مل کر یہ کوشش کرتیں کہ اس قسم کے انداز فکر سے بچا جائے اور ان غلطیوں سے باز رہا جائے جن سے ماضی میں خوفناک جنگیں پیدا ہوئیں۔ خداداد دماغی صلاحیتوں اور سائنسی ترقی کو استعمال میں لا کر ہونا تو یہ چاہئے تھا کہ انسانی فلاح و بہبود کے طریقے ڈھونڈ نکالے جاتے، قدرتی وسائل کے بہترین استعمال کے لئے ایک دوسرے کی مدد کی جاتی۔ خداوند تعالیٰ نے ہر ملک کو کچھ ایسے وسائل عطا فرمائے ہیں کہ اگر ہر ملک ان وسائل کا صحیح استعمال کرے تو یہ دنیا واقعتاً جنت نظیر بن جائے۔ بعض ممالک کو موسم ایسے عطا ہوئے ہیں اور زمینیں ایسی زرخیز عطا ہوئی ہیں کہ اگر مل جل کر باقاعدہ منصوبہ بندی کے ساتھ جدید تکنیکی سہولتوں کو بروئے کار لایا جاتا تو دنیا سے بھوک کا خاتمہ ہو جاتا۔

حضور نے فرمایا کہ جن ممالک کو معدنیات کے ذخائر عطا ہوئے ہیں ان کو آزادی ہونی چاہئے کہ وہ معقول قیمتوں پر کھلی مارکیٹ میں اپنے ذخیروں کی تجارت کر سکیں۔ اس طرح تمام ممالک ایک دوسرے سے فائدہ حاصل کر سکتے ہیں۔ یہ منصفانہ راستہ ہے اور یہی وہ راہ ہے جسے خداوند تعالیٰ پسند فرماتا ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ خداتعالیٰ نے اپنے پیغمبر دنیا میں بھیجے تا کہ وہ مخلوق کی رہنمائی کریں کہ خداتعالیٰ کا قرب حاصل کرنے کی راہیں کیا ہیں۔ مگر اس کے ساتھ ہی خداتعالیٰ نے یہ فرمان بھی جاری کر دیا کہ ہر فرد مذہب کے معاملہ میں آزاد ہے۔ ہمارا عقیدہ ہے کہ جزا اور سزا کا عمل موت کے بعد ہی واقع ہوگا مگر خداتعالیٰ نے جو نظام جاری فرمایا ہے اس کے تحت جب مظالم اپنی انتہاؤں کو چھونے لگیں اور عدل و انصاف کے تقاضوں کو نظرانداز کر دیا جائے تو اس کے بعض طبعی نتائج اسی دنیا میں بھی ظاہر ہو جاتے ہیں۔ جب ظلم بہت بڑھ جاتا ہے تو ردّعمل بھی شدید ہوتا ہے اور پھر اس چیز کی گارنٹی کوئی نہیں دے سکتا کہ ردّعمل صحیح ہوگا یا غلط۔ حضور نے فرمایا کہ دنیا فتح کرنے کا صحیح طریق تو یہ ہے کہ غریب ممالک کو ان کے صحیح منصب پر کھڑا کیا جائے جو ان کا حق ہے۔

حضور نے فرمایا کہ اس وقت عالمی مسائل میں ایک بہت بڑا مسئلہ اقتصادی بحران ہے جسے Credit Crunch (یعنی قرضوں کی بازیابی کا فقدان) کہا جا رہا ہے۔ شاید یہ بات سننے والوں کو عجیب معلوم ہو مگر اس مسئلے کے تمام شواہد ایک ہی بنیادی حقیقت کی طرف نشان دہی کر رہے ہیں۔ قرآن حکیم میں ہمیں ہدایت ملتی ہے کہ سُود سے اجتناب کرو۔ کیونکہ سُود ایک ایسی شدید برائی ہے جس سے گھریلو، قومی اور بین الاقوامی سکون درہم برہم ہو جاتا ہے۔ قرآن حکیم نے خبردار کیا ہے کہ جو لوگ سُود کھاتے ہیں وہ کھڑے نہیں ہوتے مگر ایسے جیسے وہ شخص کھڑا ہوتا ہے جسے شیطان نے (اپنی) مس سے حواس باختہ کر دیا ہو۔ حضور انور نے سورۃ البقرۃ کی آیات نمبر 276 تا 280 کے حوالہ سے تشریح بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ ہم مسلمانوں کو اس ہدایت کے ذریعہ سُودی لین دین سے منع کر دیا گیا ہے۔ اس کے پیچھے جو حکمت بیان ہوئی ہے وہ یہ ہے کہ جو سُود تم حاصل کرو وہ تمہاری دولت میں اضافہ نہیں کرتا باوجود اس کے کہ ظاہری نظر میں وہ بڑھتا ہوا معلوم ہوتا ہے۔ مگر آخرکار وہ وقت آتا ہے جب اصل نتیجہ سامنے آ جاتا ہے۔ مزید برآں ہمیں خدائی احکام میں متنبہ کیا گیا ہے کہ اگر تم باز نہ آؤ تو سمجھ لو کہ تم نے خدائی احکامات کے خلاف اعلان جنگ کیا ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ آج کے Credit Crunch یعنی قرضوں کے بحران سے صورتحال نہایت وضاحت کے ساتھ سامنے آ گئی ہے۔ شروع میں صورتحال یہ تھی کہ افراد جائیداد کی خرید کے لئے قرضے لیتے تھے اور تمام عمر اس قرض کی ادائیگی کرتے کرتے مقروض ہونے کی حالت میں موت کے منہ میں چلے جاتے تھے مگر جائیداد کی ملکیت ان کو حاصل نہیں ہو سکتی تھی۔ مگر آج کے دور میں حکومتیں قرضوں کے بوجھ تلے اس طرح دبی ہوئی ہیں کہ ان کی حالت زار پر یہی تشبیہ صادق آتی ہے کہ ان کی حواس باختگی ایسی ہے جیسا کہ کوئی دیوانہ شخص۔ بہت بڑی بڑی کمپنیوں کا دیوالیہ نکل گیا ہے۔ بہت سے بینک اور مالیاتی ادارے یا تو دیوالیہ ہو گئے ہیں یا حکومتی امداد کے ذریعہ انہیں ڈوبنے سے بچایا گیا ہے۔ یہ سنگین صورتحال دنیا کے تمام ممالک میں پیش آ رہی ہے خواہ وہ امیر ممالک ہوں یا غریب۔

حضور انور نے حاضرین کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا کہ آپ لوگ مجھ سے زیادہ موجودہ حالات کے بارہ میں علم رکھتے ہیں۔ حالت یہ ہے کہ جن لوگوں نے بینکوں میں پیسہ رکھا ہوا ہے اس پیسے کی کوئی قیمت نہیں رہی۔ اب یہ حکومتوں پر منحصر ہے کہ وہ کس طرح اور کس حد تک ان کی مدد کرے گی۔ مگر بہرحال دنیا کے بیشتر ممالک میں خاندانوں کا ذہنی سکون، تاجروں کا سکون اور اکابرین حکومت کا سکون برباد ہو گیا ہے۔ کیا یہ صورتحال ہمیں سوچنے پر مجبور نہیں کرتی کہ یہ سب وہی مسائل ہیں جن کے بارہ میں ہمیں وقت سے بہت پہلے خبردار کیا گیا تھا۔

حضور انور نے فرمایا کہ اللہ بہتر جانتا ہے کہ اس صورتحال کے مزید کیا نتائج مرتب ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ نے ہدایت دی ہے کہ امن کی طرف آ جاؤ۔ امن کی طرف آنا تب ہی ممکن ہوگا جب لین دین اور کاروبار خالص اور مثبت روش پر چلائے جائیں گے اور جب تمام وسائل کا مناسب اور منصفانہ استعمال ہوگا۔

> **اصل اور سچا امن انسانوں کو صرف اس صورت میں مل سکتا ہے کہ وہ اپنے ربّ کریم کی طرف متوجہ ہوں۔**

آخر میں حضور انور نے فرمایا کہ اختصار سے مَیں نے اسلامی تعلیمات میں سے چند نکات آپ کی خدمت میں پیش کئے ہیں جن کو مَیں اس یاد دہانی کے ساتھ ختم کرتا ہوں کہ اصل اور سچا امن انسانوں کو صرف اس صورت میں مل سکتا ہے کہ وہ اپنے ربّ کریم کی طرف متوجہ ہوں۔ خداتعالیٰ تمام انسانوں کو توفیق عطا فرمائے کہ وہ اس مرکزی حقیقت کو سمجھ سکیں۔ صرف اسی صورت میں وہ دوسروں کا حق ادا کر سکیں گے۔

خطاب کے اختتام پر حضور انور نے تمام شرکاء کا شکریہ ادا فرمایا کہ وہ تشریف لائے اور توجہ سے تمام گزارشات کو سنا۔

خلافت احمدیہ صد سالہ جوبلی کے حوالے سے برٹش پارلیمنٹ میں حضرت امیر المومنین کے اعزاز میں عظیم الشان تقریب کا انعقاد

حضرت امیر المومنین کے خطاب کے علاوہ بعض وزراء اور ممبرات پارلیمنٹ کے خطابات

....................................وزیر اعظم برطانیہ کا خیر سگالی پیغام....................................

22/اکتوبر 2008ء کو صد سالہ خلافت جوبلی کے سلسلہ میں علاقہ پٹنی کی ممبر آف پارلیمنٹ نے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے اعزاز میں ہاؤس آف پارلیمنٹ میں ایک تقریب منعقد کی۔ ہاؤس آف پارلیمنٹ کو ویسٹ منسٹر محل (Palace of Westminster) بھی کہا جاتا ہے۔ لندن کے بیچوں بیچ یہ عظیم الشان، وسیع و عریض عمارت حکومت برطانیہ کا دِل سمجھی جاتی ہے۔ وقت کے بہتے ہوئے دھارے کو عمارت کے ایک مینار پر نصب بِگ بین (Big Ben) کا معروف گھڑیال گھنٹیوں کے ساتھ ناپتا چلا جاتا ہے جو ساری دنیا میں برطانیہ کی پہچان ہے۔

یہ عمارت حکومت برطانیہ کے شہنشاہوں کا مرکز رہی ہے اور دو ایوانوں پر مشتمل ہے۔

پہلا ایوان House of Lords ان ممبران پر مشتمل ہے جو موروثی حیثیت سے ممبر بنتے ہیں یا نامزد کئے جاتے ہیں۔

دوسرا ایوان House of Commons الیکشن کے ذریعہ چنے ہوئے ممبر ہوتے ہیں۔

جس وقت حضور انور ہاؤس آف پارلیمنٹ تشریف لائے اس وقت پارلیمنٹ کا اجلاس ہو رہا تھا۔ وزیر اعظم کے ساتھ سوال و جواب کی مجلس ہو رہی تھی (Prime Minister's Question Time)۔ جیسے ہی یہ اجلاس ختم ہوا ممبران پارلیمنٹ حضور انور سے ملاقات کے لئے پہنچ گئے۔ دریائے ٹیمز (Thames) جو لندن کے بیچوں بیچ بہتا ہے، پارلیمنٹ کی عمارت کے ساتھ سے گزرتا ہے۔ آج اس کی موجیں بھی خلیفۂ وقت کی موجودگی پر شاداں و فرحاں بڑے وقار سے بہتی ہوئی نظر آ رہی تھیں۔

حضور انور کا استقبال تقریباً سوا بارہ بجے دوپہر محترمہ Justine Greeting M.P. نے کیا جو اس تقریب کی میزبان تھیں۔ وہ مسجد فضل کے حلقہ کی ممبر آف پارلیمنٹ (M.P) ہیں۔ موسم نہایت خوشگوار ہونے کی وجہ سے وہ پہلے حضور انور کو دریا کی سمت سے پارلیمنٹ کی عمارت کا نظارہ کروانے کے لئے لے گئیں۔ لندن شہر جو اکثر دھندلکوں کی دبیز تہہ میں چھپا ہوتا ہے آج موقع کی مناسبت سے سورج کی کرنوں سے جگمگا رہا تھا۔

کچھ معروف شخصیات نے اس موقع پر حضور انور سے تعارف حاصل کیا۔

دونوں ایوانوں سے آئے ہوئے تیس (30) سے زائد ممبران پارلیمنٹ اور دنیا بھر کی نمائندگی کرنے والے سفارتخانوں اور مکتبہ ہائے فکر سے تعلق رکھنے والی اہم شخصیات حضور انور کے خطاب کو سننے کے لئے جمع تھیں۔

خطاب سے پہلے کچھ شخصیات نے حضور انور سے تعارف حاصل کیا جن میں مندرجہ ذیل نمایاں تھے۔

محترمہ Meg Munn M.P. جو شیفیلڈ کے علاقہ کی ممبر ہیں۔ امور خارجہ کی وزیر رہ چکی ہیں۔

جناب Alan Keen M.P.۔ ☆ محترمہ Ann Keen M.P. وزیر امور صحت۔

محترمہ Fiona MacTaggart M.P. سلاؤ کے علاقہ کی ممبر ہیں۔

جناب یاسر شعبان۔ کونسلر مصری سفارتخانہ۔

جناب Stephen Hammond M.P. حزب اختلاف کی طرف سے ٹرانسپورٹ کے وزیر ہیں۔

جناب Doug Naysmith M.P.۔

H.E. Mr. Rafael Moreno۔ ملک چلّی (Chilli) کے سفیر۔

جناب John McDonnell M.P.۔ ☆ Consultant Dr. Michael Bending۔

جناب Tom Cox۔ یہ ممبر آف پارلیمنٹ رہے ہیں اور جماعت احمدیہ سے ہمیشہ بہت اچھا تعلق رکھتے رہے ہیں۔

Baroness Sandil Verma حزب اختلاف کی چنیدہ وزیر برائے Universities & Innovation, Skills۔ ☆ جناب آصف چوہدری۔ امور خارجہ اور کامن ویلتھ کے نمائندہ۔

جناب عمران خان۔ جنرل سیکرٹری برطانیہ پاکستان چیمبر آف کامرس۔

جناب John Pritchard۔ ساؤتھ لینڈ کالج کے گورنرز کے چیئرمین۔

جناب مراد قریشی۔ لندن اسمبلی کے ممبر۔ ☆ سپرنٹنڈنٹ SimonPhipps۔ ہونسلو پولیس۔

Rt.Hon. Andreww Smith M.P.۔ ☆ جناب Dr. Rainer Lassig جرمنی کے سفیر کے نمائندہ۔

H.E.Mr.Melvin Chalobah سیرالیون کے ہائی کمشنر۔

جناب Jon Dal Din ڈائریکٹر ویسٹ منسٹر امور بین المذاہب۔

Lord Dholakia۔ ☆ محترمہ Laura Moffat M.P.۔

جناب SatishModi۔ چیئرمین موڈی انڈسٹریز۔ ☆ محترمہ Ms.Maxi Martin کاؤنسلر۔

جناب P.J.Mir۔ ہیڈ آف ARY T.V. Uk-Europe۔

جناب پروفیسر Richard Thompson۔ امپیریل کالج لندن کے پروفیسر۔

تمام مہمانوں کے نشستوں پر بیٹھنے کے بعد تلاوت قرآن کریم کے ساتھ یہ تقریب شروع ہوئی جو............

تقریب کا انعقاد کرنے والی مسجد فضل کی ممبر پارلیمنٹ محترمہ جسٹن گریننگ (Justin Greening) نے استقبالیہ تقریر کی۔

جسٹن گریننگ (M.P.) کی استقبالیہ تقریر

انہوں نے حضور انور کو خوش آمدید کہنے کے بعد کہا کہ آج ہمارے لئے بہت اہم دن ہے جب His Holiness یہاں تشریف لائے ہیں۔ اور یہ امر ہمارے لئے باعث عزت و افتخار ہے۔

انہوں نے کہا کہ نہ صرف میرے حلقۂ انتخاب (Putney) سے بلکہ پورے برطانیہ سے اور مزید تمام دنیا سے آئی ہوئی شخصیات اس تقریب میں شامل ہیں۔ انہوں نے مزید کہا کہ یہ موقع نہایت یہ پُرشوکت ہے کہ خلافت احمدیہ کے سو سال پورے ہوئے ہیں۔ اس سلسلہ میں جہاں ساری دنیا میں تقاریب کا انعقاد ہوا ہے وہاں برطانیہ بھر میں تقریبات نہایت شان کے ساتھ منائی گئی ہیں۔

انہوں نے جماعت احمدیہ کی انگلستان میں موجودگی کے بارہ میں کہا کہ ہمیں فخر ہے کہ سب سے پہلی مسجد جو لندن میں بنی وہ مسجد فضل ہے جو پٹنی کے علاقہ میں واقع ہے۔ جب سے یہ مسجد بنی ہے یہاں جمع ہونے والوں نے اس علاقہ کی زندگی میں ایک نہایت نظم وضبط سے بھرپور مثبت اور مرکزی کردار ادا کیا ہے۔

انہوں نے کہا کہ جو نصب العین انہوں نے اپنایا "یعنی محبت سب کے لئے اور نفرت کسی سے نہیں" (Love for All Hatred for None) وہ میرے خیال میں ایسا ہے کہ ہم سب اسے اپنا کر اپنی زندگیوں میں فیض حاصل کر سکتے ہیں۔ اسی کے ذریعہ ہم معاشرہ میں اپنے اپنے رنگ میں اعلیٰ اقدار پر عمل پیرا ہو سکتے ہیں۔

انہوں نے تمام حاضرین کا اور خاص طور پر ممبران پارلیمنٹ کا شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا کہ بدھ کا روز پارلیمنٹ میں بے حد مصروف دن ہوتا ہے۔ بایں ہمہ آج کی اس تقریب میں اتنی زیادہ تعداد میں ممبران کا شمولیت کرنا غمّازی کرتا ہے اس احترام کی جو افراد جماعت کے لئے ہمارے دلوں میں ہے، جس کی وجہ ان کی برطانیہ کی روزمرہ زندگی میں خدمات ہیں۔

انہوں نے بتایا کہ تقریب کے بعد وہ حضور انور کو پارلیمنٹ کے ایوانوں کا دورہ کروائیں گی تا کہ حضور مشاہدہ کر سکیں کہ کن جگہوں پر ہم پارلیمانی کاموں میں وقت گزارتے ہیں۔

اس کے بعد انہوں نے وزارت خارجہ کی وزیر محترمہ Gillan Merron کو تقریر کی دعوت دیتے ہوئے ان کی آمد کا خیر مقدم کیا اور کہا کہ وزارت خارجہ کے ہم نہایت ممنون ہیں کہ وہ دنیا میں ناانصافیوں کے خلاف آواز بلند کرتے ہیں۔ جماعت احمدیہ کو گو دنیا میں آئے دن بعض ممالک میں ناانصافیوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ وزارت خارجہ کے کام میں مساوی انسانی حقوق اور آزادی کا قیام بہت اہم اور کلیدی کام ہے۔ اس لئے ہمارے لئے یہ امر نہایت خوشی کا باعث ہے کہ وزارت خارجہ کی وزیر ہم میں موجود ہیں۔

محترمہ Gillan Merron وزارت خارجہ کی منسٹر کی تقریر

محترمہ Gillan Merron نے وزارت خارجہ کی وزیر کی حیثیت سے تقریر شروع کرتے ہوئے پہلے جسٹن گریننگ کے نیک جذبات کا شکریہ ادا کیا۔ پھر انہوں نے کہا کہ میرے لئے یہ بہت بڑا اعزاز ہے کہ مجھے آج حضور انور سے ملاقات کا اور خلافت جوبلی کی ایک تقریب میں شمولیت کا موقع ملا ہے۔

انہوں نے کہا کہ مجھے احساس ہے کہ جماعت احمدیہ میں دنیا بھر سے لوگ شامل ہیں اور برطانیہ کے طول وعرض میں بھی جماعت کے افراد آباد ہیں۔ انہوں نے کہا کہ اپنی قابل قدر معاشرتی خدمات کی وجہ سے احمدی بہت سے حلقوں میں معروف ہیں اور مَیں جسٹن کے اس خیال کی تائید کرتی ہوں کہ اتنی بڑی تعداد میں پارلیمانی ممبران کی حاضری اس چیز کا ثبوت ہے کہ ہمارے دلوں میں افراد جماعت کی کتنی قدر ومنزلت ہے۔

جماعت احمدیہ کی خدمات کا ذکر کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ آپ کی کاوشوں سے دوسروں کو گہرائی میں سمجھنے کا موقع ملتا ہے کہ مذہبی اصول کیا ہیں اور یہ بھی کہ اس طرح ان بے زبان افراد کو بھی ایک آواز حاصل ہو جاتی ہے جن کے حقوق کو اپنے معاشروں میں نظر انداز کیا جاتا ہے۔

انہوں نے ان حالات پر جو پاکستان میں اور اس وقت انڈونیشیا میں جماعت کو درپیش ہیں، تشویش کا اظہار کیا اور کہا کہ مَیں آج کی اس تقریب میں آپ کو یقین دلانا چاہتی ہوں کہ ہم جو مساوی حقوق کے لئے کوششیں کر رہے ہیں اس میں بالکل سستی نہیں ہونے دیں گے۔ انہوں نے کہا کہ تمام اقلیتوں کو بہتر حقوق حاصل ہونے چاہئیں اور اس سلسلہ میں ہم کوشش کر رہے ہیں کہ وہ اقلیتیں جہاں بھی ہوں انہیں مساوی حقوق حاصل ہوں۔

انہوں نے مزید کہا کہ وزارت خارجہ، دفاتر کامن ویلتھ، محکمہ بین الاقوامی ترقی اور وزارت دفاع سب مل کر یہ کوشش کرتے ہیں کہ دنیا بھر میں جہاں بھی انسان آباد ہیں ان کے معیار زندگی کو بہتر بنایا جائے۔ رواداری، مساوی حقوق، سب کے لئے یکساں ترقی کے مواقع فراہم کرنا، یہ وہ مرکزی میدان ہیں جن میں ہم اپنی کوششیں جاری رکھیں گے۔

انہوں نے بتایا کہ گزشتہ ہفتہ ہی ایک کمیٹی کے تبادلہ خیال کی مجالس انہوں نے مکمل کروائی ہیں وہاں جو موضوع زیر بحث لائے گئے وہ عوام کی خود اختیار حکومت اور مساوی انسانی حقوق کا قیام تھے۔

انہوں نے کہا کہ انہوں نے کمیٹی میں بھی یہ بات کہی تھی کہ ہمارا نصب العین انسانی حقوق کی برابری کے حصول کے لئے کوشاں رہنا ہے۔ صرف اس لئے نہیں کہ اس میں ہمارا مفاد ہے بلکہ اس لئے کہ یہ عقلمندی کا تقاضا ہے اور یہ حق بات اور درست راستہ ہے۔

انہوں نے مزید کہا کہ انہوں نے کمیٹی میں خراج تحسین پیش کیا تھا ان افراد کو اور ان گروہوں کو جو مظالم اور ناانصافیوں کے سامنے نہایت مشکل اور خطرناک حالات میں ثبات قدم کے ساتھ ڈٹے رہتے ہیں۔ وہ اس قسم کی حق تلفیاں ہیں جن ہم میں سے بہتوں نے خواب میں بھی تصور نہیں کیا ہوگا۔ انہوں نے کہا کہ مَیں ان کاموں کو بہت اہمیت دیتی ہوں جو وزارت خارجہ اور دفاتر کامن ویلتھ اس سلسلہ میں کرتے ہیں۔ اداروں کے لئے اور افراد کے لئے جیسے کہ جماعت احمدیہ کو درپیش ہیں۔

حضور انور اور حاضرین کو مخاطب کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ آج کے زمانہ میں انسانی حقوق کے حوالہ سے ایک منفرد پہلو جو سامنے آیا ہے وہ مذہبی اور اعتقادی آزادی ہے۔ حاضرین کو مخاطب کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ مَیں سمجھتی ہوں کہ آپ کے تعاون سے ہماری انسانی حقوق کی پالیسی زیادہ مضبوط اور اعلیٰ معیار کی حامل ہے اور مَیں آئندہ کے لئے امید رکھتی ہوں کہ ہمیں اسی طرح آپ کا تعاون حاصل رہے گا۔

Gillian Merron کی تقریر کے بعد حضور انور نے خطاب فرمایا۔

محترمہ ہیزل بلیئر کی تقریر

حضورانور کے خطاب کے بعد محترمہ ہیزل بلیئرز (Hazel Blears) سیکرٹری آف سٹیٹ For Communities & Local Government نے حضورانور کے خطاب کے لئے شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا کہ مَیں نہایت سچائی سے کہہ سکتی ہوں کہ مَیں نے اس خطاب کو بہت متأثر کرنے والا پایا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہم سب جو یہاں موجود ہیں بہت خوشی سے مزید وقت تک آپ کے خطاب کو سن سکتے تھے۔ کیونکہ جو امور آپ نے بیان کئے وہ آج کے زمانہ کے لئے نہایت ضروری، نتیجہ خیز اور ولولہ انگیز ہیں اور جن مسائل کی طرف آپ نے نشاندہی فرمائی وہ انسانیت کے لئے بہت بڑا چیلنج ہیں۔

انہوں نے حضور کے خطاب کو مزید سراہتے ہوئے کہا کہ اس قسم کا خطاب سیاستدان بہت کم کر سکتے ہیں اور اس قدر متأثر کرنے والی تقریر بہت کم سننے میں آتی ہے۔

اپنا تعارف کرواتے ہوئے محترمہ ہیزل بلیئرز نے اپنے شعبہ کا تذکرہ کیا اور کہا کہ مَیں دو حیثیتوں سے حاضر ہوئی ہوں۔ پہلے مَیں نے اپنے شعبہ کی نمائندگی کی مگر دوسری اور زیادہ اہم وجہ یہ ہے کہ مَیں وزیراعظم برطانیہ کے نیک جذبات آپ تک پہنچانے کے لئے حاضر ہوئی ہوں۔ وہ اگر خود آج شامل ہو سکتے تو انہیں بے حد خوشی ہوتی مگر انہوں نے مجھے خاص ہدایت دی کہ مَیں یہاں آ کر ان کی طرف سے آپ کو (حضورانور کو) خوش آمدید کہوں اور جو ممبران پارلیمنٹ یہاں اتنی بڑی تعداد میں شریک ہو رہے ہیں انہیں اور تمام سماجی رہنماؤں کو بھی خوش آمدید کہوں۔

محترمہ ہیزل بلیئرز نے کہا کہ مَیں وزیر ہوں اور میرے شعبہ کا کام ہے کہ ملک بھر میں پھیلے ہوئے معاشرہ کے جتنے بھی گروہ ہیں خواہ ان کا کوئی بھی مذہب ہو یا وہ کسی بھی شعبہ حیات سے تعلق رکھتے ہوں اپنے اپنے دائروں میں جو بھی امور ان کے لئے اہمیت کے حامل ہیں ان کا خیال رکھتے ہوئے ہم وہ اقدار اپنائیں جو ہمیں یکجہتی عطا کریں۔ اور ہم مل بانٹ کر ان اقدار کے ساتھ زندگی کی گاڑی چلائیں۔ محترمہ ہیزل بلیئرز نے کہا کہ جو مختصر پیغام مَیں آپ کو دینا چاہوں گی وہ یہ ہے کہ آپ کے اصول ہم سب کے لئے بہت اہم ہیں ''محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں'' آپ کا یہ نہایت مصفّٰی اور سیدھا صاف اصول ہے جو تمام اعلیٰ اقدار کو اپنے اندر سموئے ہوئے ہے۔ انہوں نے کہا کہ مَیں بہت سے سماجی گروہوں کے ساتھ مل کر کام کرتی ہوں اور مختلف شعبہ ہائے زندگی اور مختلف طبقات فکر سے ملنے کا موقع ملتا رہتا ہے اور پتہ چلتا ہے کہ ان تمام کا دائرہ کار یا معاشرت کسی قسم کی بھی ہو ان سب کی تمناؤں کی سمت ایک ہی ہے یعنی قیام امن ، انسانی ہمدردی، مساوات اور ایک دوسرے کی اقدار کا احترام۔

انہوں نے کہا کہ یہ باتیں الفاظ میں کہنا تو آسان ہے مگر عملاً بہت مشکل۔ اس سمت میں ہم سب کوشش تو کرتے ہیں اور کبھی کامیابی بھی حاصل ہو جاتی ہے اور کبھی ہم ٹھوکر بھی کھا جاتے ہیں۔

حضورانور سے مخاطب ہو کر انہوں نے کہا کہ جو الفاظ آپ نے ظالم کی مدد کرنے کے بارہ میں کہے وہ بہت اہم ہیں کیونکہ معاشرہ میں جو غلطی خوردہ ہوں ان کو روکنا بھی بہت ہی امید افزا ہے کیونکہ مَیں یقین رکھتی ہوں کہ انسانوں میں اپنے آپ کو بدلنے کی اہلیت موجود ہوتی ہے۔ محترمہ نے حضور سے مخاطب ہو کر کہا کہ آپ کے حوصلے کی وسعت اور گہرائی اور صبر کے ساتھ اخلاقی اقدار کے قیام کے لئے کوشش کرتے چلے جانا ہم سب کے لئے مشعل راہ ہے۔ جو کام ہم کرنے کے لئے کوشاں ہیں وہ بہت بڑا چیلنج ہے اور اس میں بہت مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ اس خیال میں تمام ممبران پارلیمنٹ اور مختلف شعبہ ہائے زندگی کے لیڈر میرے ساتھ اتفاق کریں گے کہ جن نظریات کا آپ نے ذکر کیا ہے وہ بہت قابل قدر اور قابل عمل نظریات ہیں اور جب ہمیں روحانی رہنمائی اور ولولے ان لوگوں سے ملتے ہیں جن کا یقین محکم بنیادوں پر چُنا ہوتا ہے تو ان کے نمونہ میں ہمیں زندگی کے نئے ولولے، لگن، حوصلے اور ذوق عطا ہوتے ہیں۔

انہوں نے کہا کہ آج کے زمانہ میں ہم کوشش کرتے ہیں کہ جو لوگ اقتصادی پریشانی میں مبتلا ہیں اپنے مکانوں، ملازمتوں اور کاروبار کے سلسلہ میں ہم انہیں سہارا دے سکیں۔ مگر اصل بنیاد تو وہ اصول ہیں جو معاشرے کو مضبوطی عطا کرتے ہیں۔ اگر ہم ان اصولوں سے انحراف کریں تو زندگیوں میں نا قابل حل مسائل کا سامنا ہوگا۔

انہوں نے محترمہ جسٹن گریننگ کا شکریہ ادا کیا جنہوں نے اس تقریب کا انعقاد کیا اور Tony Coleman M.P. کا ذکر بھی کیا کہ وہ ان سے پہلے اس علاقہ کے ممبر آف پارلیمنٹ تھے اور اپنے علاقہ میں رہنے والے احمدیوں کے بہت معترف تھے۔

محترمہ وزیر نے مسکرا کر کہا کہ آج اس تقریب میں ہر سیاسی جماعت کے نمائندے نظر آ رہے ہیں اور یہ اس بات کی علامت ہے کہ ہمارے معاشرہ کی عمارت کو بہت سی باہمی اقدار نے مضبوط بنیادوں پر کھڑا کیا ہوا ہے جس سے آزادیٔ خیال کی نہایت خوش آئند تصویر سامنے آتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ یہ آزاد عوام کی حکومت کا صدر مقام ہے اور مَیں عوام کی آزاد حکومت کی طرف سے آپ کا خیر مقدم کرتی ہوں اور بہت خوش ہوں کہ آپ یہاں تشریف لائے۔

محترمہ جلین میرن جو وزارت خارجہ میں نئی وزیر بنی ہیں انہیں مخاطب ہو کر محترمہ ہیزل بلیئرز نے کہا کہ مجھے خوشی ہے کہ آپ بھی آج کی اس تقریب میں شامل ہیں۔ اور مجھے امید ہے کہ آپ مختلف گروہوں کی فلاح کے لئے کوشاں رہیں گی۔ نہ صرف اس ملک میں بلکہ تمام دنیا میں باہمی یکجہتی کے کاموں میں پیش رفت کر سکیں گی۔ انہوں نے مزید کہا کہ شدید مصروفیات میں سے کچھ لمحے نکال کر ان اعلیٰ اقدار کو سمجھنا ایک قابل قدر خزانہ ہے اور حضورانور کا شکریہ ادا کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ خاص طور پر ان اصولوں اور اقدار کو جن کا آپ نے یہاں بیان فرمایا ہے سننا اور سمجھنا واقعی خزانہ کی حیثیت رکھتا ہے۔

جناب ڈومینک گریو کی تقریر

محترمہ ہیزل بلیئرز کے بعد جناب ڈومینک گریو (Rt Hon.Dominic Grieve M.P.) نے آج کی تقریب کے انعقاد پر خوشی کا اظہار کیا۔ ڈومینک گریو بیکنز فیلڈ کے حلقہ کے ممبر آف پارلیمنٹ ہونے کے علاوہ حزب اختلاف کی طرف سے Shadow وزیر داخلہ اور شیڈو اٹارنی جنرل ہیں۔

انہوں نے اپنی تقریر شروع کرتے ہوئے کہا کہ آج ہم جماعت احمدیہ کی میزبانی کا شرف حاصل کر رہے ہیں جبکہ اکثر وہ ہماری مہمان نوازی کرتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ جماعت احمدیہ کے سالانہ جلسہ میں احمدی آبادی میں سے 75 سے 80 فیصد لوگ حاضر ہوتے ہیں۔

انہوں نے کہا کہ احمدی مسلمان جتنی بڑی تعداد میں اپنے جلسہ سالانہ میں شرکت کرتے ہیں سیاسی جماعتوں میں اس قسم کے جذبہ شرکت کا تصور بھی نہیں کیا جا سکتا۔ جناب ڈومینک گریو نے کہا کہ آپ کی جماعت کے مثبت جذبوں نے مجھے بہت متأثر کیا ہے ۔ زندگی کے ہر میدان میں آپ کے ممبران خدمات انجام دے رہے ہیں۔ سول سروس، آرمی، قانونی، میڈیکل اور کاروباری ہر محکمہ میں جماعت کے افراد خدمات سرانجام دیتے نظر آتے ہیں جس کی وجہ آپ کا یہ نظریہ ہے کہ کھلے دل سے خیالات کے تبادلے ہوں اور اس طرح باہمی معاملات میں مفاہمت ہو اور تعاون سے کام کئے جائیں۔ انہوں نے کہا کہ حضورانور نے اپنے خطاب میں جو بین المذاہب گفت وشنید کی اہمیت پر روشنی ڈالی ہے اور اسلامی تعلیمات کی جو متناسب عملی صورت آپ کی زندگیوں میں نظر آتی ہے وہ معاشرہ کے لئے بہت مفید ہے۔

انہوں نے شکریہ ادا کیا کہ انہیں موقع دیا گیا کہ وہ آج کی تقریب میں میزبانی کا شرف حاصل کر سکیں۔ جماعت کو صد سالہ خلافت جوبلی کی مبارکباد دیتے ہوئے انہوں نے کہا کہ مذاہب کی ہم آہنگی کی جو مثال آپ نے قائم کی ہے وہ بہت خوش آئند اور اُمید افزا ہے۔ اس لئے ہم بہت خوشی محسوس کرتے ہیں کہ جماعت کے مرکزی دفاتر آپ نے یہاں قائم کئے ہیں۔ ہم محسوس کرتے ہیں کہ جس طرح آپ نے پُرامن یکجہتی کی مثال ہمارے سامنے قائم کی ہے ہم سب ان ہی بنیادوں پر معاشرہ کی تعمیر کر سکتے ہیں اور اپنی آنے والی نسلوں کے لئے ایک پُرامن معاشرہ کی امید کر سکتے ہیں۔

جناب ایلن کین کی تقریر

اس کے بعد Felthum & Heston کے ممبر پارلیمنٹ جناب ایلن کین نے تقریر کی۔ سب سے پہلے انہوں نے بتایا کہ اسی روز (22/اکتوبر 2008ء) صبح کے وقت انہیں وزیراعظم کی طرف سے ای میل کے ذریعہ پیغام ملا جسے انہوں نے پڑھ کر سنایا۔

وزیراعظم برطانیہ کا خصوصی پیغام

Message from Prime Minister of United Kingdom

Rt.Hon.Gordon Brown M.P.

"Dera Allen,

I wanted to send a note to say how sorry I am that I can't be with you at the event today as you gather with friends from the Ahmadiyya comminity.Iknow that Hazel will convey my best wishes and those of the whole Labour movement at this auspicious occasion of the Khilafat Centenary.

Please do extend a warm welcome to His Holiness Hadrat Mirza Masroor Ahmad and the fellow worshipers in over 176 countries.

British Ahmadiyya community will continue to work towards Peace and Tolerance and to strengthen inter-faith dialogue, both here and abroad.

I know that both you and Hazel will continue to keep me abreast of all the many successes of the Ahmadiyya Mislim community in Britain.

Please do pass on my appreciation and thanks to everybody gathered with you today,and through them to the many Ahmadi Muslims for making such contribution to the country.

Best Wishes

Gordon"

وزیراعظم برطانیہ جناب گورڈن براؤن کا پیغام

وزیراعظم نے ایلن کین صاحب کو مخاطب کر کے لکھا:

مَیں آپ کو پیغام بھجوا رہا ہوں کہ اظہار کر سکوں کہ مجھے کس قدر افسوس ہے کہ آج مَیں آپ کے ساتھ اس تقریب میں شرکت نہیں کر سکوں گا جہاں آپ جماعت احمدیہ کے احباب کے ساتھ شریک ہوں گے۔ مَیں امید رکھتا ہوں کہ آپ اور محترمہ ہیزل بلیئرز میری اور تمام لیبر تنظیم کی طرف سے خلافت جوبلی کے موقع پر پیغام تہنیت اور خیر مقدم کے جذبات حضورانور حضرت مرزا مسرور احمد تک اور ان کی معرفت 176 ممالک میں قائم جماعت ہائے احمدیہ کے افراد تک پہنچا دیں۔

جماعت احمدیہ برطانیہ قیام امن، معاشرتی رواداری اور بین المذاہب ہم آہنگی کی کاوشیں نہ صرف ملک بھر میں بلکہ دنیا کے دوسرے ممالک میں بھی جاری رکھ رہی ہے۔

مَیں امید کرتا ہوں کہ آپ اور محترمہ ہیزل مجھے جماعت احمدیہ برطانیہ کی کامیابیوں سے مطلع رکھیں گے۔

براہ مہربانی تمام حاضرین کو میرے جذبات تشکر اور تحسین پہنچا دیں اور ان کے ذریعہ تمام احمدی مسلمانوں تک بھی جو ملکی زندگی میں قابل قدر حصہ لے رہے ہیں۔

بہترین تمناؤں کے ساتھ: گورڈن

جناب ایلن کین نے وزیراعظم برطانیہ کا پیغام پڑھ کر سنانے کے بعد کہا کہ آخر میں مَیں مختصراً چند الفاظ کہنا چاہوں گا۔ ہمارے جو بھی سیاسی اختلافات ہیں آج کی محفل میں ان پر یکجہتی کی روشنی پڑتی ہے۔

انہوں نے کہا کہ مجھے علم ہے کہ کیوں اتنی بھاری تعداد میں مختلف سیاسی حلقوں سے اور مختلف ایوانوں سے تعلق رکھنے والی شخصیات یہاں اکٹھی ہوئی ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ جماعت احمدیہ کے ممبران سے انہیں اپنے اپنے علاقوں میں تعارف حاصل ہوا ہے اور قیام امن کے لئے اس جماعت کی نہایت استقلال سے مسلسل ہونے والی کوششوں سے متأثر ہیں۔

انہوں نے کہا کہ اسی وجہ سے ہم سب ممبران جماعت کی کوششوں کو سراہتے ہیں اور تعاون کی پیشکش کرتے ہیں۔ انہوں نے حضورانور کو خلافت جوبلی کے حوالہ سے مبارکبادی اور تقریب کے انعقاد پر جسٹین گریننگ صاحبہ کا بھی شکریہ ادا کیا۔

لبرل ڈیموکریٹک پارٹی لیڈر کی تقریر

اس کے بعد سائمن ہیوز نے جو لبرل ڈیموکریٹک پارٹی کے صدر ہیں تقریر کی۔

انہوں نے سب سے پہلے اس چیز کا ذکر کیا کہ انہیں جماعت احمدیہ برطانیہ کے جلسہ سالانہ میں شرکت کا موقع مل چکا ہے اور وہ ہزاروں ممبران کے اجتماع سے متأثر ہیں۔ انہوں نے کہا کہ مَیں تین امور کا ذکر کرنا چاہتا ہوں۔

اوّل تو یہ کہ جس چیز نے مجھے آپ کی جماعت کے بارہ میں متأثر کیا ہے وہ یہ ہے کہ آپ ہمیشہ بہت ہی کھلے دلوں کے ساتھ دوسروں کو اپنے ساتھ ملاتے ہیں۔ یہ درست ہے کہ برطانیہ نے آپ کو یہاں شہریت دی ہے مگر آپ کی جماعت کے افراد نے اپنے آپ کو ایک تنگ نظر حلقہ بند گروہ نہیں بنایا بلکہ انہوں نے جو طرز زندگی اپنایا ہے اس سے زندگی کی لہریں ہر سمت بلند ہوتی رہی ہیں۔ مختلف پارٹیوں کے مابین اور ان کی زندگیوں کے اندر ایک حیات افزا برقی رَو کی طرح پھیلی ہیں جہاں بھی آپ لوگ آباد ہوئے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ اس طرح باہمی یکجہتی سے مل جل کر رہنا بہترین طریقہ ہے جس سے غلط فہمیوں اور تعصّبات کے تدارک کا عمل وجود میں لایا جاسکتا ہے۔ اس کے لئے مَیں آپ کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں۔

انہوں نے کہا کہ دوسری بات جو مَیں کہنا چاہوں گا یہ ہے کہ لندن کا ممبر پارلیمنٹ ہونے کی حیثیت سے مَیں اور دوسرے ممبران پارلیمنٹ فخر محسوس کرتے ہیں کہ ہم ایک Cosmopolitan شہر کے رہنے والے ہیں جہاں مختلف قوموں کے باشندے مل کر زندگی بسر کرتے ہیں۔ بلکہ شاید دنیا بھر میں سب سے زیادہ تعداد میں یہاں مختلف نسلوں اور قومیتوں کے لوگ رہتے ہیں۔ اس لئے یہ امر بہت زیادہ اہمیت کا حامل ہے کہ ہم دنیا میں امن کے ساتھ مل جل کر رہنا سیکھیں۔ یہاں دنیا بھر کے مذاہب کی نمائندگی ہے۔ آپس میں ہم ایک دوسرے سے سبق حاصل کر سکتے ہیں کہ کس طرح زندگیاں گزارنی چاہئیں۔ اس ذریعہ سے ہمیں نمونۃً دکھانا ہوگا کہ بہترین ہم آہنگی کا طریق کیا ہے۔ سب سے بہترین معاشرہ وہی ہے جہاں ایک دوسرے کے احساسات اور اعتقادات کے لئے دلوں میں عزت اور احترام ہو جس کا اظہار عملی صورت میں بھی ہو کہ ہر شخص آزادی محسوس کرے کہ وہ اپنی تعلیم و تدریس، عبادت، تبلیغ، اپنے خیالات کی تشہیر آزادی سے کرسکتا ہے۔ اس سلسلہ میں ہمیں جو مراعات حاصل ہیں وہ ہمارے لئے بہت بڑا اعزاز ہیں۔

تیسری بات جو مَیں کہنی چاہتا ہوں یہ ہے کہ ہم آج آپ کی خلافت جوبلی منانے کے لئے اکٹھے ہوئے ہیں تو ہمیں یہ احساس ہے کہ انسانی حقوق اور مذہبی آزادی دنیا میں سب کو حاصل نہیں ہیں۔ پاکستان میں اور بعض دوسرے ممالک میں مکمل آزادی تمام افراد کو نہیں ہے کہ وہ اپنے چیندہ مذہب پر آزادی سے عمل پیرا ہوسکیں۔ انہوں نے کہا کہ اتنی بڑی تعداد میں مختلف حلقہ ہائے فکر کے نمائندے جو یہاں جمع ہوئے ہیں یہ بھی اس کا غمّاز ہے کہ یہ احساس بہت واضح طور پر موجود ہے کہ ہمیں مل جل کر کوششیں کرنی ہوں گی کہ آزادی کو دنیا میں رواج دیا جائے تاکہ آپس میں تبادلۂ خیالات سے ایک دوسرے سے سیکھنے کا میدان کھلا رہے۔

انہوں نے کہا کہ آپ کی صد سالہ خلافت جوبلی کے موقع پر ہم ازسرِنو اس عزم کا اعادہ کرتے ہیں کہ کوششیں تیز کریں گے تاکہ دنیا میں تمام لوگ آزادی سے رہ سکیں۔

لارڈ ایوبری کی تقریر

تقریب کے اختتام پر لارڈ ایوبری نے تقریر کی۔ انہوں نے حاضرین کو ''السلام علیکم'' کا تحفہ پیش کیا اور کہا کہ یہ میرے لئے بہت بڑا اعزاز ہے کہ اس تقریب میں مجھے شکریہ کے کلمات کہنے کا موقع دیا گیا ہے۔ انہوں نے حضور انور کے خطاب کو سراہتے ہوئے کہا کہ اس قدر شاندار خطاب کے لئے مَیں حضور انور کا تہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں۔ انہوں نے کہا کہ دوسروں نے بھی خراج تحسین پیش کیا ہے مگر مَیں مزید کہنا چاہوں گا کہ اس خطاب میں جو نشاندہی حضور انور نے اخلاقی اقدار کی طرف فرمائی ہے وہ بنیادی اہمیت کی حامل ہے۔

انہوں نے کہا کہ جلین میرن (محکمہ خارجہ کی وزیر) نے بھی کہا کہ وزارت خارجہ کے کاموں کی بنیاد بھی ان ہی عوامل پر ہے کہ برابری کے ساتھ سب کو حصہ ملے، انسانی حقوق اور مذہبی آزادی کے حوالہ سے بھی۔

انہوں نے کہا کہ حضور انور نے اپنے خطاب میں اختلافات اور تصادم سے بچنے کے لئے جو امور بیان فرمائے ہیں اور اختلافات کے جو حل حضور نے ہمارے سامنے رکھے ہیں وہ وزارت خارجہ کے لئے بھی بہت اہم نکات ہیں کہ کس طرح اختلافات سے نپٹا جاسکتا ہے۔

انہوں نے کہا کہ ہم دنیا میں بہت سی جگہوں پر اختلافات اور تصادم کی روک تھام کے لئے کام کر رہے ہیں جن میں سے بعض مسائل مساوی انسانی حقوق کا نہ حاصل ہونا بھی ہے۔ انہوں نے صدر ضیاء الحق کے نافذ کردہ بعض قوانین کا ذکر کیا کہ توہین رسالت کے نام پر قوانین نافذ کر دئے گئے تھے جن سے احمدیوں کو ان کے بنیادی حقوق سے محروم کیا گیا۔ اور یہ قوانین اب جبکہ عوامی حکومت کا قیام ہو چکا ہے اب بھی اسی طرح نافذ کئے جاتے ہیں۔

انہوں نے بنگلہ دیش میں جماعت کے خلاف کی جانے والی کارروائیوں کا بھی ذکر کیا اور کہا کہ دنیا کے بہت سے حصوں میں ختم نبوت کے نام پر جو غلط فہمیاں احمدیوں کے خلاف پیدا کر دی گئی ہیں، جن کی وجہ سے اسلام کی جو عکاسی یہ جماعت کرتی ہے جیسا کہ اصولی طور پر حضور انور نے اپنے خطاب میں بیان کی ہیں ان میں سے بہت سی اقدار وہ ہیں جن پر ہم بھی یقین رکھتے ہیں۔ اس لحاظ سے ہمارے لئے یہ سمجھنا مشکل ہو جاتا ہے کہ کیا وجہ ہے کہ بعض لوگ ان اعلیٰ اقدار کی مخالفت کرتے ہیں حالانکہ یہ تو وہ اقدار ہیں جن سے مختلف قومیتیں اور مذاہب مل کر امن سے رہ سکتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ہم بحیثیت عوام بھی اور وزارت خارجہ کے ذریعہ سے بھی دنیا بھر میں مساوی انسانی حقوق کے قیام کے لئے کوششیں کر رہے ہیں۔

انہوں نے کہا کہ جیسا کہ میرے دوسرے ساتھیوں نے بھی اظہار کیا ہے کہ ہم جماعت احمدیہ کے افراد کا اس ملک میں رہائش پذیر ہونا اپنے لئے نہایت خوش کُن سمجھتے ہیں۔ ان سے مل کر ہمیں اس بات کی یاددہانی ہوتی ہے کہ ہمیں دنیا میں دوسرے لوگوں کے ساتھ مل کر مساوی انسانی حقوق اور انسانی آزادی کے لئے کوشاں رہنا چاہئے اور دنیا میں جو اختلافات تصادم کی شکل اختیار کر لیتے ہیں اس کا سدّ باب کرنا چاہئے۔

لارڈ ایوبری (جو لبرل ڈیموکریٹ پارٹی کے بااثر رہنما رہے ہیں 1971ء سے ہاؤس آف لارڈز کے اہم ترین ممبر ہیں اور جماعت احمدیہ برطانیہ سے اچھے تعلقات رکھتے ہیں) نے حضور انور سے مخاطب ہو کر کہا کہ آپ کے حکمتوں سے بھرے ہوئے الفاظ اور نصائح کے لئے ہم آپ کے بیحد ممنون ہیں اور ہم امید کرتے ہیں کہ ہم سب اپنی زندگیوں میں ان سے صحیح رنگ میں فائدہ اٹھاسکیں گے۔ شکریہ کے ساتھ انہوں نے تقریر کو ختم کیا۔

حضور انور کی طرف سے معزز شخصیات کو تحائف

اس کے بعد حضور انور کی طرف سے معزز شخصیات کو یادگاری تحائف پیش کئے گئے جس کے بعد محترمہ جسٹین گریننگ نے حضور انور کی خدمت میں یادگاری تحفہ پیش کیا اور بتایا کہ یہ ایک گھڑی ہے جس پر ہاؤس آف پارلیمنٹ کا نشان (Logo) کندہ ہے۔ انہوں نے کہا کہ آج کی اہم تقریب کی یادگار کے طور پر انہوں نے یہ تحفہ چنا ہے۔

اس کے بعد مختلف شخصیات نے حضور انور کے ساتھ گروپ فوٹو بنوائے۔ جس کے بعد کئی اہم شخصیات کا حضور انور سے تعارف کروایا گیا۔

بعض اہم شخصیات کے تبصرے

کینیڈا کے ہائی کمشنر ہز ایکسی لینسی مسٹر جیمز رائٹ نے تبادلہ خیال کے دوران حضور انور کو خلافت جوبلی کی مناسبت سے مبارکباد پیش کی۔ اور جماعت کے ممبران کی کینیڈا میں موجودگی پر بہت خوشی کا اظہار کیا کہ آپ کے جو اصول ہیں تمام انسانوں کے لئے احترام اور رواداری وہ ہم سب کے لئے بھی بہت اہم ہیں۔

جن شخصیات کا اس کے بعد حضور انور سے تعارف کروایا گیا ان میں چند درج ذیل ہیں:

- ......Rt.Hon. James Plaskitt M.P. of Leamington Spa.
- ......یوگنڈا کے ہائی کمشنر۔
- ......گھانا کے ہائی کمشنر۔
- ......ثقافتی اتاشی امریکن ایمبیسی۔ انہوں نے حضور انور کو بتایا کہ انہوں نے انتظامیہ سے درخواست کی ہے کہ حضور انور کے خطاب کی کاپی انہیں بھجوائی جائے۔ تاکہ وہ سفیر امریکہ کو بھی حضور کے پیغام سے متعارف کرواسکیں۔
- ......پروفیسر مائیکل Fosdal صاحب۔
- ......Mr. Rowan Laxton۔ یہ امور خارجہ اور کامن ویلتھ کے دفاتر سے نمائندہ تھے۔ انہوں نے بعض امور پر حضور انور سے تبادلہ خیال کیا۔

اس موقع پر MTA کے نمائندگان نے بعض شخصیات کے انٹرویو بھی لئے۔ ان میں ڈیوڈ کیلاہین جو سٹن (Sutton) کے علاقہ کے ڈپٹی میئر ہیں اور بفضلہٖ تعالیٰ مخلص احمدی ہیں۔ اس کے علاوہ سیرالیون کے ہائی کمشنر His Exell: Melvin Chalobah شامل تھے۔

اس کے علاوہ کاؤنسلر پیٹر ساؤتھ گیٹ جو بیت الفتوح کے علاقہ کے کونسلر ہیں ان سے ان کے خیالات بھی پوچھے گئے۔ انہوں نے کہا کہ جماعت احمدیہ نے مسجد کے علاقہ میں ہمسایوں کے ساتھ ہم آہنگی پیدا کرنے کے لئے ایک رابطہ کمیٹی تشکیل دی تھی اور یہ کام انہوں نے مسجد کا سنگ بنیاد رکھنے سے بھی پہلے کیا تھا۔ اس فراست کے لئے مَیں جماعت کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں۔ یہ بہت عقلمندانہ قدم تھا۔ اب کمیٹی کو قائم ہوئے تقریباً دس سال ہو رہے ہیں اور انہوں نے ہمسایوں سے بہت اچھے تعلقات رکھے ہیں۔

انہوں نے کہا کہ بہت ہی اچھا ہوتا اگر دوسرے تمام مسلمان گروپ بھی اسی طرح فراخدلی کا مظاہرہ کرتے۔ اور ان میں بھی اس قسم کا جذبہ پایا جاتا کہ اسلام کی اعلیٰ تصویر ارد گرد پھیلائی جائے کہ اسلام کی تعلیمات کس قدر موزونیت اور تناسب رکھتی ہیں اور امن اور محبت کا پرچار کرتی ہیں۔

اس کے بعد ہائی کمشنر آف کینیڈا سے اس تقریب کے حوالہ سے ان کے جذبات پوچھے گئے تو انہوں نے کہا کہ جن لوگوں نے حضور انور کا خطاب سنا وہ اس چیز کو اپنے لئے اعزاز سمجھ رہے تھے کہ انہیں یہ موقع میسر آیا۔ انہوں نے کہا کہ کینیڈا میں بیس ہزار احمدی رہتے ہیں اور ہمارے لئے خوشی کا باعث ہے کہ جو اصول آپ احمدیوں نے اپنا رکھے ہیں یعنی رواداری، باہمی افہام و تفہیم، ایک دوسرے کے جذبات کا احترام، وہ ہمارے اصول بھی ہیں۔

انہوں نے کہا کہ حضور کا خطاب قیام امن کے لئے بہت ہی اہمیت کا حامل ہے۔ تمام انسانوں کے لئے محبت کا پیغام اور نفرتوں سے دُوری نہایت امید افزا پیغام ہے۔ انہوں نے امید ظاہر کی کہ تمام دنیا میں لوگ اس پیغام کو سنیں گے اور دلوں میں جگہ دیں گے۔ اس زمانہ میں جبکہ دنیا کو اس قدر مسائل کا سامنا ہے سب کو چاہئے کہ اس اخلاق اور روحانی خزانہ کی قدر کریں اور مثبت اقدار کو تعاون مہیا کریں۔

برطانوی پارلیمنٹ کے احاطہ میں نمازوں کی ادائیگی

تقریب کے آخر پر حضور انور نے پارلیمنٹ کے احاطہ میں نماز ظہر و عصر باجماعت پڑھائیں جس کے لئے باقاعدہ صفیں بچھا دی گئی تھیں۔ یہ بھی نہایت روح پرور، ایمان افروز نظارہ تھا اور تاریخ ساز بھی۔

برطانوی پارلیمنٹ کی عمارت کا دورہ

ادائیگی نماز کے بعد محترمہ جسٹین گریننگ نے حضور انور کو پارلیمنٹ کی عمارت کا دورہ کروایا۔ حضور انور کو وہ عالیشان ہال بھی دکھایا گیا جو سارے یورپ میں اپنی طرز کا نادر ہال ہے۔ 1881ء تک اس ہال میں بادشاہوں کی رسم تاجپوشی کی تقریب منعقد کی جاتی تھی۔ بہت بڑے بڑے مقدمات کی سماعت بھی یہاں کی جاتی تھی۔

1605ء میں اس ہال میں Guy Fawkes پر بھی مقدمہ چلایا گیا تھا جس نے پارلیمنٹ کی عمارت کو آگ لگا کر تباہ کرنے کی کوشش کی تھی۔ اس واقعہ کی یاد میں آج تک برطانیہ میں Guy Fawkes Night منائی جاتی ہے اور پھلجھڑیاں اور پٹاخے چلا کر پارلیمنٹ کے خلاف کی جانے والی کارروائی کے ناکام ہونے کا تماشا کیا جاتا ہے۔

پارلیمنٹ کی عمارات کا دورہ کرتے ہوئے حضور انور نے St.Stephen's Hall، Central Members Lobby اور چیمبر بھی دیکھے۔ چیمبر میں اس وقت ایک قانونی بل کی سماعت ہو رہی تھی۔

اس کے بعد بعض ممبران پارلیمنٹ سے حضور انور کی ملاقات کروائی گئی جن میں Rt. Hon. Nick Clegg جو لبرل ڈیموکریٹ پارٹی کے لیڈر ہیں اور لارڈ بشپ نذیر علی شامل تھے۔

ساڑھے چار گھنٹے یہ تقریب جاری رہی۔ تقریباً پانچ بجے شام حضور انور Port Cullis House کے دروازہ کی طرف سے باہر تشریف لائے اور محترمہ جسٹین گریننگ جنہوں نے اس تقریب کا انعقاد کیا تھا نے حضور انور کو خدا حافظ کہا۔ یوں یہ نہایت اہم تاریخ ساز تقریب اپنے اختتام کو پہنچی۔

وصایا : : منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو کسی وصیت پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر دفتر ہذا کو مطلع کرے۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ)

وصیت نمبر:17883 مَیں سی کے ابوبکر ولد سی کے کُٹی علی قوم احمدی مسلمان پیشہ فارغ عمر 74 سال تاریخ بیعت 1967ء ساکن پتھہ پریم ڈاکخانہ پتھہ پریم ضلع ملہ پورم صوبہ کیرلہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 30.11.2007 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسبِ ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ خاکسار امسال اپنی جائیداد بچوں میں تقسیم کرنے کی خاطر 74 سینٹ زمین مبلغ اکیس لاکھ پچاس ہزار روپے میں فروخت کیا تھا۔ علاوہ ازیں ایک ایکڑ تیس سینٹ زمین جس کی مالیت بمع مکان اٹھارہ لاکھ پچاس ہزار بھی اپنے بچوں میں تقسیم کیا ہے ان تمام جائیدادوں کی مجموعی قیمت چالیس لاکھ روپے ہے اس کا دسواں حصہ بطور حصہ جائیداد خاکسار نقد ادا کردے گا۔ میرا گذارہ آمد خورونوش ماہانہ -/2000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : سی کے انور سعادت العبد: سی کے ابوبکر گواہ : پی عبدالناصر

وصیت نمبر:17884 مَیں پی کے زینب زوجہ مکرم سی پی احمد مرحوم قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 65 سال تاریخ بیعت 1983 ساکن منجیری ڈاکخانہ کرووامبرم ضلع ملہ پورم صوبہ کیرلہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 30.11.07 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد منقولہ: طلائی زیورات: کنگن دو عدد سولہ گرام، قیمت پندرہ ہزار روپے۔ بالیاں ایک سیٹ چار گرم قیمت تین ہزار سات سو پچاس روپے۔ اس کے علاوہ میری کوئی جائیداد نہیں۔ شوہر فوت ہو چکے ہیں ان کی جائیداد ابھی تقسیم نہیں ہوئی۔ میرا گذارہ آمد از خورونوش ماہانہ -/300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : سی پی طاہر الامۃ: پی کے زینب گواہ : پی عبدالناصر

وصیت نمبر:17885 مَیں طاہر احمد خان ولد مکرم عارف احمد خان صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ طالب علم عمر 19 سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 1.12.07 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے والدین حیات ہیں جب بھی کوئی جائیداد ملے گی تو اطلاع کردوں گا۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ -/300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت 1-12-2007 سے نافذ کی جائے۔

گواہ : طاہر احمد چیمہ العبد : طاہر احمد خان گواہ : نصرُ من اللہ

وصیت نمبر:17886 مَیں مبشر احمد ولد مکرم دولت حسین صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ طالب علم عمر 17 سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 12.12.07 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے والدین حیات ہیں جب بھی کوئی جائیداد ملے گی تو اطلاع کردوں گا۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ -/300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : طاہر احمد چیمہ العبد : مبشر احمد گواہ : نصرُ من اللہ

وصیت نمبر:17887 مَیں محمد نصیر الحق ولد مکرم محمد نعیم الحق صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ طالب علم عمر 18 سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 1.12.07 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے والدین حیات ہیں جب بھی کوئی جائیداد ملے گی تو اطلاع کردوں گا۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ -/300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : طاہر احمد چیمہ العبد : محمد نصیر الحق گواہ : نصرُ من اللہ

وصیت نمبر:17887 مَیں عامر شریف خان ولد مکرم شریف احمد خان صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ طالب علم عمر 16 سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 4.12.07 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے والدین حیات ہیں جب بھی کوئی جائیداد ملے گی تو اطلاع کردوں گا۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ -/300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : طاہر احمد چیمہ العبد : عامر شریف خان گواہ : عبدالواحد صدیقی

وصیت نمبر:17889 مَیں نوید احمد بھٹی ولد مکرم منظور احمد بھٹی صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ طالب علم عمر 18 سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 1.12.07 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے والدین حیات ہیں جب بھی کوئی جائیداد ملے گی تو اطلاع کردوں گا۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ -/300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : طاہر احمد چیمہ العبد : نوید احمد بھٹی گواہ : نصرُ من اللہ

وصیت نمبر:17890 مَیں ناصر الدین حامد ولد مکرم زین الدین حامد صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ طالب علم عمر 18 سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 28.11.07 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ -/300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : طاہر احمد چیمہ العبد : ناصر الدین حامد گواہ : زین الدین حامد

وصیت نمبر:17891 مَیں نصیر الدین ولد مکرم محمد صدیق صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ طالب علم عمر 18 سال تاریخ بیعت 1998ء ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 1.12.07 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ -/300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : طاہر احمد چیمہ العبد : نصیر الدین گواہ : اظہر احمد خادم

وصیت نمبر:17892 مَیں شاہد محمود ولد مکرم محمود خان صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ طالب علم عمر 18 سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 1.12.07 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ -/300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : طاہر احمد چیمہ العبد : شاہد محمود گواہ : نصر من اللہ

وصیت نمبر:17893 مَیں محمد رفیق ولد مکرم خوباخان صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ طالب علم عمر 20 سال تاریخ بیعت 1999 ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 1.12.07 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ -/300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : طاہر احمد چیمہ العبد : محمد رفیق گواہ : اظہر احمد خادم

وصیت نمبر:17894 مَیں طاہر احمد سی این ولد مکرم محمد کویا صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ طالب علم عمر 17 سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 1.12.07 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ -/400 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : طاہر احمد چیمہ العبد : طاہر احمد سی این گواہ : اظہر احمد خادم

وصیت نمبر:17895 مَیں رضاء الحمید ولد مکرم شاجل حمید پی کے قوم احمدی مسلمان پیشہ طالب علم عمر 17 سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 1.12.07 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ -/300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : طاہر احمد چیمہ العبد : رضاء الحمید گواہ : اظہر احمد خادم

حالاتِ حاضرہ

دارالعلوم دیوبند کا فتویٰ

بالغ لڑکا لڑکی اپنی مرضی سے شریکِ حیات چن سکتے ہیں

مشہور اسلامی تعلیم درس گاہ دارالعلوم دیوبند نے فتویٰ جاری کر کے کہا ہے کہ بالغ لڑکے اور لڑکیاں اپنی مرضی سے اپنا جیون ساتھی چننے کے لئے آزاد ہیں۔ ایک پاکستانی نوجوان کی طرف سے کئے گئے سوال کے جواب میں دیوبند نے کہا کہ باپ کی رضامندی کے بغیر لڑکی کا نکاح جائز ہوگا۔ لیکن ماں باپ کی رضامندی بہتر ہوگی۔ دارالعلوم دیوبند کے فتویٰ محکمہ کے انچارج مفتی حبیب الرحمان کی عدالت میں یہ فیصلہ دیا گیا ہے۔ (روزنامہ ہندسماچار ۱۹ رجنوری ۲۰۰۹)

ایک اور امریکی کمپنی ڈوب گئی

نیویارک کی نیوز ایجنسی کے مطابق امریکہ کی ایک اور کمپنی سرکٹ سٹی مالی بحران کی لپیٹ میں آگئی ہے امریکہ کی اس دوسری سب سے بڑی الیکٹرانک رٹیلر نے اپنے سٹور بند کرنے اور جائیدادیں فروخت کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ کمپنی نے نومبر میں دیوالیہ سکیورٹی کی درخواست دی تھی اسے کوئی خریدار تک نہیں ملا اور تھک ہار کر اس نے اپنے سبھی ۵۶۷ سٹوروں کو بند کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ خبروں میں کہا گیا ہے کہ کمپنی نے سبھی ۳۴۰۰۰ کارندوں کی چھٹی کر دی جائے گی۔ مارچ کے آخر تک کمپنی پوری طرح بند ہو جائے گی۔ ماہرین کا ماننا ہے کہ یہ واقعہ امریکہ کے نئے صدر براک اوبامہ کے سامنے آنے والے چیلنجوں کا ایک نمونہ ہے۔ اوبامہ کو ہزاروں نئے روزگار پیدا کرنے ہونگے۔ ۶۰ سال پرانی سٹی سرکٹ سٹورز کے چیف اگیزیکٹو جیمس اے مارکم نے کہا کہ ہم اس نتیجہ سے بہت مایوس ہیں۔

خلیجی ممالک کو ۲۵ رکھرب ڈالر کا نقصان

تیل کی دولت سے مالا مال خلیجی ممالک کو پچھلے چار ماہ کے دوران ۲۵ کھرب ڈالر کا نقصان ہوا ہے۔ کویت کے وزیر خارجہ شیخ محمد الصباح نے ایک عرب وزارتی میٹنگ میں کہا ہے کہ 'سرد بازاری کی وجہ سے ۶۰ فیصد ترقیاتی پروجیکٹوں کو یا تو منسوخ یا ملتوی کر دیا گیا ہے۔' خام تیل کی قیمتوں میں بھاری کمی اور صنعتی شعبہ میں گراوٹ خلیجی بازار میں شدید مالی بحران کے لئے ذمہ دار ہیں۔ بنکرز اور صنعتی گروپ حکومت سے بھاری مدد کا مطالبہ کر رہے ہیں۔ بڑی مقدار میں خام تیل برآمد کرنے والے سعودی عرب نے اس سال مالی خسارہ کی پیشگوئی کی ہے جبکہ متحدہ عرب امارات اور عمان بھی معاشی سرد بازاری کا سامنا کر رہے ہیں۔ شیخ الصباح نے کہا ہے پرائیویٹ سیکٹر کی مدد کرنے کے لئے ایک فنڈ قائم کیا جائے گا۔ جس میں دو ارب ڈالر کی رقم ہوگی۔ انہوں نے کہا ایسا کچھ نہیں جس کا حل نہ نکل سکے۔ تاہم انہوں نے کہا کہ ہم بھی دوسروں کی طرح شدید معاشی بحران سے بری طرح متاثر ہیں۔ انہوں نے کہا کہ خلیج میں تعمیراتی سرگرمیاں تقریباً رُک گئی ہیں۔ یہاں تک کہ اس بحران سے بینکنگ سیکٹر بھی بُری طرح متاثر ہیں۔ جس میں عرب سمیت کویت، بحرین، عمان اور مصر بھی شامل ہیں۔

سوات میں اسلام کے نام پر ۱۶۰ گرلز سکولز جلائے گئے

متحدہ قومی موومنٹ کے قائد الطاف حسین نے کہا کہ سوات میں اسلام کے نام پر ۱۶۰ گرلز سکولز کو حملے کر کے تباہ کرنے والے کیوں بھول گئے ہیں کہ دربار یزیدی میں حسینیت کا پرچم شہزادی زینب نے بلند کیا تھا۔ ان خیالات کا اظہار انہوں نے متحدہ قومی موومنٹ کی شعبہ خواتین کے زیر اہتمام یوم حسین کے اجتماع سے خطاب میں کیا۔ ان کا کہنا تھا کہ قرآن مجید پوری کائنات کے لئے راہ راست ہے اور اسلام اور قرآن نے ہر مرد و عورت کو علم حاصل کرنے کی تاکید کی ہے۔ انہوں نے کہا کہ افضل ترین جہاد ظالم حکمران کے سامنے کلمہ حق بیان کرنا ہے جو حضرت زینب نے یزید کے سامنے بیان کیا اور آج کی مصیبت زدہ عورتوں کو ان کے کردار سے حوصلے اور بہادری کا سبق حاصل کرنا چاہئے۔

غیر ملکی تجارتی سیکٹر میں ایک کروڑ نوکریوں پر خطرہ

نئی دہلی سے جاری ایک رپورٹ کے مطابق دوسرے ممالک میں سامان بھیجنے والی ملک کی سب سے بڑی تنظیم فیڈریشن آف انڈین ایکسپورٹ آرگنائزیشن (فیو) نے ملک کی غیر ملکی تجارت کی بے حد خراب تصویر کھینچی ہے۔ فیو کا کہنا ہے کہ عالمی ضرورتوں کی تار تحکیلی کی وجہ سے ہندوستان کے غیر ملکی تاجروں کے لئے آرڈر حاصل کرنا بے حد مشکل ہوگیا ہے۔ فیو کے چیئر مین اے شکتی ویل نے گذشتہ دنوں ایک پریس کانفرنس میں بتایا کہ اگر حالات یوں ہی رہے تو مارچ ۲۰۰۹ء تک غیر ملکی تجارت کے فیلڈ میں کام کر رہے تقریباً ایک کروڑ لوگوں کی روزی روٹی کا سوال پیدا ہو سکتا ہے۔ حکومت نے اس ضمن میں پیدا ہونے والے مسائل کے سدباب کے لئے جو بھی اقدام کئے ہیں، فیو نے ان سب کو ناکافی بتایا ہے۔ رپورٹ کے مطابق اکتوبر میں 12.1 فیصد، نومبر میں ۱۰ فیصد اور دسمبر میں 1.6 فیصد غیر ملکی تجارت میں کمی آئی جو گذشتہ ۱۵ سالوں کی سب سے بڑی گراوٹ تھی۔ اس کی وجہ سیفیو کا کہنا ہے کہ جاری مالی سال ۰۸-۲۰۰۹ء میں مقررہ ۲۰۰ ارب ڈالر کے ٹارگیٹ کو حاصل کرنا ناممکن ہو گیا ہے۔ فیو کے چیئر مین کے مطابق ملک کی تمام گھریلو اشیاء (جی ڈی پی) میں محض ۲۰ فیصد حصہ داری رکھنے والے غیر ملکی تجارتی میدان میں ۱۵ کروڑ لوگوں کو روزگار ملا ہوا ہے۔

عدیم المثال ریکارڈ بنانے نکلی ہندوستان کی ہوائی فوج

بھارت کی ہوائی فوج دنیا کے ساتوں براعظموں کی سب سے اونچی پہاڑی چوٹیوں پر ہندوستان کا قومی پرچم ''ترنگا'' لہرانے کی مہم کے لئے نکل پڑی ہے۔ جو کسی بھی تنظیم کے لئے اس قسم کا عدیم المثال عالمی ریکارڈ ہوگا۔ اس مہم کے تحت ہوائی فوج کے جوان جن پہاڑی چوٹیوں پر ترنگا لہرائیں گے ان میں یورپ کا ماؤنٹ البرس، افریقہ کا کلی منجارو، انٹارکٹکا کا ماؤنٹ ونسن ماسف، جنوبی امریکہ کا ماؤنٹ اکونکا گڑھ اور شمالی امریکہ کا ماؤنٹ میکنلے شامل ہیں۔ (ملکی ذرائع ابلاغ سے ماخوذ)

بقیہ خلاصہ خطبہ جمعہ از صفحہ 16

سے آنے والے کا۔ اگر کوئی دعویٰ کرتا ہے اور لوگوں میں روحانی انقلاب پیدا نہیں کرتا اور خدا تعالیٰ کے قرب کی طرف رہنمائی نہیں کر رہا تو وہ غلط ہے۔ اس زمانے میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر جو مفتری ہونے کا الزام لگایا جاتا ہے تو یہ دیکھنا چاہئے کہ کیا آپؑ نے شریعت میں بدعات پیدا کیں۔ قرآن کو چھوڑا یا نمازوں میں کوئی کمی کی، یا اس کے برخلاف ان تمام چیزوں کو خوبصورت کر کے ہمارے سامنے پیش کیا۔ پھر دیکھنے والی بات یہ ہے کہ کیا آپؑ کی جماعت پھیل رہی ہے یا سکڑ رہی ہے۔ الحمدللہ کہ دنیا کے اکثر ممالک میں گروہ در گروہ لوگ اس میں شامل ہو رہے ہیں اور اس کے مقابل پر دوسرے فرقہ بندیوں میں اور فروعی مسائل میں الجھے ہوئے ہیں جن سے اسلام کا دور کا بھی واسطہ نہیں ہے۔

جماعت احمدیہ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے لاکھوں لوگوں کو قرآن مجید کی تعلیم پہنچا رہی ہے اور پھر اصل کامیابی تو تائیدات الٰہیہ ہیں اور وہ روشن نشانات ہیں جو آنے والے مامور کو خدا تعالیٰ کی طرف سے ملتے ہیں اور یہی دلیل آج حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سچائی کی ہے۔ ان تائیدات الٰہیہ میں سے ایک زبردست تائید وہ جماعت بھی ہے جو اللہ تعالیٰ اپنے بھیجے ہوئے کو عطا فرماتا ہے جن کے اندر قناعت، تقویٰ اور نیکیاں پھیلانے کا مادہ ہوتا ہے اور اللہ تعالیٰ انہیں اپنے انعامات سے نوازتا ہے اور ایسے ہی لوگ ہیں جن کے متعلق اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ نحن اولیاء کم فی الحیٰوۃ الدنیا وفی الآخرۃ۔ پس اللہ کی طرف سے بھیجے ہوئے کو مان کر اللہ کی طرف سے اطمینان قلب پانا بھی خدا تعالیٰ کی طرف سے بھیجے ہوئے کی سچائی کا معیار ہے اور احمدی اس زمانہ میں اس کے بڑے گواہ ہیں۔

پھر اگلی آیت میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ الیس اللہ بکافٍ عبدہ۔ کہ اس کی اور اس کے ماننے والوں کی صداقت کی ایک یہ بھی دلیل ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندہ کے لئے کافی ہو جاتا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ کی زندگی اس پر شاہد ناطق ہے اور اس دور میں اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ایک سے زائد مرتبہ یہ الہام فرمایا چنانچہ آپ کے دور میں بھی قرآن مجید کی یہ صداقت چمکتے ہوئے سورج کی طرح ثابت ہو رہی ہے۔ تائیدات الٰہیہ آپؑ کو حاصل ہیں۔ اور دشمنوں کے مقابلہ پر اللہ تعالیٰ ہی آپ کے لئے اور آپ کی جماعت کے لئے کافی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زندگی ایسے کئی واقعات سے بھری پڑی ہے جن سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ جس طرح خدا تعالیٰ آپؐ کے آقا و مطاع کے لئے دشمنوں کے خلاف کافی رہا اسی طرح آپؑ کے اس سچے غلام کو بھی اللہ نے دشمنوں سے بچائے رکھا اور یہ نظارے جو ہم دیکھتے ہیں۔ ہر احمدی کو اس پر غور کرتے ہوئے اپنے ایمان میں ترقی کرنی چاہئے اور خدا کا شکر گذار بندہ بننا چاہئے۔

حضور انور نے اپنے بصیرت افروز خطبہ جمعہ کو جاری رکھتے ہوئے فرمایا کہ:

پاکستان میں احمدیوں کے خلاف ظالمانہ قوانین کی وجہ سے علماء سوء حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خلاف غلط زبان استعمال کرتے ہیں اور احمدیوں کے خلاف جھوٹے پروپیگنڈے کرتے ہیں۔ وہاں کی عدالتیں بھی معصوموں پر ظلم کر کے انسانیت کا خون کر رہی ہیں۔ جھوٹے طور پر کہا جاتا ہے کہ احمدی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی کرتے ہیں۔ حالانکہ ایک احمدی کے متعلق ایسا تصور بھی نہیں کیا جاسکتا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی کرے۔ اگر یہ لوگ باز نہ آئے تو خدا کی پکڑ کے نیچے آئیں گے۔ حضور انور نے فرمایا: میں پاکستان کے ارباب حل و عقد کو کہنا چاہتا ہوں کہ اب بھی عقل کریں اور خدا کے عذاب کو دعوت نہ دیں جس کے آثار ظاہر ہو چکے ہیں۔ اس کا واحد طریقہ ہے کہ اللہ سے معافی مانگ لیں۔ فرمایا: احمدیوں کے خلاف قانون نے پاکستان میں ایسی لاقانونیت پیدا کر دی ہے جو دن بدن بڑھتی جارہی ہے۔ آخر میں حضرت امیر المومنین نے پاکستان میں جام شہادت نوش کرنے والے مکرم سعید احمد صاحب آف کوٹری کا ذکر فرمایا اور اسی طرح جماعت کے دیرینہ خادم مکرم رانا محمد خان صاحب کی وفات کا ذکر فرمایا۔

☆☆☆☆

EDITOR
MUNEER AHMAD KHADIM
Tel. Fax: (0091) 1872-220757
Tel. Fax: (0091) 1872-221702
Tel : (0091) 1872-220814
badrqadian@rediffmail.com

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF THE NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO RN 61/57

ہفت روزہ
بدر قادیان

Weekly BADR Qadian
Qadian - 143516 Dt. Gurdaspur (Pb.) INDIA

Vol. 58 | Thursday | 29th January 2009 | Issue No. 5

SUBSCRIPTION
ANNUAL : Rs. 300/-
By Air : 20 Pounds Or 40 U.S. $
: 30 Euro
By Sea : 10 Pounds Or 20 U.S. $

جماعت احمدیہ اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے لاکھوں لوگوں کو قرآن مجید کی تعلیم پہنچا رہی ہے اور الٰہی تائیدات اس کو حاصل ہیں

احمدیوں کے خلاف قانون نے پاکستان میں ایسی لاقانونیت پیدا کردی ہے جو دن بدن بڑھتی جارہی ہے

میں پاکستان کے ارباب حل وعقد کو کہنا چاہتا ہوں کہ اب بھی عقل کریں اور خدا کے عذاب کو دعوت نہ دیں جس کے آثار ظاہر ہو چکے ہیں

خلاصہ خطبہ جمعہ سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ ۲۳ رجنوری ۲۰۰۹ء بمقام مسجد بیت الفتوح لندن

تشہد،تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مندرجہ ذیل آیات قرآنی کی تلاوت فرمائی اور ترجمہ پیش فرمایا:

فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ كَذَبَ عَلَى اللّٰهِ وَكَذَّبَ بِالصِّدْقِ اِذْ جَآءَهٗ اَلَيْسَ فِيْ جَهَنَّمَ مَثْوًى لِّلْكٰفِرِيْنَ۔وَالَّذِيْ جَآءَ بِالصِّدْقِ وَصَدَّقَ بِهٖٓ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُتَّقُوْنَ۔لَهُمْ مَّا يَشَآءُوْنَ عِنْدَ رَبِّهِمْ ذٰلِكَ جَزٰٓؤُا الْمُحْسِنِيْنَ۔لِيُكَفِّرَ اللّٰهُ عَنْهُمْ اَسْوَاَ الَّذِيْ عَمِلُوْا وَيَجْزِيَهُمْ اَجْرَهُمْ بِاَحْسَنِ الَّذِيْ كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ۔اَلَيْسَ اللّٰهُ بِكَافٍ عَبْدَهٗ وَيُخَوِّفُوْنَكَ بِالَّذِيْنَ مِنْ دُوْنِهٖ وَمَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَمَالَهٗ مِنْ هَادٍ۔وَمَنْ يَّهْدِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ مُّضِلٍّ اَلَيْسَ اللّٰهُ بِعَزِيْزٍ ذِى انْتِقَامٍ۔ (سورۃ الزمر-۳۳ تا ۳۸)

’’یعنی پس اس سے زیادہ ظالم کون ہوسکتا ہے جو اللہ پر جھوٹ باندھے اور سچائی کو جھٹلا دے جب وہ اس کے پاس آئے۔کیا جہنم میں کافروں کے لئے ٹھکانہ نہیں ہے؟اور وہ شخص جو سچائی لے کر آئے اور (وہ جو) اس (سچائی) کی تصدیق کرے یہی وہ لوگ ہیں جو متقی ہیں۔اُن کے لئے اُن کے رب کے حضور وہ کچھ ہوگا جو وہ چاہیں گے۔یہ ہوگی حسنِ عمل کرنے والوں کی جزا۔تاکہ جو بدترین اعمال انہوں نے کئے (اُن کے اثرات) اللہ اُن سے دور کردے اور جو بہترین اعمال وہ کیا کرتے تھے اُن کے مطابق انہیں ان کا اجر عطا کرے۔کیا اللہ اپنے بندہ کے لئے کافی نہیں؟ اور وہ تجھے ڈراتے ہیں اُن سے جو اُس کے سوا ہیں۔اور جسے اللہ گمراہ قرار دے دے تو اس کے لئے کوئی ہدایت دینے والا نہیں۔اور جسے اللہ ہدایت دے دے تو اُسے کوئی گمراہ کرنے والا نہیں۔کیا اللہ کامل غلبہ والا (اور) انتقام لینے والا نہیں ہے؟‘‘

پھر فرمایا کہ: ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے دو قسم کے لوگوں کو ظالم بتایا ہے ایک تو وہ جو اللہ پر جھوٹ باندھتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں حالانکہ وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے نہیں اور ایک قسم ان لوگوں کی ہے جو اللہ تعالیٰ کی سچائی کو جھٹلاتے ہیں۔جب نبی مبعوث ہوتے ہیں تو ایک گروہ ان کو جھٹلاتا اور ان کو جھوٹا کہتا ہے۔اس مضمون کو اللہ تعالیٰ قرآن مجید کی سورۃ العنکبوت آیت ۶۹ میں فرماتا ہے:وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا اَوْ كَذَّبَ بِالْحَقِّ لَمَّا جَآءَهٗ اَلَيْسَ فِيْ جَهَنَّمَ مَثْوًى لِّلْكٰفِرِيْنَ۔یعنی اس سے زیادہ ظالم کون ہوسکتا ہے جو اللہ پر جھوٹ گھڑے یا حق کو جھٹلا دے، جب وہ اس کے پاس آئے۔کیا کافروں کے لئے جہنم میں ٹھکانہ نہیں؟

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:’’افتراء کی بھی ایک حد ہوتی ہے اور مفتری ہمیشہ خائب وخاسر رہتا ہے۔قدخاب من افترٰی۔آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو فرمایا کہ اگر تو افتراء کرے تو تیری رگ جان ہم کاٹ ڈالیں گے۔اور ایسا ہی فرمایا ومن اظلم ممن افترٰی۔ایک شخص ان باتوں پر ایمان رکھ کر افترٰی کی جرأت کیونکر کرسکتا ہے۔ظاہری گورنمنٹ میں ایک شخص اگر فرضی چپڑاسی بن جائے تو اس کو سزا دی جاتی ہے اور اس کو جیل میں بھیجا جاتا ہے تو کیا خدا تعالیٰ کی ہی مقتدر حکومت میں یہ اندھیر ہے؟ کہ کوئی محض جھوٹا دعویٰ مامور من اللہ ہونے کا کرے اور پکڑا نہ جائے بلکہ اس کی تائید کی جائے۔اس طرح تو دہریت پھیلتی ہے۔خدا تعالیٰ کی ساری کتابوں میں لکھا ہے کہ مفتری ہلاک کیا جاتا ہے۔‘‘

پس اللہ تعالیٰ کا قرآن مجید میں مختلف جگہوں پر اس حوالے سے فرمانا اس بات کی دلیل ہے کہ یہ ایک بنیادی بات ہے کہ جو بھی اللہ پر افتراء کرے گا اللہ کی پکڑ میں آئے گا۔اسی طرح حق وصداقت کو جھٹلانے والے اور خدا کے نبی کی نافرمانی کرنے والے بھی اس کی پکڑ میں آئیں گے۔جہاں تک خدا تعالیٰ کی طرف سے آنے والے مامورین کا تعلق ہے، اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ تم ان کے متعلق ظاہر ہونے والے نشانات کو دیکھ کر انہیں قبول کرو کیونکہ نبوت اپنے روشن نشانوں کے ساتھ ظاہر ہوتی ہے اور اللہ تعالیٰ کی تائیدات اس کے ساتھ ہوتی ہیں اور ہر دن ترقی کا ان پر چڑھتا ہے۔پس منکرین نبوت کو ہوش کرنی چاہئے۔یہ الزامات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات پر بھی لگے تھے اور یہی الزامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر بھی لگے ہیں۔سورۃ زمر کی مذکورہ آیات سے پہلے اللہ تعالیٰ نے اعلان کیا ہے کہ اس جامع تعلیم کے بعد اس کے انکار کی گنجائش نہیں۔اس کا ہر ہر لفظ، ہر ہر آیت ایک اعزاز ہے لیکن اس کے باوجود کفار نے اس کا انکار کیا؛ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے جب ان کی گرفت کی تو پھر انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو قبول کیا۔پس اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جب بھی تم میرے بھیجے ہوؤں کا انکار کرتے ہو تو اس دنیا اور اگلے جہاں میں میری پکڑ کے نیچے آتے ہو۔پس عقل کا تقاضہ یہ ہے کہ اس ہٹ دھرمی کو چھوڑو اور تقویٰ یہی ہے کہ جو مامور خدا کی طرف سے آیا ہے اس کو قبول کرو۔یہی چیز تمہیں کامیاب کرے گی اور تقویٰ میں ترقی کا باعث ہوگی۔اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے: فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا اَوْ كَذَّبَ بِاٰيٰتِهٖ اِنَّهٗ لَا يُفْلِحُ الْمُجْرِمُوْنَ۔(سورہ یونس آیت ۱۸) یعنی اس سے زیادہ ظالم کون ہوگا جس نے اللہ پر جھوٹ گھڑا اور یا اس کی آیات کو جھٹلایا۔حقیقت یہی ہے کہ مجرم کبھی کامیاب نہیں ہوا کرتے۔

یعنی دونوں طرح کے مجرم کامیاب نہیں ہوتے۔نہ ہی خدا پر جھوٹ باندھنے والے اور نہ وہ جو سچے نبی کا انکار کرنے والے ہوتے ہیں۔موسیٰ علیہ السلام کی صداقت کا ذکر کرتے ہوئے آل فرعون کے ایک شخص نے جو ذکر کیا، قرآن مجید میں اللہ نے اسے یوں بیان فرمایا ہے:وَاِنْ يَّكُ كَاذِبًا فَعَلَيْهِ كَذِبُهٗ وَاِنْ يَّكُ صَادِقًا يُّصِبْكُمْ بَعْضُ الَّذِيْ يَعِدُكُمْ۔(سورۃ مومن:۲۹) یعنی وہ جھوٹا نکلا تو یقیناً اس کا جھوٹ اسی پر پڑے گا اور اگر وہ سچا ہوا تو جن چیزوں سے وہ تمہیں ڈراتا ہے ان میں سے کچھ چیزیں ضرور تمہیں آ پکڑیں گی۔

پس غور کرنے کا مقام ہے ان مسلمانوں کے لئے جو آنحضرت ﷺ کے حکم کے مطابق آنے والے مسیح موعود کو نہیں مانتے۔مسلمانوں کے پاس تو ایسی جامع کتاب ہے جس کی حفاظت کا اللہ تعالیٰ نے وعدہ فرمایا ہے۔یہ ساری باتیں اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں جمع کر کے مسلمانوں کو فرمایا کہ یہ قصے کہانیاں نہیں ہیں۔تمہاری حالت کہیں پہلی قوموں جیسی نہ ہو۔اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ انہ لا یفلح المجرمون۔یعنی بے شک جھوٹے دعوے دار دنیا میں کامیاب نہیں ہو سکتے۔سچا دعوے دار جو خدا کی طرف سے آتا ہے وہ ایک روحانی مقصد لے کر آتا ہے اور انسانوں کو خدا کے قریب کرنے کے لئے آتا ہے۔پس یہ ایک بنیادی معیار ہے اللہ تعالیٰ کی طرف

باقی صفحہ نمبر 15 پر ملاحظہ فرمائیں

اخبار ’’ہفت روزہ بدر‘‘ کی ملکیت اور دیگر تفصیلات کا بیان

بموجب پریس رجسٹریشن ایکٹ فارم نمبر ۴ قاعدہ نمبر ۸

رجسٹریشن نمبر R-n.61/57 پوسٹل رجسٹریشن نمبر L./P/GDP-1

1-	مقام اشاعت	قادیان
2-	وقفہ اشاعت	ہفت روزہ
3-	پرنٹر وپبلشر	جمیل احمد ناصر ایڈوکیٹ
4-	قومیت	ہندوستان
5-	پتہ	محلہ احمدیہ قادیان گورداسپور، پنجاب (انڈیا)
6-	ایڈیٹر کا نام	منیر احمد خادم
7-	قومیت	ہندوستان
8-	پتہ	محلہ احمدیہ قادیان گورداسپور، پنجاب (انڈیا)

میں جمیل احمد ناصر ایڈوکیٹ اعلان کرتا ہوں کہ مندرجہ بالا تفصیلات جہاں تک میری اطلاعات کا تعلق ہے درست ہیں۔
(جمیل احمد ناصر ایڈوکیٹ پرنٹر پبلشر، پروپرائٹر نگران بورڈ بدر قادیان)